سلطنت عشق

تحریر: صدف اسلم

BURAQ READER

وہ اپنے دھیان کرسی پر بیٹھی کچھ لکھنے میں مصروف تھی ایک دم نور پتہ نہیں کہاں سے حاضر ہوگی جس کو دیکھ کر اُس کی چیخ نکل گی نور نے فوراً ہاتھ میں پکڑا شاپر بیڈ پر پھنکا اور اُس کے منہ پر ہاتھ رکھا

پاگل تو نہیں ہوگی کیوں جوتیاں پڑوانی ہیں تُم نے مجھ معصوم کو امی چھت پہ ہی بیٹھی ہیں.....جب وہ چپ ہوگی تو اُس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر بولی

لیکن تم اِس ٹائم یہاں کیا کرنے آئی ہو رات کے دس بجنے والے ہیں وہ حیرت سے دیوار پر لگی گھڑی دیکھتی ہوئی بولی

ہائے میرا حلیم کمبخت اگر گِر گیا ہوا نہ تو تیری خیر نہیں آج اتنی مشکل سے چھوپا کے لائی ہی تھی ایک دم اُسے اُس شاپر کا خیال آیا جو اُس نے بیڈ پر پھینکا تھا

کیا ہے اِس شاپر میں وہ زرا آگے ہوکر اُس شاپر کو دیکھ کر بولی

تیرے لیے جان پہ کھیل کر حلیم لے کر آئی ہی تھی نور شاپر کھولتی ہوئی ہی بولی

ہائے حلیم.....تم شاپر کھولو میں روٹی بنا کر لاتی ہوں پھر مل کر کھاتے ہیں وہ خوشی سے بولی

او بہن بیٹھ جا اِدھر تیری بہن پورا انتظام کر کے آئی ہی ہے یہ دیکھ پوری تین روٹیاں لائی ہی ہوں ساتھ نور بولی اور شاپر سے روٹیاں نکال کر اُس کے آگے کی

چل پھر جلدی سے کھاتے ہیں میرے تو منہ میں پانی کا دریا بن گیا ہے جلدی نکال وہ بیڈ پر بیٹھ کر بولی اور دونوں مل کر کھانے لگی اور ساتھ باتیں کرنی لگی

یار بندا روٹی تو زیادہ لاتا ہے وہ انگلیاں چاٹ کر بولی

مجھے کیا پتہ تھا تُو صدیوں سے اِس حلیم کے انتظار میں بھوکی بیٹھی ہے نور ہنستے ہوئے طنزیہ بولی

تُو جانتی تو ہے کے اِس حلیم کے ساتھ میں دس سے بارہ روٹیاں بھی آسانی سے کھا سکتی ہوں وہ آگے سے ہنستی ہوئی ی بولی

تُو انسان ہے یا جلاد؟ نور حیرت سے بولی

جلاد ہاہاہا چھوڑ یہ بتا تُو اِس ٹائم آئی ی کیسے مطلب بیل کی آواز تو آئی ی نہیں اُسے اچانک یاد آیا تو اُس نے پوچھا

ارے پاٹنر وہی اپنا پرانا طریقہ نور بولی اور اُسے آنکھ ماری

مطلب چھت سے چھلانگ لگا کر؟ اُس نے کنفرم کرنا چاہا کیوں کے ایک یہی اِن کا پرانا طریقہ تھا گھر ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے اِن کے گھروں کی دیوار سانجھی تھی اور چھت کی دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی جس کا فائدہ یہ لوگ اُس وقت اُٹھاتی تھیں جب اِن کی اماں حضور اِن کو ایک دوسرے کے گھر جانے سے منع کرتی تھیں اور خاص طور پر جب رات کو ایک دوسرے سے کچھ کہنا ہو یا پھر گھر میں کچھ مزے کا بنا ہو تو وہ ایک دوسرے کو نہ دے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا

اوئے چل اب میں چلتی ہوں ورنہ اماں کی جوتی سے مجھے کوئی ی نہیں بچا سکتا آج ....نور اس سے ملتی ہوئی ی بولی

نوری کمبخت واپس آآآ

دیوار کے اس سائیڈ سے آواز آئی ی اور خالی آواز نہیں آئی ی ساتھ ایک عدد جوتی بھی آئی ی جس سے وہ بہت مشکل بچی.......اور اتنا پرفکٹ نشانہ تو آپ سب جانتے ہیں کے بس پاکستانی ماؤں کا ہی ہوسکتا ہے

اووو تیری اماں جاگ گی (ساتھ اُن کی جوتی بھی)نور بولی اور رابیل نے زمین سے جوتی ہاتھ میں پکڑ کر کہا

آجا اب کمبخت یا میں خود آؤ تجھے لینے......ایک اور جوتی آئی ی دوسری طرف سے جس کا نشانہ سیدھا نور کی کمر پہ لگا

اچھا نہ امی آرہی ہوں اب کیا سارے گھر کی جوتیاں یہاں پھینکوں گی نور بولی اور دیوار کے پاس چارپائی ی بیچھا کر اس کے اوپر چڑھ گی اور دیوار پھلانگنے لگی

ارے کمبخت.......جوتی.....جوتی کہاں گی.....راشدہ بیگم اسے دیوار پھلانگتے دیکھ اور تپ گی اور غصے سے اٹھی اور جوتی ڈھونڈنے لگی

آنٹی آپ کی دونوں جوتیاں میرے گھر ہیں میں پھنکتی ہوں آپ زرا سائیڈ پر ہوجائے کہی آپکو ہی نہ لگ جائے رابیل بولی اور جوتیاں اُٹھا کر دوسری طرف پھنکی....اس سے پہلے کے راشدہ بیگم ایک بار پھر حملہ کرتی نور فوراً واپس مڑی

رابی کی بچی تیری تو نور نے اپنی جوتی اتاری اور اُس کا نشانہ بنا کر ماری اور خود سیڑھیوں کی طرف بھاگی کیوں کے اگر وہ اب بھی نہ جاتی تو راشدہ بیگم اگلے لمحے اپنی جوتیاں ہاتھ میں پکڑے وہاں موجود ہوتی

ہاہاہاہا اوئے برتن اور اپنی جوتی تو لے جا رابیل نے ہنستے ہوئے پیچھے سے آواز لگائی ی

@@@@@@@@@@@

اللہ جی بس اِس دفعہ پاس کر دیں اِس کے بعد میں شادی کرلوگی تو آپ کو ہر سال پاس کرنے کے لیے تنگ نہیں کروگی قسم سے .....دونوں رزلٹ دیکھنے کالج پہنچی تھی تو راستے میں نور اونچی اونچی دُعائیں کرتی ہوئی ی بولی

حد ہے وہی بندا سارا سال پڑھ لے لیکن نہیں جی تمھیں تو گناہ ہوگا نہ اگر سارا سال پڑھ لیا تو اِس کے ساتھ چلتی رابیل بولی کیوں کے ہر سال رزلٹ کے وقت وہ یہی کرتی تھی

تم چپ کرو صرف تمہاری وجہ سے ہر سال مجھے یہ سب کرنا پڑتا ہے ورنہ مجھے کونسا پڑھ کر وزیراعظم لگنا ہے نور تپ کر بولی

کیا مطلب؟ میری وجہ سے؟ وہ حیرت سے بولی

نہیں ....اوباما کی وجہ سے نور طنزیہ بولی

دفعہ دور لیکن میری وجہ سے کیسے ....وہ اُس کے اُلٹے جواب پر اُسے تھپڑ مار کر بولی

ظاہر ہے جب تم ہر دفعہ اتنے اچھے نمبرز لے کر گھر جاؤ گی تو تیرے اُن نمبروں کی وجہ سے جو میری کلاس ہوتی ہے وہ.......ہائے اماں کی جوتی اور اُن کے نشانے نور تپ کر بولی اور رابیل آگے سے ہسنے لگی

اللہ جی اگر میرے اچھے نمبرز...بلکے اچھے نمبرز تو بہت دور کی بات ہے اگر میں پاس ہوگی تو اس رابی کو بھی پاس کر دینا ورنہ اِس کتابی کیڑے کو بھی میرے ساتھ فیل کرنا آمین وہ دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا کر بولی

اوئے چل چل تُو دوست ہے یا دشمن نکل یہاں سے اللہ جی پلیز پلیز ہمیں پاس کر دینا رابیل بولی

ہاہاہا دیکھا اپنی دفعہ کیسی آگ لگی ہے اچھا ویسے یہ تو بتا اتنا پڑھ کے کرے گی کیا نور بولی اور اس سے پوچھا

ہائے مجھے تو بہت کچھ کرنا ہے بس اللہ مجھے کامیاب کرے رابیل بولی

آمین میری سوہنی وہ پیار سے اس کے گال کھینچ کر بولی

تم کیا کرو گی آگے رابیل نے پوچھا

میں؟ پتہ نہیں......اماں کہتی ہیں کے میری شادی کر دیں گی مگر اماں کو کون سمجھائے یہ ہے یہاں غریب گھروں میں رشتے نہیں آتے کیوں کے رشتے والوں کو بھی پتہ ہوتا ہے 2022 اِن سے کیا جہیز ملے گا یہ تو خود پتہ نہیں اپنا گزارہ کیسے کر رہے ہوں گے......وہ چلتی ہوئی ی اِدھر اُدھر دیکھ کر بولی

ہممممم اللہ سے اچھے کی اُمید رکھو میری جان دیکھنا ایک دن ایک شہزادہ آئے گا اور تجھے اُڑا کر لے جائے گا رابیل بولی

ہاہاہاہا کیا کہا شہزادہ؟ وہ ہنستے ہوئی ی بولی بیٹا جی اِس دور میں سب کو پیسے سے پیار ہے یہ شہزادے جو ہیں نہ یہ بس شہزادیوں کے نصیب میں ہوتے ہیں ہم چڑیلوں کے نصیب میں نہینں تجھے پتہ پہلے دور میں لوگ کہتے تھے نصیب اچھا ہو تو کیا نہیں ہوسکتا لیکن اب جو دور ہے نہ اِس میں پیسہ اچھا ہو تو ہی سب ہو سکتا ہے اور پیسے سے تو نصیب بھی خریدا جاسکتا ہے اتنی منفی کیوں سوچتی ہو مت سوچا کرو یہ سب

رابیل تھوڑی افسردہ ہوکر بولی وہ اتنی خوش رہنے والی لڑکی اپنے اندر اتنا سب کیسے چھپا کر رکھ سکتی تھی لیکن سچ بات تو یہ ہے کے حالات انسان کو وقت سے پہلے ہی بہت بڑا کر دیتے ہیں

وہ لاپروا سی لڑکی---"

سمجھ دار ہوگئ ہے اب---

وہ خوابوں کی حقیقت جان چکی ہے--

دنیا کے ڈھوکوں کو پہچان چکی ہے--

وہ نا سمجھ سی لڑکی---

سمجھدار ہوگئ ہے اب--

وہ ہنسی کے قہقہے اب نہیں گونجتے--

دل کی فرمائش اب لبوں پر نہیں آتیں--

کہ وہ ناداں سی لڑکی---

سمجھدار ہوگئ ہے اب--

وہ محبتوں کے چنگل سے آزاد رہتی ہے--

اپنے نفس پر قابو پانا سیکھ گئ ہے--

وہ لاپروا سی لڑکی---

سمجھدار ہو گئ ہے اب---

@@@@@@@@@@

اب یہ کیوں روک رہے ہیں اب؟

کالج سے واپسی پر یہ لوگ گھر جا رہے تھے کے پولیس والے نے روکنے کا اشارہ کیا تو نور بولی

تجھے میں کہہ بھی رہی تھی آہستہ چلا بائیک اب دیکھ لے پیچھے بیٹھی رابیل بولی

جی میڈیم کیا کر رہی ہیں؟

بائیک رُکتے ہی پولیس والا اِس کے پاس آیا اور بولا

میں؟ وہ بی ایس زبردستی

نوری سوچتی ہوئی ی بولی رابیل کی ہنسی نکل گی

او بہن جی میرا مطلب ہے کیسے چلا رہی تھی بائیک

پولیس والا بولا

اِن دو معصوم ہاتھوں سے

نوری نے معصومیت سے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور جواب دیا

بہن میری اتنی تیز کیوں چلا رہی تھی
پولیس والے نے حیرت سے اسے دیکھ پھر بولا
......ن ئی بتا سکتی
نور بولی پولیس والا کافی حیران ہوا
ٹھیک ہے چلان کاٹ رہا ہوں
پولیس والا بولا
ایسے تو نہ کریں آپ کی بیٹیوں کی طرح ہوں ایک تو پہلے ہی امی کی جوتی کی ٹنشن ہے اوپر سے
آپ چلان کاٹنے آگے ہیں میں بھی انسان ہوں مجھے بھی حق ہے جینے کا
نور بولی اور رابیل دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہوگی ہنسی روکنا مشکل ہورہا ہے اب
آپ ہوش میں ہیں محترمہ؟ پولیس والا حیرت سے بولا
آئے ہائے......کوئی ی میرا دکھ نہیں سمجھ سکتا کاش آپ بھی کبھی پورے پورے نمبروں سے
پاس ہوئے ہوتے تو آج کم سے کم آپ تو میرا دکھ سمجھ سکتے
پولیس والا اس کی بات سن کر سر کھجانے لگا

آپ کے سر میں جویں ہیں کیا؟؟ اگر ہیں بھی تو اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کو میری گلی میں ایک عورت تیل بناتی ہیں دو دن لگائی یں گے تو سارا سر صاف ہو جائے گا آپ کو یقین نہ آئے تو آزماں لیں

نور اُسے سر کھجاتے دیکھ کر بولی

ننںنہیں.....کوئی ی جءُوں شوں نہیں ہے

اس کی بات سن کر وہ سکتے میں آگیا اور فوراً اپنا ہاتھ نیچے کیا

اچھا چلیں یہ تو اچھی بات ہے ویسے اگر کبھی کوئی ی بھی مسلہ ہو تو ہماری گلی والی خان مائی ی کے پاس آجانا ایسے ایسے ٹوٹکے ہیں اُن کہ کیا بتاؤ آپ کو خیر میں چلتی ہوں اب پھر ملاقات ہوگی کیوں کے میں اکثر سگنل توڑتی رہتی ہوں آج کونسا پہلی دفعہ توڑا ہے

نور بولی اور واپس بائیک پر بیٹھی

کیا؟ سگنل توڑ کر آئی ی ہیں آپ......اب تو چلان ضرور کاٹو گا

پولیس والا بولا

ارے ایسے کیسے چلان کاٹ لے گے بندا پہلے پوچھ تو لے کے سگنل توڑا کیوں

نور اسے روکتی ہوئی ی بولی

کیوں توڑا؟

پولیس والا چلان کاٹے ہوئے روکا اور پوچھا

اب میں کیا بتاؤ آپ کو خیر جانے دیں اس بات کو

نور بولی پولیس والے نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

ٹھیک ہے.......وہ بولا اور پھر چلان کاٹنے لگا

ہاں...ں یہ کیا بات ہوئی ی ایک دفعہ میں کون وجہ بتاتا ہے آپ کم سے کم پانچ چھ دفعہ تو

پوچھتے.....

نور منہ بنا کر بولی رابیل ہسنے لگی

کس پاگل خانے سے بھاگا کے لائی ی ہو اِسے

پولیس والے نے رابیل سے پوچھا

ہاؤؤو آپ مجھے پاگل بول رہے ہیں جائیں میں نہیں بولتی اور یہ ادھر دیں میں خود ہی کاٹ لو

گی چلان آپ کو ضرورت نہیں

نور بولی اور ہاتھ آگے بڑھایا تو پولیس والے نے وہ چلان پیڈ پیچھے کیا فورا

او جاؤ بہن لے جاؤ اِسے مہربانی ہے

وہ پولیس والا رابیل سے بولا

ایسے کیسے چلی جاؤ چلان تو کاٹے پہلے......نوری کسی کا ادھار نہیں رکھتی ہاں نہیں تو

نور بولی

چپ کر کے بیٹھ

رابیل نے اسے چپ کروایا تو وہ بائیک پر بیٹھی اور بائیک سٹارٹ کی

بائے بائے انکل جی

نور نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا پولیس والے کو اور بائیک لے گی

پولیس والا ایک بار پھر سر کھجانے لگا یہ سوچ کے کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا

@@@@@@@@@@@@@

نور اپنے ماں باپ کی ایکلوتی بیٹی ہے پانچ سال پہلے اِس کے والد کا انتقال ہوگیا تھا جس کے بعد نور اور راشدہ بیگم بلکل اکیلی رہ گی تھیں مشکل وقت جب آتا ہے تو اپنے سگے رشتے دار بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اِن کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا یہاں تک کے راشدہ بیگم کے بھائی ی نے بھی اِنھیں اپنے ساتھ رکھنے سے منع کر دیا ایک طرح سے یہ دونوں دنیا میں اکیلی بس اللہ کے سہارے زندہ تھیں اور کچھ اللہ نے ہمسایہ اچھے دے دیے تھے جنھوں نے اِن کا بہت زیادہ ساتھ دیا رابیل اور نور بچپن کی سہلیاں تھیں تقریباً 16 سے 17 سال ہو گے تھے اِن کی دوستی کو دوستی کچھ اِس طرح ہوئی ی کے نور 4 برس کی تھی جب نور کے والد نے یہ گھر کرائے پر لیا

تھا پھر آہستہ آہستہ بچت کر کے اُنھوں نے وہ گھر خرید لیا گھر زیادہ بڑا تو نہیں تھا مگر گھر والوں کے لیے وہ کسی جنت سے کم بھی نہیں تھا رابیل کے تو دادا کا گھر تھا وہ تو پیدا بھی وہاں ہی ہوئی ی تھی رابیل بھی ایکلوتی تھی رابیل کے ماں باپ بہت نرم دل اوراحساس کرنے والے تھے نور کی پڑھائی ی کا خرچہ بھی اُنھوں نے ہی اُٹھایا ہوا تھا راشدہ بیگم گھر میں کھانا بنا کر بڑے بڑے دفاتر میں بھیجتی تھیں اور کچھ ڈیلیوری بھی کرتی تھیں گھروں میں ڈیلیوری خود نور جا کر کرتی تھی بائیک چلانا اُس نے اپنے والد سے سیکھا تھا اور اب اُن کی وفات کے بعد اُس نے اپنے والد کی بائیک سے ڈیلیوری کرنا شروع کردی تھی

نور کی والدہ اب بس چاہتی تھی کے جلد ہی وہ اپنی زمداری سے آزاد ہوجائیں رشتے تو آجاتے تھے کیوں کے نور شکل صورت کی ٹھیک تھی مگر لوگ اُس کی شکل صورت نہیں بلکے اُس کے گھر کی شکل صورت دیکھتے........اور اگر کوئی ی رشتے کے لیے ہاں کر بھی دیتا لیکن ان کی ڈیمانڈ سن کر یہ لوگ خود ہی پیچھے ہوجاتے

اے نوری اِدھر آ زرا آج تو تیرا رزلٹ تھا نہ؟ نور گھر کے اندر داخل ہوئی ی تو راشدہ بیگم نے آواز دے کر کچن میں بولا لیا

لو جی نوری تُو تو آج گی کام سے راشدہ بیگم کی آواز سن کر بڑبڑائی ی اور اپنے سر پر ہاتھ مار کر کچن کی طرف بڑھی

منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے پھر فیل ہوگی کیا؟ راشدہ بیگم خود ہی سے اندازہ لگا کر بولی

اللہ نہ کرے کے میں فیل ہوتی کیسی ماں ہیں آپ اپنی بیٹی کو فیل ہی کر دیا وہ منہ بنا کر بولی

اس کا مطلب ہے پورے پورے نمبر لے کر بڑی مشکل سے پاس ہوئی ی ہے راشدہ بیگم بولی

ہاں تو بے شک پورے پورے نمبرز سے پاس ہوئی ی ہوں پر شکر کریں میں پاس تو ہو گی ہوں نہ

خالی شکر کیوں میں پورے محلے میں جاکر میٹھائی ی بانٹتی ہوں راشدہ بیگم طزیہ بولی

میری پیاری اماں جو پیسے مٹھائی ی پر لگانے ہیں وہی مجھے دے دو میں اپنا آگے آڈمیشن کروا لو گی وہ پانی پیتے ہوئی ی بولی اِسی دوران رابیل ہاتھ میں پلیٹ پکڑے اس کے گھر کے اندر داخل ہوئی ی تھی یہ سن کر وہ وہاں ہی روک گی

میرے پاس سونے کی کانیں نہیں ہیں اور زرا شام کو تیار ہوجانا ایک فیملی آرہی ہے تجھے دیکھنے زرا ڈھنگ سے تیار ہونا راشدہ بیگم بولی

افف اماں میں آپ کو کتنی بار کہہ چکی ہوں کے مجھے نہیں کرنی شادی میں تھک چکی ہوں بار بار رنگ برنگے لوگوں کے سامنے تیار ہوکر جا جا کر اب بس ....آپ نے اُن کی وہ نظر نہیں دیکھی

جس نظر سے وہ لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں میرا دل کرتا ہے آنکھیں نوچ لوں اُن سب کی اپنا بیٹا ٹینڈڑے کی شکل کا ہوتا ہے اور لڑکی اِن کو ماہرہ خان جیسی چاہیے اور نقص میرے میں وہ ایسے نکالتے ہیں جیسے بازار میں پڑی میں کوئی ی سستی سی چیز ہوں اور وہ خود فرشتے ......خدا کے لیے مجھے جینے دیں میری زندگی آپ کی مہربانی ہوگی وہ بولتی چلی گی جیسے دل کا سارا غبار نکال رہی ہوں اور آخر میں دونوں آنکھیں نم ہو گی اس کی نظر دروازے پہ کھڑی رابیل پر پڑی تو وہاں سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی

@@@@@@@@@

اَلسلامُ عَلَیکُم فاریہ

راشدہ بیگم رابیل کے گھر آکر اُس کی ماں سے بولی

ارے بھابھی آپ وَعَلَیکُم السَّلاَم آئے نہ بیٹھیں فاریہ بیگم پیار سے بولی

رابی کہاں ہے راشدہ بیگم بولی

میں ابھی بولاتی ہوں فاریہ بیگم بولی اور رابیل کو آواز لگائی ی

اَلسلامُ عَلَیکُم آنٹی کیسی ہیں آپ نوری نہیں آئی ی؟

وَعَلَیکُم السَّلاَم بیٹا وہ تو نہیں آئی ی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے راشدہ بیگم بولی

جی جی آنٹی ضرور کریں رابیل بولی کسی حد تک وہ جانتی بھی تھی کہ وہ کیا کہنے والی تھیں

بیٹا وہ شام کو کچھ لوگ دیکھنے آرہیں ہیں نوری کو لیکن وہ ....راشدہ بیگم نے ساری بات بتائی ی

بھابھی اگر وہ نہیں کرنا چاہتی شادی تو مت کریں نہ ابھی عمر ہی کیا ہے اُس کی فاریہ بیگم ساری بات سن کر بولی

فاریہ ماں باپ کب چاہتے ہیں کے اُن کے جگر کا ٹکڑا اُن سے جدا ہو لیکن تم تو جانتی ہو نہ کے نوری کے والد کے بعد میں اور وہ بلکل اکیلے رہ گے تھے سارے رشتے ساتھ چھوڑ گے تھے اِس لیے میں نہیں چاہتی کے میرے بعد وہ بلکل اکیلی رہ جائے وہ اپنی جگہ بلکل سہی ہے مگر فاریہ زندگی اور موت کا کوئی ی بھروسہ تھوڑی نہ ہے راشدہ بیگم بولی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی

آنٹی آپ پریشان نہ ہوں میں بات کرتی ہوں اُس سے

رابیل بولی

خوش رہو بیٹا اللہ پاک نصیب اچھا کرے آمین

راشدہ بیگم بولی اور اُس کے سر پر پیار دیا

@@@@@@@@@@@

نوری جاؤ نہ باہر آنٹی کب سے بولا رہی ہیں رابیل بولی رشتے والے آچکے تھے رابیل اپنی والدہ اور والد کے ساتھ اِس ٹائم نور کے گھر ہی موجود تھی

پلیز بس آخری بار چلی جاؤ اگر رشتہ نہ ہوا تو میں خود آنٹی سے بات کرو گی بلکے امی ابو کو بھی کھو گی کے آنٹی کو سمجھایں نور اپنی جگہ ویسے ہی بیٹھی تھی تو رابیل اُس کے پاس آکر بیٹھی اور بولی نور نے اپنی لال آنکھیں جو کے رونے کی وجہ سے لال ہوگی تھی رابیل کو ایک نظر دیکھا اور کھڑی ہوئی ی ڈوپٹہ لیا اور باہر کی طرف چلی گی

تو یہ ہے آپ کی بیٹی...... مہمانوں میں ایک 40 سال کی عورت ایک 50 سالہ مرد اور ایک سالہ آدمی جو کے ایک لڑکے کی حیثیت سے وہاں موجود تھا اُن کی عجیب نظروں سے اس 33 کا دل چاہا کے وہ بھاگ جائے وہاں سے ہمیشہ کے لیے

میں نے سُنا ہے یہ بائیک بھی چلاتی ہے وہ عورت ناپسندیدہ نظروں سے اُسے دیکھتی ہوئی ی بولی

جی ماشاءاللہ سے اِس نے اپنے والد کے انتقال کے بعد سارا گھر سنبھال رکھا ہے احمد صاحب فخر سے بولے

ویسے جہیز تو دیں گے نہ آپ لوگ......وہ عورت بولی ظاہر ہے اپنی ایکلوتی بیٹی اب خالی ہاتھ تھوڑی نہ رخصت کریں گے وہ 50 سالہ آدمی بولا

ہاں تو اور کیا گاڑی تو دے ہی سکتے ہیں آخر ایکلوتی ہے اور ویسے بھی ہمارا بیٹا ڈاکٹر ہے.......ساری زندگی کی کمائی ی لگائی ی ہے اس پر ہم نے وہ عورت بولی باقی سب ایک دوسرے کو پریشان ئی سے دیکھنے لگے

نور کی ہمت ختم ہورہی تھیں آنکھیں آنسو سے بھر چکی تھیں ایک دم اِس نے زور سے آنکھیں بند کی دونوں آنکھوں سے پانی باہر آگیا اُس نے وہ صاف کیا اور کھڑی ہوگی

تو سیدھا کہو نہ اپنے بیٹے کو بیچنے آئے ہو تم لوگ.......ویسے گاڑی؟ بس؟ اتنا سستا ہے تم لوگوں کا یہ ٹینڈے کے منہ والا ڈاکٹر.......میرے گھر والے تو میرے اوپر سے وار کر جہاز دے سکتے ہیں تم جیسے بھوکوں کو وہ بھی صدقے میں پر مسلہ یہ ہے کے تم لوگوں کی اوقات نہیں ہے بلکے امی آپ اِن سے روٹی پانی کا بھی پوچھ لیں پتہ نہیں کب کے بھوکے بیٹھے ہیں بے چارے بلکے ایک منٹ.......وہ بولتی گی اور سب اُسے حیرت سے دیکھ رہے تھے ایک منٹ بول کر ڈوپٹے کا کنارہ پکڑا اور اس کی گرہا کھولی اور اس میں پڑا پانچ سو کا نوٹ نکالا

یہ لیجیے ابھی میرے پاس پانچ سو ہی ہے اس سے جتنا راشن آتا ہے ڈال لینا میں تھوڑے دنوں میں پورے مہینے کا راشن ڈال جاؤ گی آپ لوگ پریشان نہ ہونا اور ہاں شکریہ مت کہنا یہ میرا فرض تھا اور ہاں بس دُعا میں یاد رکھنا ......وہ بولتی چلی گی راشدہ بیگم نے روکنا چاہا مگر فاریہ بیگم نے روک دیا اور رابیل دروازے کے پاس کھڑی اِس پہ صدقے واری جارہی تھی

اوئے بڈھے سموسہ نیچے رکھ اور نکلو یہاں سے تینوں دوبارہ آس پاس بھی نظر آئے نہ تو ٹانگیں توڑ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گی وہ ان تینون کو حیرت سے دیکھ کر بولی جو ابھی بھی مزے سے بیٹھے تھے

توبہ توبہ کتنی بے زبان اور بدتمیز لڑکی ہے شکر ہے پہلے ہی پتہ لگ گیا وہ عورت بیگ اٹھا کر بولی

خالہ جی میری بدتمیزی دیکھی ہی کہاں ہے تم نے......اگر بدتمیزی کی تو توبہ کرلو گی اپنا بیٹا بچنے کے لیے اب نکلو گے یا دھکے دے کر نکالو تم لوگوں کو.......بڑے آئے میرا رشتہ مانگنے منہ تے نہ متھا جن پہاڑوں لتھہ

وہ بولی اور غصے سے اپنی قمیض کے بازو اوپر کرنے لگی وہ تینوں منٹوں میں وہاں سے غائب ہوگے اور وہ زور زور سے ہنسنے لگی پھر جب اپنی اماں کا خیال آیا تو فوراً اس کی ہنسی کو بریک لگی اور اس نے اُن تینوں کو دیکھا اماں تو کرسی پر سر پکڑے بیٹھی تھی اور عاطف صاحب اور فاریہ بیگم مسکراہ کر اسے دیکھ رہے تھے

سوری اماں....وہ بولی اور وہاں سے بھاگ گی اور کمرے سے باہر کھڑی رابیل کے گلے لگ گی

@@@@@@@@@@

دیکھیں آپا شروع سے آپ نے مجھے اپنا چھوٹا بھائی ی کہا ہے تو بس یقین رکھیں میں نور بیٹی کے ساتھ کبھی برا نہیں ہونے دوں گا وہ میرے لیے میری رابیل کی طرح ہیں اور اگر وہ پڑھنا چاہتی ہے تو پڑھنے دیں نہ اُسے رابیل بھی تو پڑھ رہی ہے عاطف صاحب اُن سمجھاتے ہوئے بولے
ارے بھابھی روئی یں تو نہیں نہ فاریہ بیگم اُن کو چپ کرواتی ہوئی ی بولی
بس اب رونا دھونا بند کریں کل میں نور اور رابیل کا آڈمیشن کروانے جاتا ہوں آپ دیکھنا وہ پڑھ لکھ کر آپ کے ساتھ ساتھ اپنا بھی سہارہ بن جائے گی ان شاء اللہ عاطف صاحب بولی
آپ لوگوں کے پہلے ہی بڑے احسان ہیں مجھ پر میں اور نہیں لے سکتی عاطف راشدہ بیگم روتی ہوئی ی بولی
ایک منٹ اور آپ کو کس نے کہا کے میں احسان کرتا ہوں آپا آج آپ نے تو ایک ہی لمحے میں پرایا کردیا اپنے بھائی ی کو بس اب میں ناراض ہوں عاطف صاحب بولے
نہیں نہیں میرے بھائی ی ناراض نہ ہو تم لوگوں کے علاوہ ہمارا ہے ہی کون میرے تو سگے بھائی ی نے ساتھ چھوڑ دیا تھا میرا ......تب بس ایک تم لوگ ہی تو تھے راشدہ بیگم بولی
بس پھر کل نو بجے نور کو بھیج دیجیے گا آپ میں اُسے اور رابیل کو کالج لے جاؤں گا........چلیں اب ہمیں اجازت دیں مجھے زرا ایک ضروری کام سے جانا ہے عاطف صاحب بولے اور جانے کے لیے کھڑے ہوئے فاریہ بھی کھڑی ہوگی اور ملنے لگی اور یہ لوگ اپنے گھر کی طرف بڑھے

راشدہ بیگم کو جتنا دکھ اپنے بھائی ی کے رویے پہ ہوتا تھا اُس سے زیادہ شکر وہ عاطف اور فاریہ کے ملنے کا ادا کرتی تھی

@@@@@@@@

نوری.....نوری.....نوررررر یییییی وہ اپنے گھر کی دیوار سے لٹکی نور کے گھر جھانک کر اُسے آوازیں دے رہی تھی

آگی آگی آگی کیا ہوا نور بھاگ کر چھت پر آئی ی اُس کی آوازیں سن کر تو اس کو آدھا دیوار کے اِس پار اور آدھا اُس پار دیکھ کر بولی

یار مارکیٹ لے جا بائیک پہ مجھے بک شاپ پر جانا ہے رابیل بولی

پٹرول ہی نہیں ہے ابھی ڈیلیوری دے کر واپس آئی ی ہوں راستے میں پٹرول ختم ہوگیا تھا تو کھینچ کر گھر تک لائی ی ہوں بڑی مشکل نور نے بتایا

تو ہم ڈلوالے گے نہ پہلے پٹرول رابیل بولی

او میری بہن میرے اندر ابھی اتنی ہمت نہیں کے دوبارہ پھر سے بائیک کھنچتی ہوئی ی اتنی دور پٹرول پمپ تک لے کر جاؤں نور بولی

تو پیدل چلتے ہیں یہاں پاس ہی تو ہے مارکیٹ رابیل بولی

یار بلکل بھی ہمت نہیں ہے نہ ابھی نور بولی

پلیز پلیز پلیز چل نہ رابیل بولی

باز تو تُو نے آنا نہیں ہے چل تھوڑی دیر رُک عصر کی نماز کا وقت ہونے والا ہے وہ پڑھ کر چلتے ہیں نور بولی

ہاں ٹھیک ہے میرے لیے لازمی دعا کرنا رابیل بولی

تُو تو میری ہر دعا میں شامل ہے میری لومڑی

ہائے کون کون سی دعا میں؟ اس نے پوچھا

بس یہی کچھ خاص نہیں یہ دعا میں سردی میں کرتی ہوں تیرے لیے کے یااللہ

تجھے ٹھنڈ لگے اللہ کرے

پھر کوئی تجھے.......رضائی سے جدُا کرے

تیرے ہونٹ ....نیلے کانچ ہو

تیرے دانت بھی.......بجا کریں۔

تجھے چھینکوں کی............وہ جھڑی لگے

تیری ناک ....بھی بہا کرے

تجھے ٹھنڈ ....لگے خُدا کرے۔۔

..........تجھے کوئی رضائی نہ دیا کرے

اورررر سوچنے دے وہ بولتی گی اور رابیل ہنستی گی

تو سوپ..........کی باتیں کیا کرے

تو ہیٹر............کی باتیں سُنا کرے

تجھے سردی.........اِس قدر لگے

تو دھوپ.......نکلنے کی دعا کرے

توگرم پانی ....کیا کرے--

تجھے ٹھنڈا پانی ملا کرے--

تجھے سردی ....لگے خُدا کرے--

واہ واہ واہ رابیل ہنستی ہوئی ی بولی

توگرم انڈے------------ کی صدا کرے--

گرم آنڈے ے ے ے ے ہاہاہاہا رابیل بولی اور وہ دونوں ہسنے لگی

تجھے آئسکریم ملا کرے----------------

تو چائے---------جو مانگے شوق سے

تجھے کپ میں برف-----------ملا کرے

میں کہوں کے سردی ------------ خوب ہ

تو نہیں نہیں کیا کرے---------

ہور کوئی دعا لینی نور آخری میں بولی اور دونوں پاگلوں کی طرح وہاں دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی ی

نہیں بہن تیری مہربانی اور دُعا نہیں چاہیے مجھے رابیل ہنستی ہوئی ی بولی

فیس بک کی پوسٹ دیکھ کر آئی ی ہے کوئی ی؟

رابیل ہنستے ہوئے بولی

دیکھ کر نہیں یاد کر کے آئی ی ہوں

نور نے ہنستے ہوئے جواب دیا

نوری کمبخت تجھے ہانڈی کے پاس چھوڑ کر گی تھی میں اور تُو یہاں ہے ساری ہانڈی جل گی راشدہ بیگم چھت پر آکر اس پر جوتی کا نشانہ مار کر بولی جو دیوار کے پاس چارپائی ی رکھ کر اس کے اوپر کھڑی تھی

او تیری ہائے اماں اتنی زور سے کون مارتا ہے وہ اپنی کمر مسلتے ہوئی ی بولی چل نیچے اور دوبارہ ہانڈی کا مسالہ بنا راشدہ بیگم بولی اور نیچے کی طرف چلی گی نور نے رو دینے والی ہوکر پہلے اماں کو

نیچے جاتا دیکھا پھر اس پار کھڑی ہنستی ہوئی ی رابیل کو اور غصے سے اماں کی جوتی اٹھا کر رابیل کے ماری جو بڑی مشکل بچی اور ہسنے لگی

افف آج پھر تُو بچ گی پتہ نہیں یہ اماں نے نشانہ لگانا کس کم بخت سے سیکھا ہے جو کبھی مس ہی نہیں ہوتا......تُو زیادہ دانت نہ نکال اب جوتی پھینک دے واپس میں جارہی ہوں نیچے تجھے تو بعد میں پوچھو گی نور بولی اور نیچے کی طرف بڑھی رابیل نے جوتی دوسری طرف پھنکی اور ہسنے لگی یہ تو ناممکن ہی تھا کے نور کو اِس کے سامنے جوتی پڑے اور وہ اِس کی طرف نور نہ مارے

@@@@@@@@

اوئے رابی آجا اب تب سے میرے ناک میں دم کر رکھا تھا اور اب خود نکل نہیں رہی

نور اس کے گھر کے آگے آکر بولی نور کا حلیہ کچھ یوں ہوتا تھا ہر وقت جیسے پتہ نہیں کتنی بڑی) گُنڈی ہو وہ لیکن حجاب لازمی کرتی تھی ساتھ مردانہ شلوار قمیض اور بازو لڑکوں کی طرح فولڈ کیے ہوتے تھے اور بازو میں اپنے ابا کی گھڑی پہنتی تھی پہلی بار تو اِسے دیکھ کر کوئی ی نہیں کہہ سکتا (تھا کے وہ کوئی ی نارمل لڑکی ہے

.....آگی یار کیا ہوگیا ہے رابیل گھر سے باہر نکل کر بولی اور دروازہ بند کرنے لگی

مہربانی آپ کی اتنی جلدی آنے کے لیے

نور طنزیہ بولی اور اس کے ساتھ چلنے لگی

اوئے تجھے پتہ گاؤں سے تایا ابو اور اُن کی فیملی آرہی ہے آج تقریباً میری زندگی میں تو وہ پہلی بار ہمارے گھر آرہے ہیں دریاب بھائی ی تو آجاتے تھے پہلے سال میں ایک دفعہ مگر اب تو دس سے بارہ سال ہوگے وہ بھی نہیں آئے اور تایا ابو تو کبھی نہیں آئے

رابیل اس کے ساتھ چلتی گی اور بولتی گی

ارے واہ یہ وہی ہیں نہ جن کے پاس تم چھٹیوں میں گاؤں جاتی ہو؟ نور بولی

ہاں نہ اور تجھے پتہ ....افففففف ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے ایک گاڑی اس کے پاس سے گزری اور وہاں کھڑا پانی سارا اس کے کپڑوں پر گر گیا

سالا ......نور غصے سے بڑبڑائی ی اور وہاں پڑی اینٹ اٹھائی ی اور اُس گاڑی کا نشانہ بنا کر اینٹ پھینکی جو سیدھی جاکر اس گاڑی کے پیچھے والے شیشے پر لگی اور سارا شیشہ ٹوٹ گیا ایک جھٹکے سے گاڑی رُکی

او تیری نوری یہ کیا ک ئی ا رابیل پریشانی سے بولی

تو مجھے کیا پتہ تھا اینٹ جاکر نشانے پر لگے گی اب تو ہی دیکھ آج تک کبھی جوتی تیرے لگی ہے؟ نہیں نہ؟ وہ حیرت سے بولی کے اُس کا نشانہ صیح کیسے لگا

نوری وہ....ہاں ں ں ں ں ں یہ.....مگر......نوری تیرا تو نہیں پتہ پر میں تو گی کام سے رابیل گاڑی کی طرف دیکھتی ہوئی ی بولی

کیا مطلب لینٹ تو میں نے ماری ہے نور نا سمجھی سے بولی

وہ دیکھ رابیل بولی نور کی پشت گاڑی کی طرف تھی سامنے گاڑی سے ایک نوجوان نکل کر اِن کی طرف آرہا تھا جس نے کالی شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور گلے میں سکن شال ڈال رکھی تھی پاؤں میں پشاوری چپل پہن رکھی تھی قمیض کے بازو کہنیوں تک چڑھائے ہوئے تھے اور منہ پر ہلکی سی داڑھی اور ساتھ بڑی موچھ وہ کسی قبیلے کا سردار لگ رہا تھا پرسنیلیٹی ایسی تھی کے جو دیکھے بس دیکھتا ہی رہ جائے وہ بھی ایک منٹ کے لیے تو دیکھتی رہ گی

وہ موچھ کو تاؤ دیتے ہوئے اِن کی طرف ہی آرہا تھا

یار یہ دریاب بھائی ی ہیں تایا ابو کے بیٹے رابیل نے نور کو آہستہ آواز میں بتایا

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی پتہ بھی ہے قیمت کتنی ہے اُس گاڑی کی وہ غصے سے اِن کے پاس آکر بولا رابیل کی طرف ابھی اُس کا دھیان نہیں گیا تھا

کیوں آپ کو نہیں پتہ کیا؟ اُس کی قیمت کا کہی قیستوں پر لے کر شوخی تو نہیں مار رہے نور بولی

تمھاری تو وہ بولا اور جیب سے پستل نکالی

تم جیسے لوگوں کے پاس اس کے علاوہ ہوتا ہی کیا ہے پستل نکالو اور اپنی طاقت دیکھاؤ اور یہ پراڈو کسی کا حق مار کر لے لیتے ہو اور اس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو پتہ نہیں کونسی آفت سمجھ لیتے ہو اور ویسے ایک فری مشورہ ہے یہ پستل ہر وقت اپنے پاس رکھ کر خود کو طاقت ور سمجھنے سے بہتر ہے چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھ جاؤ نور غصے سے بولتی ہوئی ی بولی

بھائی ی سوری وہ اِس کا یہ آرادہ بلکل بھی نہیں تھا بس غلطی سے وہ گاڑی کو لگ گی پلیز معاف کردیں

رابیل اس کے آگے آکربولی

تم؟ تم اِس کے ساتھ کیا کر رہی ہو تمھیں تو میں گھر چل کر پوچھتا ہوں دریاب بولا اور رابیل کا بازو پکڑا اور تمھیں تو میں چھوڑو گا نہیں نور کو وارن کیا

نوری چل نہ میرے ساتھ رابیل بولی

میں تھوکتی بھی نہیں ہوں اِس کی گاڑی پہ تم ہی جاؤ نور بولی اور دریاب اُسے غصے سے گھورتا ہوا رابیل کو گاڑی میں بیٹھا کر لے گیا

خدا تھوڑا پیسہ کیا دے دے یہ لوگ اپنی اوقات بھول جاتے ہیں گینڑے کے منہ والا نہ ہو تو نور بڑبڑائی ی اور ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ کر چلی گی

@@@@@@@@@@@

خبردار جو تم مجھے دوبارہ اُس آوارہ کے ساتھ نظر بھی آئی ی تو دریاب گھر آتا ہی اِس پر برس پڑا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ فاریہ پریشانی سے بولی

چاچی اِسے سمجھا لیں کے اُس آوارہ کے ساتھ نہ پھیرا کرے یہ وہی بدتمیز ہے نہ جس نے میرا سر پھاڑا تھا وہ غصے سے بولا

دریاب ہوا کیا ہے شفیق صاحب بولے

(رابیل کے تایا ابو)

پتہ نہیں کس طرح کے لوگوں کے ساتھ اُٹھتی بیٹھتی ہے یہ اُس جاہل کے ساتھ ابھی کہی جارہی تھی اور اُس نے جیسے اینٹ مار کر میرا سر پھاڑا تھا آج ویسے ہی میری گاڑی کا پچھلہ شیشہ توڑ دیا سارا

بھائی ی وہ ایسی نہیں ہے وہ تو بس جب آپ گاڑی لے کر میرے پاس سے گزرے تھے تو میرے سارے پکڑے گندے ہوگے تھے تو اِس لیے اُس نے غصے سے .....رابیل نے صفائی دی

بیٹا تھی کون وہ فاریہ بیگم نے پوچھا

ماما وہ نوری .....رابیل بولی

ارے دریاب بیٹا وہ تو بہت اچھی بچی ہے فاریہ بیگم بولی

واہ چاچی واہ آپ بھی اِس کے ساتھ ملی ہوئی ہیں دریاب تالیاں بجاتے ہوئے بولا

چلو دریاب بیٹھو تو سہی چھوڑو سب گاڑی کا شیشہ ہی تو تھا دوسرا لگ جائے گا شفیق صاحب بولی

ایسے کیسے بچپن میں میرے دریاب کا سر پھاڑا اور آج گاڑی فاریہ یہ کیسے لوگوں سے ابھی تک دوستیاں رکھی ہوئی ہیں رابی کی مبین بیگم بھی بیٹے کی زبان بولی

ارے بھئی چھوڑو بھی ہم یہاں لڑنے تھوڑی نہ آئے ہیں میں آج پہلی بار اپنے بھائی کے گھر آیا ہوں اور تم لوگ ہوکے ایک بچی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑگے ہو

شفیق صاحب بولے اور سب چپ کر گے

@@@@@@@@@@@@@

انسان کا ضبط کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو ...کتنا ہی وہ اپنی تکلیفوں کو اپنے اندر سموئے رکھے ہو ...انسان تو بالاخر انسان ہی ہے ...آخر ضبط ٹوٹ جاتا ہے ...اپنی آنکھوں میں قید سمندر کو بہا دیتا ہے ...خود کو مکمل خالی کر کے ایک آہ بھرتا ہے ...اور دوبارہ اپنی آنکھوں میں سمندر بھرنے میں لگ جاتا ہے .....!!!

وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی اپنے ابو کی تصویر سینے سے لگائے رو رہی تھی دن کا کوئی ی ایک لمحہ ایسا نہ ہوتا تھا جب وہ انھیں یاد نہیں کرتی تھی اور اِن پانچ چھ سالوں میں کوئی ی رات ایسی نہ گزری تھی جب وہ روئے بغیر سوئی ی ہو سارے دن کا حال وہ رات کو اپنے ابو کی تصویر کو ایسے بتاتی جیسے وہ اِس کے سامنے موجود ہوں اور پھر تب تک روتی جب تک وہ سو نا جاتی

بابا آپ کو پتہ ہے آج میں رابی کے ساتھ بازار جارہی تھی تو راستے میں ایک گاڑی ہمارے پاس سے گزری اور اس نے سڑک پر پڑا سارا پانی رابی پہ گِرا دیا اور آپ کو پتہ میں نے کیا ک ئی ا ہاہاہاہا.....چھوڑیں میں نہیں بتاؤ گی آپ امی کو بتا دے گے اور پھر امی مجھے نہیں چھوڑیں گی ....بابا آپ میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے وہ ہنستے ہوئے تصویر کو دیکھتے ہوئے رونے لگی بابا پلیز ایک بار میرا نام پکاریں بس ایک بار میں ترس گی ہوں آپ کی آواز سسنے کے لیے بابا بولے نا بابا میں کیا کرو مجھے نہیں رہنا آتا آپ کے بغیر.....آپ نے بہت برا کیا ہے آپ تو کہتے تھے میں کبھی اپنی گڑیا کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گا پھر کیوں چلے گے آپ مجھے اور امی کو اکیلا چھوڑ کر بابا نہیں رہا جا رہا آپ کے بغیر .....آپ تو میرے بھائی ی بھی تھے بہن بھی اور ایک دوست بھی.....آپ کو نہیں جانا چاہ ئی ے تھا مجھے چھوڑ کر کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے میں بھی مر جاؤں پر پھر امی کا خیال آجاتا ہے وہ تو جیتے جی مر جائی یں گی بابا واپس آجائے نہ پلیز وہ گڑگڑا کر رونے لگی اور روتے روتے نا جانے کس ٹائی م اس کی آنکھ لگ گی اور وہ سوگی

@@@@@@@@@@

آپ کی بہت مہربانی صرف آپ کی وجہ سے مجھے میری زمین واپس ملی ہے اب میں اپنی بیٹی کو عزت سے رخصت کرو گا آپ کا بہت بہت شکریہ

ویسم اُسی گاؤں میں ہی رہتا تھا جہاں کے جاگردار شفیق صاحب تھے

بھروال، جسے باروال بھی کہا جاتا ہے، پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گجرات کا ایک قصبہ اور یونین کونسل ہے۔ یہ تحصیل کھاریاں کا حصہ ہے اور 264 میٹر کی بلندی کے ساتھ

32°46′0N 73°56′0E

پر واقع ہے۔

بس اب پریشان نہ ہو اور ہماری بہن کی شادی کرو

دریاب صاحب آپ نے لازمی آنا ہے شادی پہ ویسم محبت سے بولا

انشاءاللہ کیوں نہیں ضرور آئیں گے ہم دریاب بولا

صاحب جی وہ رابی بیٹی کو بھی ضرور لے کر آنا آپ اسلام آباد ہی گے ہیں نہ ویسم بولا رابیل چھٹیوں میں جب گاؤں جاتی تھی تو ایک عائشہ ہی تو تھی جس کے ساتھ وہ بہت سی باتیں کرتی اور سارا دن گاؤں گھومتی

ہاں ہاں لے آؤ گا چلو خدا حافظ

دریاب بولا اور کال بند کردی

ویسم اِن کی حویلی کا چوکدار ہے جس کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں سب سے بڑی بیٹی کی شادی اس کے ماموں زاد سے طے پاگی تھی عائشہ پر ساتھ والے گاؤں کے ایک گنڈے کی نظر تھی اس نے ویسم سے عائشہ کا رشتہ مانگا تو ویسم نے انکار کردیا تو اس نے عائشہ کا گھر سے نکلنا حرام کردیا جب بھی وہ گھر سے نکلتی تو اُس کے پیچھے اپنے آدمیوں کو لگا دیتا جو اسے بہت تنگ کرتے عائشہ نے تنگ آکر ویسم کو ساری بات بتادی تو وہ پولیس کے پاس پرچہ کروانے گیا اور ماشاءاللہ سے وہ پولیس پہلے ہی خرید چکا تھا بڑے باپ کا بیٹا تھا اُس کے خلاف کون کھڑا ہوگا اُس نے ویسم کی زمین بھی اپنے قبضے میں کرلی تھی جو اِن کا آخری سہارا تھی

ایک دن ویسم ہویلی میں بڑا پریشان بیٹھا تھا تو دریاب نے اس سے وجہ پوچھی تو پہلے تو ویسم نے ڈر کے مارے کچھ نہیں بتایا کیوں کے شاید اسے لگا تھا یہ بھی بڑے باپ کا بیٹا ہے اور یہ کہی اس جانور کے ساتھ ہی نہ ملا ہو مگر ایسا کچھ نہیں ہوا ویسم نے جب اُسے ساری بات بتائی ی تو دریاب نے اسے زبان دے دی کے وہ اُسے زمین واپس دلوا کر ہی سکون سے بیٹھے گا اور آج ویسم کو اس کی زمین واپس دلوا دی تھی

وہ دل کا برا نہیں تھا لیکن وہ رہتا برا بن کے تھا گاؤں کے لوگ ڈرتے تھے اس سے مگر پیار بھی بہت دیتے تھے کسی کی مدد کرتے وقت وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرتا ایک جھوٹ اور دوسرا غلط کام اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا ہاں غصے کا بہت تیز تھا اور لوگوں کی مدد کرنے والوں میں وہ ہمیشہ پہلے نمبر پر کھڑا ملتا

یہاں تک کے بہت سی دشمنیاں بھی پال لی تھی اس نے وہ کیوں تھا ایسا وہ خود نہیں جانتا تھا کیونکہ نہ تو شفیق صاحب ایسے تھے اور نہ ہی مبین بیگم ایسی تھی لیکن وہ شروع سے ہی ایسا تھا اپنے والدین کو بچپن سے لڑتا دیکھتے آرہا تھا جس کی وجہ سے وہ شادی جیسے پاک رشتے سے بہت دور ہوتا گیا اور نفرت سی ہوگی رابیل وہ واحد لڑکی تھی جس سے وہ بات کرلیتا تھا وہ بھی بہت کم جب کبھی مبین بیگم شادی کی بات کرتی تو اُسے وحشت ہوتی اس لفظ سے بھی اسلام آباد میں اُس نے شلٹر ہاؤس بنا رکھے تھے جہاں مختلف عمر کے بچے بڑھے جوان پناہ حاصل کرتے اور وہ خود بھی جب دنیا سے تھک جاتا تو وہاں آجاتا جس سے وہ پرسکون ہوجاتا

@@@@@@

نوری نوری جلدی اوپر آؤ رابیل بڑی مشکل سے اوپر آئی ی تھی نوری کو بتانے کے جب تک دریاب یہاں ہے ہم نہیں ملے گے اب دیوار کے پاس سٹول رکھ کر اُسے آہستہ آہستہ آوازیں دے رہی تھی

نوری میری ماں آجا اوپر تیری مہربانی اِس سے پہلے کے دریاب بھائی ی اوپر آجائے وہ آواز دیتی ہوئی ی بولی

آرہی ہوں صبر یار تیری طرح ویلی تھوری نہ ہوں میں نور نے نیچے سے آواز لگائی ی اور سڑھیاں چڑھنے لگی

ہاں بول میری جان کیا ہوا چور تو نہیں آگے گھر میں ؟ ابا کی پستل پڑی ہے گھر میں لے کر آؤ کیا نور اوپر آئی ی اور اسے دیکھ کر بولی

اوو میری بہن حوصلہ رکھ ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی ہو رابیل بولی

تو پھر بول نہ ہوا کیا ہے نور بولی

یار وہ دریاب بھائی ی جب تک یہاں ہیں پلیز تو یہاں نہ آنا ورنہ رابیل بولی اور بات ادھوری چھوڑ دی

ورنہ کیا میں ڈرتی ورتی نہیں ہوں تمھارے اس تیس مار خاں بھائی ی سے ہاں نور بولی

کیا؟ نہیں ڈرتی ؟ پکا؟ رابیل شرارتی مسکراہٹ سے بولی

ارے دریاب بھائی ی آپ رابیل ایک دم بولی

کہاں کہاں......اور نور بے چاری واقع ہی ڈر گی تھی

ہاہاہاہاہا نہیں آئے مینٹل ڈر پھوک کہی کی رابیل ہنستی ہوئی ی بولی

رابی دفعہ ہوجا یہاں سے ورنہ تیری طرف آکر مارو گی نور بولی وہ پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی

رابیل کیا کر رہی ہو یہاں ایک دم دریاب کی آواز پر وہ مڑی اور اسے دیکھ کر سیدھے سٹول سے گِری

آآآآآآآآ بروقت دونوں ہی دریاب کی آواز سنتے ہی اتنا گھبرا گی کے دونوں اپنی اپنی طرف گِری

اف لڑکی کس نے کہاں تھا یہاں دیوار سے لٹکو اور ویسے یہاں کر کیا کررہی تھی

دریاب فورا آگے بڑھا اور گری ہوئی ی رابیل کے پاس بیٹھ کر بولا

ہائے میرا پاؤں بھائی ی بندا آرام سے بھی تو آسکتا ہے نہ رابی اپنا پاؤں پکڑ کر بولی اس کی یہ بات سن کر دوسری طرف گری نور نے زور سے اپنے سر پر ہاتھ مارا

یہ کھسک تو نہیں گی اگر وہ آرام سے آتا تو شامت آجاتی ہماری اچھا ہوا ایسے آئے ہیں

........ہائے ئے ئے میری کمر ہائے ئے ئے میرا پاؤں

ایک سیکنڈ ایک تو چیخ تمھاری تھی یہ دوسری دیوار کے اس پار سے آئی ی تھی دریاب اچانک یاد آنے پر بولا

ارے میرے بھائی ی گری میں ہوں اور چنخیں آپ کو دو دو سنائی ی دے رہی ہیں ہائے کون

کہتا ہے آپ کو کے اتنے ٹائم بعد آیا کریں ؟ بندا آتا جاتا رہے تو کم سے کم چنخ تو پہچان لیتا ہے

ہائے ئے میرا پاؤں

وہ فورا بولی اِس سے پہلے کے دریاب دیوار کے اس پار دیکھتا

ہیں؟؟ مطلب تم گرتی رہتی ہو؟ دریاب نا سمجھی سے بولا

وہ نہیں میرا مطلب تھا آپ بھائی ی ہیں میرے کم سے کم میری چنخ کا تو پتہ ہونا چاہیے نہ آپ

کو رابیل بات بنا کر بولی

ہیں؟؟ خیر دفعہ کرو چنخ کو تم یہاں کر کیا رہی تھی دریاب بولا

بھائی ی میں یہاں ......وہ ہاں کپڑے پھیلانے آئی ی تھی رابیل کے دماغ میں جو آیا بول دیا

کپڑے کہاں ہیں؟ دریاب بولا

وہ ابھی دھونے ہیں میں وہ دیکھ رہی تھی کے میں اس دیوار پر کپڑے پھیلا سکتی ہوں یا نہیں

وہ بولی

اے اللہ ایک ہی دوست دی وہ بھی دماغ کے بغیر؟ دوسری طرف نور اس کی بات پر بڑبڑائی ی

خیر اللہ جی اب نیچے جانے کی ہمت دے دیں بس نور بولی اور دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی ی

اور بڑی مشکل نیچے کی طرف بڑھی

ارے بھائی ی سوال کرئی ی جارہیں ہیں مجھے اٹھا تو دیں رابیل بولی

اوو سوری سوری چلو اٹھو شاباش

دریاب بولا اور اسے کی طرف ہاتھ بڑھایا رابیل بڑی مشکل کھڑی ہوگی

@@@@@@@@@@

اماں میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کے اللہ میاں نے بھی جن کو پیسہ دیا ہے اُن کو اتنا دے دیا ہے کے ان کو قدر ہی نہیں ہے اور جن کو نہیں دیا وہ روٹی کے لیے بھی ترس جاتے ہیں نور پاؤں پر پٹی کرتی ہوئی ی سامنے بیٹھی راشدہ بیگم سے بولی

بس نوری اللہ کچھ لوگوں کو دے کر آزماتا ہے اور کچھ لوگوں کو نہ دے کر زندگی ایک امتحان اِسی لیے ہے راشدہ بیگم بولی

اماں میں کبھی کبھی سوچتی ہوں پتہ نہیں کب ہمارے حالات ٹھیک ہوں آپکو پتہ میں اب تھک جاتی ہوں زندگی سے اللہ تعالی نے نہ بہن دی مجھے اور نہ بھائی ی پہلی میں کہتی تھی کاش میرا کوئی ی بھائی ی ہوتا مگر اب میں شکر ادا کرتی ہوں اگر وہ ہوتے تو انکو بھی ایسی زندگی گزارنی پڑتی لیکن اماں اگر میری جگہ آپکا کوئی ی بیٹا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا وہ کم سے کم آپ کا سہارا تو بن جاتا میں تو کچھ کر بھی نہیں سکتی آپ کے لیے

نور پٹ پٹ کرتی ایک دم کسی سوچ میں گم ہوگی اور بولتی چلی گی راشدہ بیگم کی آنکھیں آنسو سے بھر گی میں کتنی بے بس ہوں نہ کبھی تمھاری خواہش تو دور کی بات ہے کبھی ضرورتیں بھی پوری نہیں کر پائی ی راشدہ بیگم بولی اُن کی آنکھ سے آنسو گرا تھا نور نے ان کی غم ذدہ آواز سنی تو فورا اپنی سوچ سے باہر آئی ی اور اسے افسوس ہوا کے وہ کیا بول گی تھی وہ کبھی ان کے سامنے ایسی باتیں نہیں کرتی تھی تاکہ انھیں دکھ نہ ہو آج شاید دل بھرا ہوا تھا تو سمجھ ہی نہ آیا کے وہ کیا بول گی تھی

اماں رو کیوں رہی ہیں آپ لے مطلب آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ہی نہیں ہیں ایک سیکنڈ وہ ان کے آنسو صاف کر کے بولی اور کچن کی طرف بھاگی ایک نظر کچن دیکھ اور پھر واپس آئی ی

اب سمجھ آئی ی کچن میں دھونے والے برتن چھوڑ کر آئی ی ہیں آپ اور دھلوانے کے لیے مجھے بیٹے سے بیٹی سمجھا جا رہا ہے یار اماں بڑی تیز ہوگی ہو وہ بولی اور راشدہ بیگم مسکرانے لگی

میری جان راشدہ بیگم بولی اور اس کا ماتھا چوما

جان نہیں اماں بس جان نہ کہو یہ جان نکل گی نہ تو اکیلی رہ جاؤ گی نور ڈرامہ کرتی ہوئی ی بولی

کمبخت دفعہ ہوجا یہاں سے اتنی سی بات تھی اور راشدہ بیگم نے جوتی اتاری اور اسے ماری

ہائے ہاہاہاہا لو یو میری پیاری اماں وہ بولی اور انھیں پیار کیا

اب پیچھے ہو زیادہ مکھن نہ لگا برتن تو نے ہی دھونے ہیں راشدہ بیگم بولی

ہائے ئے میرا پاؤں اس نے ساتھ ہی پاؤں پکڑ لیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گی

پھر بھی برتن تُو نے ہی دھونے ہیں

راشدہ بیگم بولی اور کچن کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@@@@

اماں میں جارہی ہوں یونیورسٹی اس نے جلدی جلدی سے ناشتا ختم کیا اور بولی

آگے پیچھے بھی تو اتنی چھٹیاں کرتی ہو اور آج پاؤں تڑوا کے بھی جارہی ہوں

چلو جی میں چھٹی کرو تب آپ کہتی ہیں اور کالج جاؤ تب بھی نور بولی

ارے نوری تمھارا پاؤں اتنا سوجھا ہوا ہے اس لیے کہا ہے مت جاؤ راشدہ بیگم بولی

کچھ نہیں ہوتا میری پیاری اماں زندگی نے جتنے بڑے زخم دلیے ہیں اُن کے آگے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے چلیں آپ دروازہ بند کریں میں جلدی آجاؤ گی

نور بولی اور ان کو پیار کر کے نکل گی اور رابیل کے گھر کے آگے جاکر کھڑی ہوگی اب سمجھ نہیں آرہا تھا کے اُسے آواز دے یا نہ

دے دیتی ہوں آواز جو ہوگا دیکھا جائے گا رابی

بڑبڑائی ی اور ہمت کر کے اُسے آواز لگائی ی

پتہ نہیں کہاں مری ہوئی ی ہے یہ رابی یار آجا دروازہ نہ کھلنے پر پھر بڑبڑائی ی اور سختی سے اس آواز دے کر دروازہ نوک کیا

کون.....اندر سے آواز آئی ی اور یہ پکا رابی کی آواز تھی اِس نے شکر کا سانس لیا

تیری ہونے والی ساس نور بولی اور ایک دم سے درازہ کھول گیا اسے رابیل کی آواز آنے کے بعد یہ امید بلکل بھی نہیں تھی

فرمایے.....وہ ایک ہاتھ دروازے اور ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر سختی سے بولا

وہ.......اب سمجھ نہیں آرہا تھا کے کچھ بولے یا پھر وہاں سے دوڑ لگا دے پر بے چاری ٹوٹے پاؤں کے ساتھ کیسے بھاگتی

کچھ نہیں......نور ایک نظر اس کو دیکھ کر بولی وہ ایسا تھا کے اسے ایک نظر تو کیا چوبیس گھنٹے بھی دیکھو تو دل نہ بھرے وہ بولی اور بڑی مشکل مڑ گی واپسی کے لیے

اُس نے ایک نظر اس کے لنگڑاتے پاؤں کو دیکھا

سنو......دریاب نے اُسے روکا اس کی آواز اتنی روب دار تھی کے وہ ایک جھٹکے سے ڈر کے روکی تھی لیکن مڑی نہیں تھی

پاؤں تڑوا کے بھی سکون نہیں ہے اِس حالت میں تو گھر پہ ٹک کر بیٹھ جاؤ وہ بولا

نور نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور آگے کی طرف بڑھی دریاب کی نظروں نے گلی سے نکلنے تک اس کا پیچھا کیا تھا اگر کہاں جائے کے وہ بہت خوبصورت تھی تو ایسا نہیں تھا وہ ایک نارمل شکل صورت کی مالک تھی میک آپ سے پاک چہرے پر حجاب کرتی تھی

اور دریاب ایسا انسان تھا جس کو دیکھنے والے آنکھیں جھپکے بغیر بس دیکھتے رہ جاتے تھے کوئی ی شک نہیں اگر کہا جائے کے وہ خوبصورتی کی زندہ مثال ہے

دروازہ بند کیا اور اندر کی طرف بڑھا

کون تھا بھائی ی.....رابیل نے پوچھا

وہی تمھاری کچھ لگتی دریاب بولا اور اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا

میری کچھ لگتی؟ نوری؟ رابیل بولی

ہاں تمھاری نوری.....ویسے حیرت کی بات ہے نہ تمھارے بھی پاؤں پر چوٹ آئی ی ہے اور اس کے بھی

دریاب حیرت سے بولا

ہاں تو گرے جو تھے اس دن اتنی زور سے رابیل ٹی وی دیکھتی ہوئی ی بولی

کیا مطلب؟ اس دن تو تم گری تھی تو وہ

دریاب ناسمجھی سے بولا

افف فٹے منہ رابی تیرا یہ کیا بول دیا وہ بڑبڑائی ی

کیا؟ وہ بولا

کُکچھ نہیں بھائی ی کچھ بھی تو نہیں وہ آپ بتا رہے تھے نہ عائشہ کی شادی کے بارے میں کب کی ڈیٹ رکھی ہے بڑی مشکل بات سنبھال کر بولی

ہاں ابھی تاریخ نہیں رکھی انہوں نے جب رکھیں گے میں بتا دوں گا آجانا گاؤں

دریاب کچھ سوچتا ہوا بولا

چلیں ٹھیک ہے آپ کب جائیں گے واپس

رابیل نے پوچھنا چاہا کیوں کے وہ نور کو بہت میس کررہی تھی اور اِن کے ہوتے ہوئے وہ اس سے ٹھیک سے مل بھی نہیں پاتی

وہ دو چار کام ہیں یہاں انشااللہ تین چار دنوں تک واپسی ہے دریاب نے بتایا

او سہی وہ بولی اور شکر ادا کیا

@@@@@@@@@@

وہ یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہونے ہی لگی تھی کے چوکدار نے روکا

جی بیٹا؟ سٹوڈنٹس کارڈ دیکھایں اپنا.....آپ پڑھتی ہیں یہاں؟

چوکیدار بولا اور یہ سن کر وہ تپ گی

نہیں انکل جی کہاں میں بھلا یہاں پڑھ سکتی ہوں؟ میں تو بس صبح صبح اتنی گرمی میں بسوں کے دھکے کھا کر اپنا ٹوٹا پاؤں لے کر آپ سے منہ دیکھائی ی لینے آئی ی ہوں جلدی سے دے دیں میں نے واپسی کی بس بھی پکڑنی ہے وہ طنزیہ بولی

جی؟؟؟ وہ بے چارہ نہ سمجھی سے بولا

ارے انکل جی ظاہر سی بات ہے پڑھنے ہی آئی ی ہوں نہ ورنہ میں ہلی ہوئی ی تھوڑی نہ ہوں کے اس ٹائم یونیورسٹی آؤں وہ بھی ٹوٹا پاؤں لے کر یہ دیکھیں سٹوڈنٹس کارڈ وہ بولی اور کارڈ دیکھا کر آگے کی طرف بڑھی

آؤ جی آؤ آج تو بڑے بڑے لوگ یونیورسٹی آئے ہیں وہ بھی لنگڑے اُس کی کلاس فیلو اُسے دیکھ کر بولی

اُڑا لے مزاک آج کچھ نہیں کہوں گی تمہیں میرا موڈ نہیں ہے وہ بولی اور اس کے ساتھ چلنے لگی

یہ پاؤں کیسے ٹوٹا؟ گلزار نے پوچھا

برج خلیفہ سے جمپ مار کر دیکھ رہی تھی کے بچتی ہوں یا نہیں نور نے بیگ سے ببل نکالی اور منہ میں ڈال کر بولی

ہاہاہاہا افسوس بچ گی پھر بھی.....رابیل کیوں نہیں آئی ی؟ وہ بولی اور رابیل کا پوچھا

اُس نے ڈیٹول پی لیا ہے اِس لیے نہیں آئی ی

وہ طنزیہ بولی

ہارپیک کیوں نہیں پیا......وہ بھی اسی کے انداز میں بولی

وہ مہنگا ہے نہ اور مہنگائی ی تو تمھیں پتہ ہی ہے کے کتنی ہے وہ بولی اور کلاس کے اندر داخل ہوئی ی

ہاہاہاہا دفع ہو یار کیا چیز ہو تم بھی توبہ پوری فلم ہو گلزار ہنستے ہوئے بولی

چل اب چپ کر کے بیٹھ جا بڑی نیند آرہی ہے سونے دے وہ کرسی پر بیٹھی اور سامنے والی کرسی سیدھی کر کے اُس پر پاؤں رکھے اور مزے سے آنکھیں بند کر کے سائیڈ سے ڈوپٹہ اٹھا کر منہ پر رکھ لیا

اوئے پاگل سورہی ہو گلزار حیرت سے بولی اسے دیکھ کر

نہیں مر رہی ہوں ایک کام کر تُو بھی میرے ساتھ مر جا وہ آنکھیں بند کیے ہوئے بولی اور گلزار کا قہقہ بلند ہوا تھا

@@@@@@@@@@@@

رابی بیٹا ایک چائے کا کپ ہی بنا دو مجھے مبین بیگم بولی

جی جی ابھی لائی ی بنا کر تائی ی اماں رابیل بولی اور کچن کی طرف بڑھی اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی ی تو وہ کچن سے نکل کر دروازہ کھولنے کی طرف بڑھی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وہ گھر میں داخل ہوا اور بولا

وَعَلَيْكُم السَّلَام بھائی ی بڑے اچھے ٹائم پر آئے ہیں آپ میں چائے بنانے ہی لگی تھی آپ کے لیے بھی بنا لو

رابیل بولی

نیکی اور پوچھ کے دریاب موجھ کو تاؤ دیتا ہوا بولا

بس ابھی بنا کر لاتی ہوں وہ بولی اور کچن کی طرف بڑھی اور دریاب اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں فاریہ بیگم اور مبین بیگم بیٹھی تھی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم کمرے میں جاکر سلام کیا اور کرسی بیڈ کے پاس کھینچ کر بیٹھ گیا

وَعَلَيْكُم السَّلَام انھوں نے جواب دیا

بھابھی اب دریاب کی شادی کر دے بس فاریہ بیگم مسکراہ کر بولی وہ یہ سن کر غصے سے کھڑا ہوگیا

کیا ہر وقت شادی شادی کرتے رہتے ہیں سب میرے سامنے یہ ذکر مت کیا کریں مہربانی ہوگی آپ سب کی اُس کی آواز میں اتنی سخت تھی کے رابیل بھی اس کی آواز سن کر کمرے کی طرف بھاگ کر آئی ی

معذرت کے ساتھ چاچی مجھ شادی کا مت کہا کریں.....وہ بولا اور وہاں سے اوپر کی طرف چلا گیا

اُس کے جانے کے بعد وہاں خاموشی چھا گی

گاؤں میں ہر لڑکی کی شادی کروانے کا ذمہ لے رکھا ہے لیکن اپنی شادی کی بات بھی سُننا پسند نہیں کرتا

مبین بیگم بولی

بھابھی آپ جانتی ہیں کے وہ شادی سے کیوں بھاگتا ہے فاریہ بیگم بولی

ہمم مبین بیگم بس اتنا ہی بول پائی ی

بھابھی آپ پریشان نہ ہوں ماشاءاللہ سے ہمارا دریاب جتنا اچھا ہے نہ اللہ نے اس کے لیے کچھ بہت اچھا سوچا ہوگا فاریہ بیگم بولی

رابیل کچھ سوچتی ہوئی ی واپس کچن کی طرف بڑھی

@@@@@@@@

کالج سے سیدھا وہ "بسیرا ٹرسٹ "گی جہاں جاکر ایک الگ ہی دنیا کا احساس ہوتا تھا وہ اکثر ہی وہاں جایا کرتی تھی وہاں جاکر سوچتی کے اللہ نے اِسے تو پھر اپنا گھر اور ماں باپ کا سایہ دیا ہے لیکن وہاں موجود بچے اُن کا تو ایک دوسرے کے سوا کوئی ی تھا ہی ن ئی وہاں رہنے والے بچوں نے ایک دوسرے سے ہی اپنے تمام رشتے جوڑ رکھے تھے

اتنا سکون ہوتا اِس جگہ کے دل کرتا اِس دنیا سے باہر کبھی نہ جائے وہاں رہنے والے صیح معنوں میں اپنی زندگی گزار رہے تھے اللہ کا شکر ادا کر کے اور یہاں ایک ہم لوگ ہیں کے اپنے گھر میں اپنے ماں باپ بہن بھائی ی کے ساتھ رہتے ہوئے بھی ناشکریں ہیں کبھی اللہ سے کسی بات کا شکوہ اور کبھی کسی بات کا...... کبھی شکرادا ہی ن ئی کرتے بس شکوے شکایتں کروالو جتنی مرضی

وہ جب بھی وہاں آتی جتنا اس سے ہوسکتا یا جتنا وہ تب تک جمع کر پائی ی ہوتی اُن سارے پیسوں سے کبھی کھلونے لے آتی بچوں کے لیے تو کبھی کو فروٹ وغیرہ......ایک بار وہ خالی ہاتھ آئی ی تھی تو بچے بہت مایوس ہوئے تھے اس کے بعد یہ کبھی خالی ہاتھ نا جاتی ....اُن کھلونوں کی قیمت تو زیادہ نہ ہوتی پر ان کھلونوں کو دیکھ کر جو بچے خوش ہوتے تو اِسے لگتا اِس نے لاکھوں روپے کمالیے ان کی خوشی سے

آج تو ویسے بھی وہ کسی مقصد کی وجہ سے گی تھی وہاں تو خالی ہاتھ کیسے جاتی بلال نامی ایک بچہ جس کی عمر تقریبا پانچ سال تھی دو سال پرانی بات ہے جب یہ اپنے امی ابو کے ساتھ ملتان

سے اسلام آباد آرہا تھا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ بس حادثے کا شکار ہوگی جس کی وجہ سے کافی لوگ جان سے گے ان کافی لوگوں میں اس کے ماں باپ بھی شامل تھے بچے کے خاندان والوں کو ڈھوڈھنے کی بڑی کوشش کی مگر کوئی ی سامنے نا آیا تو ایک آدمی اس کو بسیرا ٹریسٹ چھوڑ گیا آج دو سال ہو گے لیکن کوئی ی اُسے لینے نہ آیا اِس کی سالگرہ تھی آج تو نور کیک اور ساتھ غبارے وغیرہ لے کر گی تھی اِس کے پاس پیسہ بے شک نہیں تھا اتنا پر اللہ نے دل بہت بڑا دیا تھا اپنی ساری جمع پونجی وہ اِن بچوں پہ ہی تو لگاتی تھی کافی ٹائم وہاں گزارا اور پھر واپسی کے لیے نکلی

@@@@@@@@@

اسلام علیکم اماں وہ لڑکھڑاتی ہوئی ی گھر میں داخل ہوئی ی اور سلام کیا

وَعَلَیکُم السَّلاَم

ہائے اماں پانی دے دیں بڑا ہی درد ہے پاؤں میں وہ چارپائی ی پر بیٹھی اور بولی

کہا بھی تھا کہ مت جاؤ یونیورسٹی اب تکلیف بڑھ گی نہ راشدہ بیگم بولی اور پانی کا گلاس اُسے پکڑایا

سب خیریت ہے یہ گلی میں 1122 کیوں کھڑی ہے رابیہ باجی کے گھر کے سامنے اُس نے پانی پیا اور پوچھا

اُس کے والد صاحب کی طبیت نہیں ٹھیک تو ابھی فون کروانے آئی ی تھی رابیل سے بے چاری بہت رو رہی تھی راشدہ بیگم بولی

آپ رابیل کی طرف کیا کررہی تھیں اُس نے پوچھا

حلیم بنایا تھا تو سوچا پکڑا آؤ راشدہ بیگم بولی

رابی کیسی ہے؟ اُس کے پوچھا

ٹھیک تھی مگر یہ تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو تمھیں نہیں پتہ کیا ابھی صبح ملی ہو اُس سے راشدہ بیگم بولی

وہ ویسے ہی .....آپ رابیہ باجی کے گھر گی؟ اس نے بات بدلنی چاہی

ہاں گی تھی بہت دل برا ہو رہا تھا اس بچی کو دیکھ کر..... مجال ہے محلے والوں میں سے کسی ایک نے بھی جا کر اُن کی خبر لی ہو کیا غلطی تھی احمد کی.....یہی کے ایک کوٹھے والی سے شادی کرلی اُس نے

بس اماں یہ دنیا کسی بھی حال میں جینے نہیں دیتی جو لوگ اِنھیں کوٹھے والیوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ اِس دنیا کی نظر میں صیح ہیں اور جو عزت سے نکاح کر کے اپنے گھر لے آئے وہ غلط ہیں .نور بولی

مجھے تو رابیہ پر ترس آتا ہے اُس کو یہ دنیا جینے کیسے دے گی....ساری زندگی ایک کوٹھے والی کی بیٹی کہہ کہہ کر لوگ اُسے زندہ مار دیں گے ماں پہلے گزر گی اور اب باپ بھی کینسر کا مریض ہے اُس بچی کا کیا بنے گا پوری دنیا میں اکیلی رہ جائے گی لوگوں کے تانے سُننے کے لیے راشدہ بیگم بولی اُن کی آنکھیں نم ہوگی تھیں

آپ بس دعا کریں اماں اللہ اس کے والد کو صحت یاب کردے آمین نور بولی

آمین راشدہ بیگم بولی اور اپنی آنکھیں صاف کی

میں کپڑے بدل کر آئی ی پھر نور اپنی آنسو سے بھری آنکھیں لیے کھڑی ہوئی ی اور وہاں سے چلی گی

کسی کا دکھ دیکھ کر نہیں روتا انسان.....بس اُس کو اپنا دکھ نظر آرہا ہوتا ہے اُس انسان میں

@@@@@@@@@

کیا کروں رابی کو بولانے کے لیے؟؟ وہ پریشانی سے چھت پر اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہی تھی

آواز دوں کیا؟؟ خود ہی سے باتیں کرتی ہوئی ی بولی

ارے نہیں نہیں اگر وہ نیم چڑا کریلا آگیا پھر کچھ اور سوچ نوری وہ بڑبڑاتی ہوئی ی بولی

آئی یڈیا......وہ بڑبڑائی ی اور چھت سے پتھر اُٹھا کر ہاتھ میں پکڑا

اللہ جی پلیز جہاں مارنا چاہتی ہوں بس وہاں ہی لگے یہ پتھر آمین آمین وہ بڑبڑائی ی اور اچھل کر پتھر دوسری طرف پھنکا ایک دم ایک چیخ کی آواز آئی ی

او تیری نوری تُو تو گی.....وہ چیخ سن کر بڑبڑائی ی

کیا ہوا بھائی ی آپ ٹھیک ہیں؟ رابیل چیخ سن کر اوپر کی طرف بھاگی اور سامنے کھڑے دریاب سے بولی جو سر پکڑ کر کھڑا تھا

افففف یہ کیا کر دیا نوری.....آآ بیل مجھے مار والا کام کر دیا اب کیا کروں؟.....رابیل کی آواز سے اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا کے پتھر دریاب کو ہی لگا ہے

کون سالا رہتا ہے یہاں.....اِس کی تو دریاب غصے سے بولا اور دیوار کی طرف بڑھا

نوری بیٹا اُلٹی گنتی گن اور بھاگ یہاں سے نور بڑبڑائی ی اور واپسی کے لیے مڑی

ارے بھائی ی روکیں تو بات تو سُنے.....رابیل نے روکنے کی کوشش کی مگر اب کہا وہ کسی کی سُننے والا تھا

اوئے روک......دیوار کے اُس پار دیکھ کر بولا وہاں کوئی ی بھاگتا ہوا نیچے کی طرف جانے لگا تھا اِس کی آواز پر وہ روک گیا پیچھے سے تو کوئی ی لڑکا لگ رہا تھا اس لیے وہ غصے بولا

مُڑ پیچھے تیری ایسی کی تیسی تیری ہمت کیسے ہوئی ی پتھر پھکنے کی مُڑ پیچھے دریاب غصے سے بولا لیکن وہ نہیں مڑا

مڑے گا یا میں آؤ یہاں دریاب اور غصے سے بولا

نوری میری جان مڑنے میں ہی بہتری ہے ورنہ آج تو تو ُاِس جلاد کے ہاتھوں بھی گی اور اماں کے ہاتھوں بھی.....وہ بڑبڑائی ی اور مڑی

تم؟؟؟ دریاب حیرت انگیز نظروں سے اُسے گھورتے ہوئے بولا وہ اور کچھ بولتا اِس سے پہلی ہی ایک عجیب سا شور اِن کے کانوں میں پڑا جیسے کوئی ی بہت چیخ رہا ہے اتنا کے اس کی جان نکل جائے گی چیختے ہوئے

اللہ خیر......نور بولی اور بھاگ کر گلی میں جھانکا...دریاب اور رابیل بھی فورا گلی کی طرف بھاگے

یااللہ انا للہ وإنا إلیہ راجعون......رابیہ کی آوازیں تھی وہ اس کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا نور بولی اور اُس کی آنکھیں آنسوں سے بھر گی دریاب نے ایک نظر اسے دیکھا اور اُس کی آنکھ کے آنسو کو گلی میں سٹچر پر اُس کے والد کی لاش پڑی تھی اور وہ زمین پر بیٹھی زندہ تو تھی لیکن مر چکی تھی اس کی دنیا ختم ہوگی تھی آج اور تماشہ دیکھنے کے لیے تو سب گلی والے اپنے گھروں کی چھت اور گھروں کے دروازوں پر موجود تھے مگر کوئی ی بھی اُس کے پاس تک نہیں آیا تھا

نور نے اپنے آنسو صاف کیے اور ایک نظر گلی کے گھروں کی طرف دیکھا ہر گھر سے لوگ کوئی ی چھت سے اور کوئی ی دروازے کھڑکیوں سے اسے دیکھ رہا تھا.....وہ یہ دیکھ کر نیچے کی طرف

بھاگی دریاب اور رابیل نے اسے بھاگتے دیکھا.....رابیل بھی نیچے کی طرف بھاگی دریاب وہاں ہی کھڑا رہا

کیا دیکھ رہے ہو سب.....یہاں کوئی ی فلم چل رہی ہے کیا.......لانت ہے تم لوگوں پہ جو تماشہ دیکھنے کے لیے تو آجاتے ہیں فوراً مگر کسی کے دکھ میں شریک ہوتے ہوئے تم لوگوں کی عزت کم ہوجاتی ہے یہ ہے تم لوگوں کا ظرف......ارے میں تو تم لوگوں کو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کے چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھ جاؤ کیوں کے تم لگ اُس کے بھی قابل نہیں ہو

گلی میں آکر وہ غصے سے بولی کافی لوگ دروازہ بند کر کے اپنے گھروں میں چلے گے

یہ تربیت کی ہے تمھارے ماں باپ نے تمھیں بڑے چھوٹے کی تمیز ہی نہیں ہے ایک موٹی سی عورت اپنی چھت سے بولی

تمیز اور تربیت کی بات آپ کے منہ سے گالی کی طرح لگ رہی ہے آنٹی جی.......تمیز اور تربیت کی ضرورت مجھے نہیں آپ کو ہے میرے ماں باپ نے مجھے جو تربیت دی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور مجھے فخر ہے اِس پہ کم سے کم آپ لوگوں جیسی تو تربیت نہیں ہوئی ی میری

ارے تم لوگ انسان ہو بھی یا نہیں جن کا دل پھگلتا ہی نہیں ہے کیسے پتھر دل لوگ ہو.......اپنے خدا کو کیا منہ دیکھاؤ

رابیہ......رابیل جو نور کے برابر کھڑی تھی ایک دم چیخی رابیہ بے ہوش ہوچکی تھی تو اس کی طرف بھاگی نور بھی فوراً اپنی بات پوری کیے بغیر اُس کے پیچھے بھاگی یہ دیکھ کر جو دریاب نور کو حیرت سے اوپر سے دیکھنے میں مصروف تھا ایک دم ہوش میں آیا اور نیچے کی طرف بڑھا

وہ دونوں رابیہ کو اُٹھا کر اندر کی طرف بڑھی دریاب نے آکر 1122 والوں کی مدد سے اس کے والد کی لاش کو گھر کے اندر لے کر گے اور چارپائی ی پہ ڈالا اور وہ لوگ چلے گے.....دریاب وہاں ہی موجود تھا

بابا......بابا وہ بڑبڑاتی ہوئی ی ہوش میں آئی ی اور روتے ہوئے چارپائی ی کے پاس آکر بیٹھ گی

بابا اُٹھیں نہ بابا نہ جائے مجھے چھوڑ کر میں کیا کرو گی آپ کے بغیر وہ روتے ہوئے اپنے والد کو دیکھ کر بولی

بابااااااا اٹھ جائی یں.....میں مر جاؤ گی آپ کے بغیر...کیوں نہیں اُٹھ رہے آپ

بابا ایک بار میرا نام لے لیے ایک بار گڑیا کہہ کر بولائی ں نہ بابا....باباااا

بابا...امی بھی چھوڑ کر چلی گی آپ تو نہ جاتے چھوڑ کر......کیوں اکیلا چھوڑ گے میں کیسے زندہ رہو گی اب.....آپ ہی کی وجہ سے جی رہی تھی میں اب کیا کرو گی جی کر اُٹھیںنننننن باباااا مجھے بھی ساتھ لے جائے نہ

رابیل نے آنسو صاف کیے اور اس کے پاس آئی ی اور سینے سے لگا لیا نور وہاں ہی بیٹھی رہی بہت دیر اور بلکل خاموش وہ وہاں بیٹھی تو تھی مگر وہ اِس ٹائم ایک لمحے کے لیے پانچ سال پیچھے چلی گی تھی وہی آنسو وہی چیخیں.......

بس میری جان اللہ سے دعا کرو بس......رابیل نے رابیہ کو سینے سے لگایا اور چپ کروایا

رابیل میں کیا دعا کرو اب... میرے پاس کوئی ی دعا ہی نہیں بچی ایک بابا کی زندگی ہی تو تھی.....اب وہ بھی نہیں رہی میں کیا دعا مانگو اب.......چلے گے میرے بابا وہ روتے ہوئے بولی

بابا اُٹھ جائیں نہ پلیز بس ایک بار اُٹھ جائیں.....بابا آپ نے نہیں جانا تھا مجھے چھوڑ کر کبھی بھی پھر کیوں چلے گے بابا پلیز اُٹھ جائیں وہ روتے ہوئے اپنے ابو کے منہ پر ہاتھ پھیرتی ہوئی ی بولی اور ایک دم پھر بے ہوشی میں چلی گی راشدہ بیگم اور فاریہ بیگم بھی آگی تھی انھوں نے آکر اسے سنبھالا.....بچا ہی کیا تھا اُس کے پاس.....ایک باپ ہی تو تھا....اب وہ بھی ن رہا تھا

@@@@@@@@@@

نوری وہ دریاب بھائی ی کہہ رہیں ہیں کے جنازہ اُٹھا لیتے ہیں اب....لیکن

رابیل نے نور کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا اور بولی

کیا لیکن؟ نور بولی

وہ محلے کے کچھ آدمی ہیں انھوں نے بولا ہے کے ہم اِن کا جنازہ ہماری مسجد میں نہیں پڑھانے دیں گے.....اُس نے ساری بات بتائی ی یہ سن کا وہ غصے سے لال ہوگی

اِن کی تو میں.....نوری روکو

نوری غصے سے بول کر باہر کی طرف بڑھی تھی تو رابیل نے روک دیا

یار بات کو سمجھو یہ کام ہمارے بس کا نہیں ہے ایک کام کرتے ہیں کسی اور مسجد میں جنازہ پڑھا دیتے ہیں.....رابیل بولی

یہ جنازہ تو اِسی مسجد سے پڑھا جائے گا میں بھی دیکھتی ہوں کون روکتا ہے اور ہاں میں نے ہر جگہ فون کر دیا ہے کہ میرے خالو کا انتقال ہوگیا ہے سب ظہر کے بعد جنازے کے لیے آجائے نور بولی

چلو یہ تو بہت اچھا کیا تم نے لیکن یہ جو نیا مسلہ ہے رابیل بولی

خیر رابی کر ٹھیک تو اِن سب کو میں خود بھی کر سکتی ہوں مگر تم اگر اپنے بھائی ی سے بات کر کے دیکھ لو.....نور بولی

دریاب بھائی ی سے؟ یار مجھے نہیں لگتا وہ مانے گے رابیل بولی

کیوں بھئی اتنا بڑا گنڈا بن کے پھرتا ہے اِتنا چھوٹا کام نہیں کرسکتا؟ نور بولی
اب یہ تو وہی جانتے ہیں لیکن چل میں بات کرتی ہوں وہ بولی اور وہاں سے گی

@@@@@@

بھائی ی وہ محلے والے بول رہیں ہیں.......
رابیل نے ساری بات اُسے بتائی
رابی میں اِس مسلے میں نہیں پڑھنا چاہتا...... تم سمجھاؤ سب کو کے جنازہ تو کہی اور بھی پڑھایا جاسکتا ہے دریاب بولا
لیکن بھائی ی رابیل بولی
بس رابی یہ میرا علاقہ نہیں ہے جو سب میری بات مان لیں گے تم اندر بتادوں کے جنازہ کسی اور مسجد میں پڑھایا جائے گا
دریاب بولا
واہ دریاب صاحب واہ...... موقع ایسا ہے ورنہ میں آپ کی اِس بات پر تالیاں ضرور بجاتی......نور اِن کی باتیں سن رہی تھی اِس لیے ایک دم سامنے آکر بولی دریاب نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

رابی جنازہ اِس مسجد میں ہوگا اور ابھی میں بس دو منٹ میں آئی ی ان کا علاقہ نہیں تو کیا ہوا یہ میرا علاقہ ہے......نور بولی اور ایک نظر دریاب کو دیکھا اور اپنے گھر کی طرف بڑھی

ارئے نوری روکو کہاں جارہی ہو رابیل بولی اور اس کے پیچھے بھاگی اور دریاب بس دیکھتا رہا اُسے

نوری تم پاگل تو نہیں ہوگی رکھو اِسے واپس

وہ نور کے پیچھے گھر کے اندر آئی ی تھی پھر نور کو الماری میں سے پستل نکالتے دیکھ حیرت اور خوف سے بولی

پتہ ہے رابی یہ میرے بابا کی آخری نشانی ہے نور پستل دیکھتی ہوئی ی بولی

ہاں مگر......اوئے روک کہا لے کر جارہی ہو اِسے ابھی رابیل بولنے ہی لگی تھی کے نور پستل ہاتھ میں پکڑے باہر کی طرف بڑھی

ٹھاہ...ٹھاہ....ٹھاہ.....ایک ساتھ تین گولیوں کی آوازیں پورے محلے میں گونجی ہر طرف خاموشی چھاگی سب نے خوف سے اِس کی طرف دیکھا تھا ایک ہی بندا تھا جس نے حیرت سے اِسے دیکھا تھا اِس چیز کی امید اُسے بلکل نہیں تھی اتنا حیران وہ زندگی میں کبھی نہیں ہوا تھا جتنا وہ آج ایک ہی دن میں دوسری بار ہوا تھا.......

کیا ہوا ڈر گے سب؟؟ آؤ آگے روکو جنازہ جانے سے......کیا ہوا؟

نور غصے سے اُن آدمیوں کو دیکھ کر بولی

راحیل بھائی ی جنازہ لے آئی ہیں میں دیکھتی ہوں کون روکتا ہے جانے سے.....ہر طرف خاموشی چھاگی تھی وہ دوسری طرف منہ کر کے بولی راحیل اِس کی کلاس فیلو کا بھائی ی تھا سارے جنازے کے وقت وہاں پہنچ چکے تھے جس جس کو اِس نے فون کیا تھا......اِس کے کہنے پہ راحیل دریاب اور لوگوں نے مل کر جنازہ اٹھایا.....اور سب سے تکلیف داہ لمحہ تھا یہ رابیہ کی چیخنے دلوں کو زخمی کررہی تھی پتہ نہیں وہ کیسے لوگ تھے جن کا دل پھگل ہی نہیں رہا تھا یوں ہی جنازہ مسجد تک پہنچا اور جنارہ پڑھا کر قبرستان تک.......جنازہ اتنا زیادہ اکٹھا ہوچکا تھا کے مسجد میں جگہ کم پڑھ گی تھی لوگ مسجد کے باہر بھی موجود تھے جنارہ پڑھنے والے........رابیہ دنیا میں اکیلی رہ گی تھی دنیا کے تانے سُننے کے لیے اب نا ہی اس کے آگے کوئی ی کھڑے ہونے والا تھا اور نہ پیچھے........کیا قصور تھا اِس کا یا اِس کے ماں باپ کا؟ ماں کا یہ قصور تھا کے اس نے غلط کام سے توبہ کرلی؟ باپ کا کیا قصور تھا یہی کے اس نے توبہ کرنے والی اس عورت کو عزت سے اپنا لیا نکاح کیا اس سے؟ اگر وہ عورت توبہ نا کرتی تو کیا وہ دنیا کی نظر میں صیح ہوتی؟ یا کیا اگر وہ آدمی اس سے نکاح کی بجائے کسی غلط کام کے لیے استعمال کرتا تو وہ دنیا کی نظر میں شریف رہتا؟؟

.......اِن سب سوالوں کے جواب تو نہ مل سکے مگر وہ دونوں اللہ کو پیارے ہوگے

ہم مسلمان بھی کتنے عجیب ہیں نہ......یہ تو مانتے ہیں کے اللہ جب چاہے جسے چاہے ہدایت کے راستے پر چلا سکتا ہے......مگر جب کوئی ی ہدایت کے راستے پر چل کر سارے غلط کاموں سے توبہ کرلے ہم کیوں ان کے غلط کاموں کو نہیں بھولتے.......اللہ بھی تو ہمیں توبہ کرنے پر معاف کردیتا ہے پھر یہ انسان کیوں ایسے ہوتے ہیں......آخر کیوں؟

@@@@@@@@@

رات کے دو بجے کا ٹائی م تھا سب سو چکے تھے اُس نیند تو بہت آرہی تھی مگر وہ سو نہیں پا رہا تھا جب آنکھیں بند کرتا نور سامنے فائی ر کرتی ہوئی ی آجاتی......کیوں؟

او بھائی ی دریاب پاگل واگل تو نہیں ہوگیا تُو؟ ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گیا اور بڑبڑایا اور اپنے ہی سر ....پر تھپڑ مارے

وہ انتہائی بد تمیز لڑکی ہے بڑے چھوٹے سے بات کرنے کی تو تمیز ہے نہیں اُسے........افف دریاب مت سوچ...... لیکن وہ واقع فائی ر کررہی تھی....لڑکیاں فائی ر کی آواز سن کر کامپ جاتی ہے......تو وہ.....کیا چیز ہے وہ؟

افففف یہ لڑکی.....لڑکی؟ یہ لڑکی ہے بھی؟ ہاہاہا وہ بڑبڑاتا ہوا خود ہی ہنسنے لگا

جو بھی ہے لیکن یہ لڑکی کسی خوفیا کتاب جیسی ہے.......اور زبان اللہ معاف کرئے اتنا تو بڑا میرا گاؤں نہیں جتنی بڑی زبان ہے اِس کی..وہ تو شکر ہے اُس نے ہوائی فائی ر ہی کیا تھا جیسی وہ

ہے مجھے تو لگا تھا کسی کا سر کھول دے گی آج توبہ کیسی کیسی دوستیں بنا رکھی ہیں رابی نے ایسی لڑکیاں خود تو اپنی حرکتوں کی وجہ سے مشکل میں پڑتی ہیں ساتھ اپنی دوستوں کو بھی پھنسا دیتی ہیں

سارا قصور ماں باپ کا ہے بہت ڈھیل دے رکھی ہے اُسے وہ ایک لڑکی ہے لیکن اس کو لڑکا بنا کر رکھا ہے چلو اور کچھ نہیں تو شکر ہے ہجاب تو کرتی ہے لڑکی لگتی بھی وہ بس ہجاب کی وجہ سے ہے خیر مجھے کیا میری بلا سے وہ جو مرضی کریں میں فضول اُس کے بارے میں سوچ رہا ہوں.......

دریاب راجپوت سو جا سو جا تجھے اللہ کا واسطہ ہے وہ بولا اور پھر سے سونے کے لیے لیٹ گیا

ہمارے گاؤں میں یہ چلی جائے تو واقع لوگوں کو پاگل کردے.......ہنستے ہوئے بولا اور آنکھیں بند کر لی

جو لڑکی دریاب راجپوت کو اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کر سکتی تھی وہ کچھ بھی کر سکتی تھی

@@@@@@@@@@@

وہ خردماغ ویسے تو بہت بڑا غنڈا بنا گھومتا ہے آوارہ کہی کا لیکن جب بات کسی کی مدد کرنے پر آئے تو جی اُن جناب کا وہ علاقہ نہیں ہوتا واو.......ویسے ہر وقت پستل ہاتھ میں پکڑ کر ایسے گھومتا ہے جیسے چار پانچ بندے دن کے مار دیتا ہے

اور تو اور غصہ ایسے ہر وقت ناک پر رکھتا ہے جیسے پتہ نہیں ڈی سی لگا ہوا ہے

مجھے تو لگتا ہے آخری بار اپنے پیدا ہونے پر ہنسا ہوگا...... عجیب انسان ہے کیا تھا اگر ایک بار بات مان لیتا خیر دفعہ مجھے کیا میں خود اپنی پریشانی حل کر سکتی ہوں غلطی ہوگی جو رابی سے بولا کے اُس سے بات کر لے بڑا آیا دریاب راجپوت ہونہہ.....آخری میں گندا سا منہ بنایا

بابا آپ کو پتہ وہ......اپنے ابو کی تصویر سامنے رکھی اور ایسے انھیں ساری باتیں بتانے لگی جیسے وہ سامنے ہی بیٹھے ہوں اور بات کا اختتام آنسوں سے ہوا.......پھر وہ اٹھی اور کھڑی میں کھڑی ہو گی اور بہت دیر آسمان کو دیکھتی رہی جیسے کچھ بہت قیمتی چیز ڈھونڈ رہی ہو.....

@@@@@@@@@@

عائشہ کے تایا اُسے اپنے ساتھ لے گے تھے پہلے تو وہ مان نہیں رہی تھی پھر بہت مشکل سب نے منایا آخر جانا ہی تھا اکیلی کیسے رہتی اپنا گھر چھوڑنا کونسا آسان کام تھا جہاں اس کے ماں باپ تھے جہاں سے اس کی خوبصورت یادیں جوڑیں تھی

عائشہ کے جانے سے ان سب کو بھی بہت حوصلہ ہوا اب کم سے کم وہ ان لوگوں کی گھٹیا باتیں تو نہیں سُنے گی

صبح فجر کے وقت وہ اُٹھی ہر روز کی طرح نماز پڑھی اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے بیٹھ گی گرمیوں میں بھی صبح سویرے کی تازہ ہوا انسان کو خوشگوار کردیتی ہے ہر طرف خاموشی تھی صرف مختلف پرندوں کی خوبصورت آوازیں اس منظر کو مزید خوبصورت کررہی تھی

وہ چھت پر بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مصروف تھی

وہ صحن میں چارپائی پر سو رہا تھا جب اسے اپنے اِردگرد کوئی ہلکی سی آواز محسوس ہوئی اُس نے سائیڈ پلٹی اور کانوں پر بازو رکھ لیا.....آواز آنی بند نہ ہوئی تو وہ پھر سائیڈ پلٹ کر لیٹ گیا

کیا مصیبت ہے کون لگا ہے اتنی صبح صبح میری نیند خراب کرنے

اُسے نیند میں یہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا آوازیں ہیں

﴾وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴿٦٠

ترجمہ

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (ف۱۲۷) بیشک وہ جو میری عبادت
سے اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر، ﴿۶۰﴾
(ترجمہ: کنزالایمان)

اُسے یہ آیات اپنے اردگرد گونجتی محسوس ہوئی ی وہ اُٹھ کے بیٹھا گیا اور اُس دیوار کو دیکھا جس کے اُس طرف سے یہ آواز آئی ی تھی ناجانے وہ کتنی ہی دیر وہاں ویسے ہی بیٹھا رہا اُس کے کان اور کوئی ی آواز سننا ہی نہیں چاہتے تھے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا پر شاید قرآن پاک کے لفظوں میں طاقت ہی ایسی تھی جو بندے کو جکڑ دیتی تھی.

آج بڑی خوش ہو تم خیر تو ہے

نور نے میم کے کلاس سے جاتے ہی رابیل سے پوچھا

ہاں بس کل کا سوچ سوچ کے خوش ہو رہی ہوں

رابیل بیگ میں کتاب ڈالتی ہوئی ی بولی

ایسا کیا ہے کل جو اتنا خوش ہورہی ہو تم

نور بولی اور پوچھا

تمھیں ن ئی پتہ ؟؟

رابیل حیرت سے بولی

نہیں تو جہاں تک مجھے یاد ہے کل جمعرات ہے اور شاید آٹھ تاریخ.......اور تو کچھ نہیں ہے جو خوش ہوا جائے

نور بولی اور بیگ میں چیزیں ڈالنے لگی اور رابیل اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے پتہ نہیں کیا بھول گی یا پھر پتہ نہیں کتنا بڑا جرم کر دیا ہو اُس نے

بہن اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو....ہے کیا کل

نور نے اس کی کھا جانے والی نظروں کو دیکھ کر کہا

نور کل آٹھ آگست ہے

رابیل منہ بنا کر بولی

تو؟ کیا ہوا تھا آٹھ اگست کو؟

نور نے پوچھا

ہا.....ں...ں کچھ نہیں ہے

رابیل حیرت سے بولی اور منہ بنا لیا

مرزی ہے نہ بتاؤ چل آ سموسے کھاتے ہیں

نور بولی اور بیگ اٹھا کر کھڑی ہوگی

مجھے نہیں کھانے تم جاؤ میں کلاس میں ہی ٹھیک ہوں

رابیل ناراضگی سے بولی اور منہ پھیر لیا

اوکے یہ میرا بیگ بھی یہاں ہی پڑا ہے پھر میں آتی ہوں

نور بولی اور کلاس سے چلی گی اور رابیل یہ دیکھ کر اور تپ گی

.....ہا....ں میرے بغیر ہی چلی گی

رو دینے والی ہوکر بولی اور بیگ سے رجسٹرڈ اور پن نکال کر رجسٹرڈ پر لائینیں مارنے لگی

@@@@@@@@@@@

اِس کو کیا ہوگیا یار

وہ ڈیلیوری دینے جارہی تھی تو بائیک سٹارٹ کی مگر وہ سٹارٹ ہی نہ ہوئی ی

میری جان کے ٹوٹے پلیز سٹارٹ ہوجا تجھے اللہ کا واسطہ ہے.......پلیز نہ ہو جا

وہ بڑبڑائی ی اور پھر بائیک سٹارٹ کرنے لگی مگر بائیک سٹارٹ نہ ہوئی ی تو وہ بائیک سے اتری اور سر پکڑ کر اس کے پاس کھڑی ہوگی

اب کیا کروں یار اگر ٹائم سے کھانا نا پہنچا تو وہ پیسے کاٹ لے گے اللہ جی پلیز کچھ کریں نہ

وہ بڑبڑائی ی اور بائیک کو چیک کرنے لگی

کیا کروں یار کچھ کر یار نوری ٹیکسی پکڑی تو اس نے بھی منہ کھول کے پانچ سو مانگ لینا لیکن مجھے بچوں کے لیے کھلونے لینے ہیں میں یہ پیسے ضائع نہیں کر سکتی.......پیدل چلتی ہوں؟ وہ خود کلامی کرتی ہوئی ی بولی

نہیں یار اتنا دور ہے چلنے کو تو چل لو گی مگر گھنٹے سے پہلے یہ کھانا دینا ہے......اللہ جی پلیز کچھ کریں نہ

وہ ایک ہاتھ کمر اور ایک ہاتھ سر پر رکھ کر بڑبڑائی ی

ہاں..ں...ں انکل سے بائیک لے جاتی ہوں

وہ بڑبڑائی ی اور رابیل کے گھر کی طرف بڑھی اور دروازے پر دستک دی

ہیلو جانِ من

رابیل نے دروازہ کھولا اور مسکراہ کر بولی

بکواس نہ کر یار انکل گھر ہیں؟

وہ پریشانی سے بولی

نہیں تو......کیوں کیا ہوا؟ سب خیریت؟

رابیل بولی اور اس کو پریشانی میں دیکھ کر بولی

ہائے اللہ اب کیا کروں؟

وہ بولی

ہوا کیا؟

رابیل نے پوچھا

کیا بتاؤ یار بس قسمت ہی خراب ہے آج خیر میں چلتی ہوں

نور منہ بنا کر بولی

ہوا کیا بتا تو رابیل نے پوچھا

کیا ہونا ہے یار ڈیلیوری کرنے جارہی تھی بائیک خراب ہوگی میں نے سوچا انکل کی لے جاؤ اور وہ گھر ہی نہیں ہیں

اَلسَلامُ عَلَيْكُمْ

اِسی وقت دریاب گاڑی سے اترا اور اِن کی طرف بڑھا سرسری سی نگاہ نور پر ڈالی اور رابیل کو سلام کیا

کوئی ی مسلہ ہے؟

دریاب نے ان دونوں نے اترے منہ دیکھے اور رابیل سے پوچھا

آج کونسا نقصان کر کے جارہی ہے یہ؟ جواب نہ ملنے پہ دریاب نے نور کی طرف دیکھ کر پوچھا جس نے اس سوال پر اُسے دیکھا تھا اور اپنی بائیک کی طرف بڑھی اور پھر سے اس پر بیٹھی اور چلانے کی کوشش کرنے لگی

کیا ہوا اِسے؟

دریاب نے رابیل سے پوچھا

فوڈ ڈیلیور کرنے جانا ہے رہی تھی بائیک خراب ہوگی......آپ چھوڑ آئے گے؟؟

رابیل نے کہا

میں؟

ارے ہاں نہ آپ جلدی سے جاکر گاڑی میں بیٹھے میں اسے لے کر آتی ہوں

رابیل بولی اور نور کی طرف بڑھی

ارے روکو رابی......اُس نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ نہ روکی

نوری نوری چل دریاب بھائی ی چھوڑ آئے گے تمھیں

رابیل اُس کی طرف بڑھی اور بولی

مہربانی شکریہ میں خودہی چلی جاؤ گی

نور بولی

بہن چل نہ ہر بات میں زد عجیب ہے

رابیل بولی

میں اُس کے ساتھ جانے سے اچھا کسی کھوتا ریری پر چلی جاؤں

نور منہ چڑھا کر بولی

ہاہاہا آ دونوں بہنیں چلتے ہیں کھوتا ریری پہ

رابیل ہنستے ہوئے بولی

رابی میرا دماغ نہ کھا

نور تپ کر بولی

چل بھی یار اب تجھے دیر نہیں ہورہی؟

رابیل بولی اور نور نے اسے منہ بگاڑ کر دیکھا

نور پیسے بچانے ہیں تو چلی جا اور کوئی ی راستہ بھی نہیں ہے ویسے بھی کہاوت ہے ضرورت کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنایا جاسکتا ہے

شرارتی مسکراہٹ اُس کے چہرے پر پھیل گی اور وہ جانے کے لیے تیار ہوگی

.......کیا زمانہ آگیا ہے کسی زمانے میں لوگ میری گاڑی پر تھوکتے بھی نہیں تھے اور آج راستے میں دریاب کی آواز نے خاموشی توڑی جیسے سُن کر رابیل کھانسے لگی

رابی بزرگوں کی ایک بہت پرانی کہاوت ھے بس وہی یاد آگی اُن پر بھی تو عمل کرنا ضروری ہے نہ

نور اپنے ساتھ بیٹھی رابیل کو دیکھ کر بولی دریاب نے شیشہ میں اِسے ایک نظر دیکھا اور پھر نظریں پھیر لی

ضرورت پڑنے پہ گدھے کو باپ بنانے والی؟

ہاؤؤؤؤؤ مطلب تو نے بھائی ی کی گاڑی کو گدھا بولا

توبہ کرو میری اتنی مجال)........اس گاڑی کو نہیں اس کے مالک کو بولا ہے (

وہ بولی اور بڑبڑا کر اپنا جملہ مکمل کیا

کیا کہا؟ رابیل کو بڑبڑاہٹ کی سمجھ نہ آئی ی تو بولی

کککککچھ نہیں..... مموسم کتنا اچھا ہورہا ہے نہ

نور بولی اور بات تبدیل کی

@@@@@@@@@@@

رات کے بارہ بجنے والے تھے وہ راشدہ بیگم کے سونے کے بعد چھت پر آگی تھی اب اسے بارہ بجے رابیل کو برتھڈے ویش کرنی تھی لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا کرے کیک بھی شام کا لاکر رکھا ہوا تھا

کیا کروں ؟ کود جاؤ اس طرف ؟ لیکن پھس گی تو؟ اففففف نور کچھ کر یار ٹائم تھوڑا ہے لے نام اللہ

بِسۡمِ اللہ اور کود جا

وہ بڑبڑائی ی اور دیوار کے پاس سٹول رکھا اور کیک پکڑ کر وہاں کھڑی ہوگی دوسری طرف اُسے

کوئی ی نظر نہ آیا تو کیک دیوار پر رکھا اور دیوار پر چڑھی

یہ کون ہے باہر......دریاب نے کھڑکی سے کسی کو اترتے دیکھا تو داراز سے اپنے پستول نکالی اور

آہستہ سے دروازہ کھولا سامنے کوئی ی چھپکلی کی طرح دیوار پر لٹکتا ہوا نظر آیا دبے پاؤں وہ آگے

بڑھا اُس کی طرف

شکر ہے یہاں تک تو پہنچی......اس نے چھلانگ لگائی ی اپنے کپڑے جھاڑے اور اچھل کر

کیک دیوار سے اتارا اُس کا منہ دیوار کی تھا

دریاب آہستہ آہستہ پستول ہاتھ میں پکڑے اس کے قریب ہوا ابھی وہ بولنے ہی لگا تھا کے وہ

ایک دم پلٹی اور اِسے دیکھ کر اتنا ڈر گی کے کچھ سوچے سمجھے بغیر کیک اس کے منہ پر دے مارا

اور خود چیخنے لگی

دریاب اِس حملے کے لیے تیار نہیں تھا ارے وہ تو اس کی طرف سے ہونے والے کسی بھی حملے

کے لیے بچپن سے ہی تیار نہیں ہوتا کیونکہ وہ حملے ہی اتنے اچانک کرتی ہے

وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھا جس کی چیخوں سے پورا محلہ اٹھنے والا تھا.....خود کے منہ پہ بے شک پورا کیک تھپ چکا تھا

منہ پر ہاتھ رکھتے ہی اس کی چیخوں کو بریک لگی وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اور بڑا کیے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اور دریاب ایسا کھویا تھا جیسے فرصت ہی آج ملی تھی نور نے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی گرفت بہت مضوط تھی

ویسے تو جتنی مرزی بکواس کر لے مگر جب اس بندے نے سن گلاسس نہ لگائے ہوں تو بات کرنا تو دور کی بات ایک لفظ منہ سے نکالنا مشکل ہوجاتا تھا کشش تھی ایک عجیب سی جس سے وہ بچنے کی ناکام کوشش کرتی تھی اب بھی اُس کشش سے بچنے کے لیے زور سے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی

کیا ہوا یہاں ؟ رابیل اوپر آئی ی اور حیرت سے وہاں کھڑی رہ گی اور دریاب ہوش میں آیا اور فوراً پیچھے ہوا

بھائی ی یہ کیا ہوا ؟؟

رابیل اس کے منہ پر کیک دیکھ کر اور حیران ہوئی ی

........ہیپی والا برتھڈے ٹو یو

نور اس کے گلے لگی اور اسے وش کیا

ہائے ئے تمھیں یاد تھا.....بدتمیز صبح سے مجھے تنگ کررہی تھی میں رونے والی تھی اب

رابیل بولی

اپنی سالگرہ کا دن بھول سکتی ہوں پر تیری کا نہیں پاگل تجھ سے ہی تو میرے سارے دن ہیں

نور پیار سے بولی اور اس کے ماتھے پر پیار کیا

ہائے میں قربان.....اِس کا مطلب یہ کیک تم نے ؟؟

رابیل پیار سے بولی اور بات ادھوری چھوڑ دی

ہاں نہ میں تیرے لیے لائی ی تھی تیرے بھائی ی کو اتنا پسند آگیا کے سارا ہی کھا گے اور دیکھ کھایا کتنے گندے طریقے سے میں نے کہا بھی تھا آرام سے کھا لیں میں کونسا لے کر بھاگ رہی ہوں مگر نہیں......وہ بولی اور پلٹ کر دریاب کو دیکھا جو منہ سے کیک اتار رہا تھا اور اس کی بات سن کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا

ہاہاہاہا تھنکس یار اتنا اچھا وش کرنے کے لیے

رابیل ہنستے ہوئے بولی

یہ تیرا بھائی ی کچھ بول کیوں نہیں رہا.....یہ تیرا بھائی ی ہے یا اس کا بھوت ؟؟؟ او سچ تیرے بھائی ی کا بھوت بھلا ہوسکتا وہ تو خود ایک بھوت ہے ہاہاہاہا نور آہستہ آواز میں بولی اور دونوں نے قہقہ لگایا

بھائی ی آپ ٹھیک ہیں؟

اوئے بھوت کسے بولا بھوت ہوگی تم خود بلکے بندری کا بھوت......دن رات کسی کا خیال نہیں بس لوگوں کو ہارٹ اٹیک دینے پہنچ جاتی ہو تمھیں تو میں چھوڑوں گا نہیں میری زندگی کا ایک دن بھی اسلام آباد میں سکون کا نہیں گزرا کیوں کے یہاں تم ہو اور جہاں چڑیلیں ہوں وہاں کون سکون سے اور کسی نقصان کے بغیر رہ سکتا ہے

دریاب بولتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور یہ پیچھے کو ہوتی گی

ایک منٹ.......مجھے جہاں تک یاد ہے آج میں نے آپ کا کوئی ی نقصان نہیں کیا سمجھے آپ

نور بھی اس کی طرح بولتی ہوئی ی اس کی طرف بڑھی اور وہ جب اپنی جگہ سے نہ ہلا تو وہ واپس پیچھے کی طرف چلی گی

آج ہی تو سب سے بڑا نقصان کیا ہے میرا تم نے.....زندگی میں کبھی سکون سے ایک دن بھی گزارنے نہیں دیتی مجھے پتہ نہیں کونسے برے کام کی سزا تمھارے روپ میں ملتی ہے مجھے

دریاب بولتا ہوا پھر اس کی طرف بڑھا وہ اور پیچھے جاتی گی

اللہ....کتنے بڑے جھوٹے ہیں آپ أَستَغْفِرُ اللہ آج تو آپ بھی پورے سلامت ہیں اور آپ کی چیزیں بھی

نور حیرت سے بولی اور پیچھے ہوئی ی تو پیچھے دیوار تھی تو وہاں سے نکل کر رابیل کے پاس چلی گی

کہاں سلامت ہے سب میرا دل......ددل کا دورا بھی پڑسکتا تھا مجھے اور میرا منہ کا دیکھو کیا حال کیا

وہ کچھ بولتے بولتے بات بدل گیا

دل کا دورا؟؟ ارے دل کا دورا تو آپ کو دیکھ کر آجائے لوگوں کو اتنی خطرناک تو آنکھیں ہیں آپ کی

نور بولی

.......بڑی غور سے دیکھا ہے آنکھوں کو

وہ شرارتی انداز میں بولا

ککلکوئی ی نہیں آپ کی یہ خوف ناک آنکھیں ہی تو رہ گی ہیں دیکھنے کے لیے........اور مجھے پتہ ہے آپ کا نقصان جو ہوا.....آپ کے اس پچاسی فٹ کے منہ کی فیس بیوٹی کا پریشان نہ ہو یہ اپنی گلی والی خان مائی ی ہے نہ ایسے ایسے ٹوٹکے بتاتی ہے بندا حیران رہ جاتا ہے

نور بولی

ہاہاہاہاہاہا اور ایک دم رابیل کو ہنسی کا دورا پڑ گیا اور وہ پاگلوں کی طرح ہسنے لگی ان دونوں نے حیریت سے اسے دیکھا

اچھا اچھا سوری پر خان مائی ی کے ٹوکے ہاہاہاہاہا

وہ پھر ہسنے لگی

جارہی ہوں میں بائے وہ بولی اور دیوار پر چڑہی

میں بھی سوچتا تھا چھپکلی نے دیوار پر چڑھنا کس سے سیکھا آج سمجھ آئی ی

دریاب اسے دیوار پر چڑھتا دیکھ کر بولا

اور مجھے بھی بڑا شوق تھا گینڈے کے منہ پر کیک لگا دیکھنے کا دیکھیں میری خواہش آج پوری ہوگی

نور طنزیہ بولی اور اپنی طرف کودگی پیچھے رابیل کا قہقہ گونجا تھا

@@@@@@@@@@

اچھا چاچی زندگی رہی تو پھر ملے گے

اُس نے بیگ اٹھایا اور بولا

اپنا خیال رکھنا.....اور پڑھائی ی پر توجہ دینا کسی فضول کام میں کسی کا ساتھ مت دینا سمجھی

رابیل سے ملا اور بولا اس کا اشارہ جہاں تھا رابیل سمجھ گی تھی....

بھائی ی تھوڑے دن اور روک جاتے آپ

رابیل بولی

ارے نہیں گاؤں میں بڑا کام پڑا ہے اب تم لوگ آنا نہ گاؤں.....تمہاری دوست کی شادی بھی تو ہے نہ

دریاب بولا اور سن گلاسز لگائے اور سب کو اللہ حافظ کہہ کر گھر سے باہر نکلا اِس کے والدین جا چکے تھے کافی دن پہلے کے ہی یہ ہی کچھ کام کے سلسلے میں روکا ہوا تھا

گھر سے نکل کر ایک نظر ساتھ والے گھر کے بند گیٹ کو دیکھا اور سب کو اللہ حافظ کہہ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی لے گیا.......

.

اچھا ہوا جان چھوٹ گی اُس مینٹل سے.......وہ گاڑی چلتا ہوا بڑبڑایا چلتی پھرتی فلم ہے پوری پتہ نہیں اُس کے گھر والے کیسے برداشت کرتے ہیں اُسے......

وہ بڑبڑایا اور سیگنل پر گاڑی روکی ایک دم زور دار آواز آئی ی اِس کی گاڑی میں کچھ لگا تھا

یہ کون سالہ ہے اِس کی تو.......دریاب فتے منہ تیرے کس نے بولا تھا سفر پر جانے سے پہلے اُس جاپانی مکڑی کا گیٹ دیکھ......

اُس نے بیک میرر میں دیکھا تو کوئی ی بائیک سوار تھا تو وہ غصے سے بولا اور گاڑی سے اُتر کر اُس کی طرف بڑھا

او بھائی ی دھیان کہاں ہے دیکھ کر نہیں چلا سکتے اتنا نقصان کر دیا میرا.....او ہیلو زبان نہیں ہے کیا تیرے منہ میں.....وہ بولا.....اور جب وہ بندا کچھ نہ بولا تو اِس نے ہیلمٹ کے سامنے ہاتھ ہلا کر کہا......تو بائیک والے نے نہ ہلمیٹ اُتارا اور نہ ہی منہ سے لفظ بس گردن ہلا کر نہیں کا اشارہ کر دیا

چلو جی اب منہ میں زبان بھی نہیں ہے؟ اِس شہر میں سارے دماغ سے پیدل لوگ میرے لیے ہی رہ گے ہیں اوپر سے سفر پر نکلتے وقت اُس جاپانی مکڑی کا گیٹ دیکھ لیا اب کہاں کوئی ی کام سہی ہوگا.........

ہاں جاپانی مکڑی ......اس بائیک والے نے ایک دم ہیلمٹ اتارا تو وہ بائیک والا نہیں بائیک والی نکلی شاید چپ رہ جاتی مگر اپنے لیے جاپانی مکڑی کا لفظ سن کر حیرت سے ہیلمٹ اتار کر بولی اور اب حیران ہونے کی باری دریاب راجپوت کی تھی

تم؟.......وہ حیرت اور نا سمجھی سے بولا

کالی بلی راستہ کاٹ گی......اب تو واپس جانا کینسل کرنا پڑے گا ورنہ پتہ نہیں کیا سے کیا ہو جائے گا ایک گیٹ دیکھنے سے یہ ہوا ہے اور شکل دیکھنے سے کیا ہو گا اللہ ہی مالک ہے اب میرا دریاب بولا اور وہ تپ گی

بھاڑ میں گے آپ اور آپ کی یہ گاڑی پہلے یہ بتائیں مجھے جاپانی مکڑی کس منہ سے بولا......وہ غصے سے بولی

اِس منہ سے .....وہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر بولا

لیکن ایک منٹ شاید تم نے سہی سُنا نہیں....میں نے پہلے دماغ سے پیدل بھی بولا تھا.....وہ اُسے تپانے کے لیے بولا اور اپنی موچھ کو تاؤ دیا

افف آپ خود ہوں گے دماغ سے پیدل وہ غصے سے بولی

مطلب جاپانی مکڑی تم ہو؟ دریاب بولا

اپنی جان پیاری ہے تو چلے جائیں آپ یہاں سے ورنہ .....وہ وارنگ دیتی ہوئی ی بولی

ورنہ؟ دریاب نے ایک انگلی سے سن گلاسز آنکھوں سے ناک پر کیے اور بولا

اُس کی آنکھیں...... عجیب تھی اس کی طرح کوئی ی عجیب سی کشش تھی ان میں

ورنہ........آپ کی گاڑی کی یہ دوسری لائیٹ بھی توڑ دوں گی میں......میرا اتنا نقصان کر دیا

ہائے میری بائیک.....وہ معصومیت سے بولی اور آخر میں رو دینے والی ہوگی

دریاب نے جیب سے پرس نکالا اور اُس کی طرف بڑھایا

جتنے کا نقصان ہوا ہے اُتنے پیسے لے لو....وہ بولا

......نور نے حیرت اور غصے سے اُسے دیکھا اور ایک دم پرس اس کے ہاتھ سے کھنچا

بیٹا سُنو......اس نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائی ی تو ایک پھول بیچنے والے بچے کو آواز لگائی ی......وہ بچہ اُس کی طرف بھاگ کر آیا دریاب نا سمجھی سے نور کو دیکھ رہا تھا

بیٹا آپ کے باقی ساتھی کہاں ہیں؟ جاؤ شاباش اُن سب کو بھی بولا کر لاؤ نور پیار سے بولی

یہ تم کیا کر رہی ہو؟ دریاب نا سمجھی سے بولا لیکن نور نے کوئی ی جواب نہ دیا

تھوڑی دیر بعد تقریباً دس بچوں کو وہ بچہ ساتھ لے آیا.....کچھ کے ہاتھوں میں پھول تھے کچھ کے ہاتھوں میں گاڑی صاف کرنے کا سامان اور کچھ نے ہاتھوں میں پاپڑوں کے بڑی بڑی پیکٹ تقریبا وہ سب زیادہ سے زیادہ بارہ سے تیرہ سال کے ہوں گے

نور نے خوشی سے اور پیار سے بچوں کو دیکھا اور دریاب کے پرس سے سارے پیسے نکال کر اُن بچوں میں بانٹ دیے........

جاؤ بچوں عیش کرو.......نور خوشی سے بولی

باجی بہت شکریہ آپ کا وہ بچے بولے

ارے بچوں یہ پیسے اِن انکل کی طرف سے ہیں آپ سب کے لیے اِن کا شکریہ ادا کرو......میں معصوم تو خود غریب سی ہوں

نور بولی اور معصوم ترین بن کر دریاب کو دیکھا جو اُس کو ہی حیرت سے دیکھ رہا تھا

شکریہ انکل......اللہ آپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے.....ایک بچہ بولا اور سب بچوں نے مل کر آمین بولا

اوئے چلو بھاگو یہاں سے دریاب ایک دم غصے سے بولا سب بچے بھاگ گے نور نے قہقہ لگایا

جوڑی.....ہاہاہاہاہا خرد ماغ اور دماغ سے پیدل.....ہاہاہا نور زور زور سے ہنستی ہوئی ی بولی

......پاگل واگل تو نہیں ہوگی؟ دریاب نے اسے دیکھا اور پوچھا

ارے نہیں.....وہ بولی اور اپنی پوکٹ سے ہزار کا نوٹ نکالا جو اُس نے بڑی مشکل جمع کیا تھا ٹرسٹ والے بچوں کے لیے.....پر افسوس اب وہ دینے پڑ رہے تھے

نوٹ اُس نے دریاب کے پرس میں ڈالا اور ایک نظر دریاب کو دیکھا اور اس کا پرس گاڑی پر رکھ دیا اور ہیلمٹ پہن کر وہاں سے بائیک لے گی دریاب کتنی ہی دیر وہاں کھڑا رہا کبھی اپنے پرس کو دیکھتا اور کبھی اُس طرف جہاں وہ گی تھی

@@@@@@@@@@

دریاب خیریت تھی اتنے دن لگا دیے شہر میں

شفیق صاحب کھانے کے میز پر بیٹھے بولے

جی ابا بس دو تین کام تھے آپ بتائیں یہاں سب سہی چل رہا ہے ؟ دریاب نے پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے آج زرا تم زمینوں سے ہو آنا اور واپسی پہ ڈیرے پہ آجانا شفیق صاحب بولے

ارے کھانا تو سکون سے کھا لو آپ لوگ ہر وقت یہ سب باتیں مبین بیگم تنگ آکر بولی

جی بتائیں پھر کونسی باتیں سُنے گی آپ اماں

دریاب بولا

ہونہہ میری باتیں تو جیسے ساری مانتے ہو نہ مبین بیگم بولی

ارے کون سی بات نہیں مانی میں نے آپ کی دریاب بولا

کتنی دفعہ بولا ہے شادی کرلو تم لوگ سارا سارا دن گھر سے باہر ہوتے ہو مجھے اکیلی کو یہ گھر کاٹنے کو ڈورتا ہے تمھاری شادی ہوجائے گی تو کم سے کم بہو تو ہوگی گھر اور اُس کے بہانے تم بھی گھر نظر آجایا کرو گے .... مبین بیگم ناراضگی سے بولی

اللہ آپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھیں .... "اُسے اپنے اردگرد بچے کی آواز گونجتی محسوس ہوئی ی تھی

دریاب تم میری بات سُن رہے ہو؟؟ دریاب کو کسی سوچ میں کھویا دیکھ مبین بیگم بولی

اماں میں نے کتنی بار کہا ہے یہ شادی کا ذکر میرے سامنے مت کیا کرو.....دریاب ایک دم اپنی ہوش میں واپس آکر بولا

دریاب چھوڑ دو اپنی زد بس کرو اب سب مجھ سے پوچھتے ہیں کے میں تمھاری شادی کیوں نہیں کرتی ان کو لگتا ہے تم میں کوئی ی کمی ہے جو تمھاری شادی نہیں ہو رہی مبین بیگم بولی

لوگ جائی یں بھاڑ میں مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے......بھاڑ میں جائی یں؟ دریاب یہ کیسی زبان بول رہے ہو

شفیق صاحب حیرت سے بولا

ارے میرا مطلب افففف اِس لڑکی نے میری اچھی خاصی زبان کا بیڑا غرک کر دیا ہے وہ تپ کر بڑبڑایا

کونسی لڑکی؟ مبین بیگم خوشی سے بولی پہلی دفعہ تو دریاب نے کسی لڑکی کا ذکر کیا تھا

کوئی ی نہیں اماں چلیں میں چلتا ہوں اب دریاب بولا اور کھڑا ہوگیا

رات کو جلدی آجانا.....مبین بیگم بولی اور دریاب سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

@@@@@@@@@

ہاہاہاہا یار پاگل ہے یہ بندا ہاہاہاہا میں فضول ہی اِس سے ڈر رہی تھی یہ اتنا ڈرؤنا بھی نہیں

نور اکیلی کمرے میں بیٹھی سوچتی ہوئی ی بڑبڑائی ی

ساری زندگی یاد رکھے گا کے کس بندی سے سامنا ہوا تھا کبھی......ہاہاہاہا یاد تو واقع ساری زندگی رکھے گا.....ویسے سوچنے والی بات ہے اتنا ہندسم ہے کسی کو بھی پاگل کر سکتا ہے ہو ہی نہیں

سکتا اِس کی کوئی ی گرل فرینڈ نہ ہو......اِس نے شادی کیوں نہیں کی ہوگی ابھی تک؟ ہاہاہاہا کوئی ی ماں باپ اپنی بیٹی ہی نہیں دیتے ہوں گے اب ہنڈسم انسان جتنا مرضی ہو آخر ماں باپ اپنی بیٹی ایک گنڈے اور آوارہ کو تو نہیں دیں گے نہ.....لیکن خیر آج کل پیسے کو سلام ہے پیسہ دیکھ کر تو کوئی ی بھی دے سکتا ہے......خیر جو بھی ہے نوری بیٹا تیرا نام تو نہیں بھولتا وہ اب بے چارے کے سارے پیسے بچوں میں بانٹ دیے ہاہاہاہا لیکن ایک بات سوچنے والی ہے وہ چپ کیوں تھا حیرت کی بات ہے دریاب راجپوت نے مجھے نور عرف نوری کو کچھ کہا ہی نہیں اُس کی آنکھیں........ایک لمبی خاموشی

مجھے نہیں پسند بہت عجیب ہیں اچھا ہے وہ گلاسز لگائے رکھتا ہے بے شک گلاسس لگا کر آندھا لگتا ہے ہاہاہا

کم بخت گھنٹے سے چاول چننے کے لیے دیے ہوئے ہیں تجھے تُو اپنی ہی سوچوں میں گم ہے......ایک اُڑتی ہوئی ی جوتی اِس کی طرف آئی ی اور یہ اپنی دنیا میں واپس آئی ئی ی

اوو تیری...اماں یار دے رہی ہوں چون کے بھلا اس بات پر بھی کوئی ی مارتا ہے بھلا.....نور فوراً بازو مسلتی ہوئی ی بولی

جلدی کر اور آکر برتن دھو.....کوئی ی کام نہیں کرتی رابی کو ہی دیکھ لے پورا گھر سنبھالا ہوا ہے اس نے

راشدہ بیگم بولی

چلو جی ......وہ بولی اور جلدی جلدی کام کرنے لگ گی

@@@@@@@@@@

تتتم میرے کمرے میں کیا کررہی ہو

وہ نہا کر نکلا تو سامنے ڈریسنگ کے پاس کھڑی حرا کو دیکھ کر بولا

مبین بیگم کی بہت پرانی دوستی کی بیٹی ہے حرا جو آج اپنی ماں کے ساتھ آئی ی تھی تنگ جینس اور اونچی شرٹ پہنے بال کھول رکھے تھے اور ڈوپٹے کا تو نام و نشان بھی نہیں تھا شکل صورت کی بہت خوبصورت تھی اور اِسی بات کا غرور تھا اسے..دریاب کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی وہ اتنا زلیل کرتا اُسے مگر اُس کی ذد تھی دریاب جس کو پانے کے لیے وہ کچھ بھی کرسکتی تھی

اوو ہیلو دری کیسے ہو

حرا اِسے دیکھ کر مسکرا کر بولی

دریاب نام ہے میرا....کیا کر رہی ہو میرے کمرے میں

دریاب سخت لہجے میں بولا

تم سے ملنے آئی ی ہوں اب تمھارے پاس تو ٹائم نہیں میرے لیے تو سوچا میں خود ہی آجاؤ کیسا لگا میرا سرپراز

حرا بولی اور اُس کے قریب ہوئی ی

بہت ہی گھٹیا ....نکلو یہاں سے

دریاب سختی سے بولا اور اس سے دور ہوا اور گردن کے پیچھے سے تاول نکال کر بیڈ پر پھنکا

کم آن دریاب کبھی تو پیار سے بات کر لیا کرو میں ترستی ہوں تمھاری ایک پیار کی نظر کو

حرا بولی اور اس کی طرف بڑھی

خبر دار اب میرے قریب آئی ی تو مجھ سے برا کوئی ی نہیں ہوگا اور شرافت سے نکلو یہاں سے اِس سے پہلے کے میں تمھیں دھکے دے کر نکالو

دریاب غصے سے بولا اور اس سے دور ہوا

چلو نکالو دھکے دے کر باہر......اِسی بہانے ہاتھ تو لگاؤ گے نہ

وہ مسکراتی ہوئی ی بولی اور ہاتھ باندھ کرکھڑی ہوگی

تم جیسی گھٹیا کو ہاتھ لگا کر ہاتھ ناپاک نہیں کرو گا تم گی بھاڑ میں اور تمھاری یہ گھٹیا خوبصورت میرے پاؤں کے نیچے......جو پیسہ تمھارے لاڈ اٹھانے پر لگائے ہیں تمھارے ماں باپ نے اس سے آدھا بھی تمھاری تربیت پر لگا دیا ہوتا تو مزا آجاتا تم سے اچھی تو وہ ہے جس کے پاس پیسہ

نہیں ہے لیکن عزت کے لفظ سے واقف ہے وہ تم تو اس کی جوتی کی جیسی بھی نہیں ہو میں بھی اس پاک اور عزت دار لڑکی کو کس سے ملا رہا ہوں تم جیسی گھٹیا سے وہ آسمان کا چاند ہے تو تم زمین کی راخ

وہ غصے سے بولا اور کمرے سے نکل گیا

ہونہہ تم جو مرزی کہو تمہارے منہ سے سب اچھا لگتا ہے پہلے تم سے دوستی کرنی تھی اب تم حرا خان کی ذد ہو تمھیں تو میں ہر حال میں حاصل کر لوگی اور اُس شریف ذادی کو بھی دیکھ لوگی جس کی تعریف کرتے تمھارا منہ نہیں تھکتا ہونہہ

وہ بڑبڑائی ی اور کمرے سے نکل گی

@@@@@@@@@@

.......نوری میری دوست کی شادی ہے گاؤں میں....میں پرسو جارہی ہوں گاؤں

رابیل یونیورسٹی میں بیٹھی ہوئی ی بولی

یار پلیز جلدی واپس آجانا پیپرز ختم ہوئے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کے تم وہاں جا کر بیٹھ ہی جاؤ

نور بولی

یار تم بھی چلو نا ساتھ میں تمھیں اپنا گاؤں دیکھاؤ گی رابیل بولی

او بہن پاگل واگل تو نہیں ہوگی میں کیسے جا سکتی ہوں بھلا...نور بولی

لو اس میں پاگل والی کیا بات ہے سچی اتنا مزہ آئے گا......رابیل بولی

نہیں یار میں نہیں جاسکتی نہ سمجھاکر نور بولی

ہاں تیرے بچے روتے ہیں نہ پیچھے رابیل ناراضگی سے بولی

ہاہاہاہا ظاہر ہے اگر میں چلی گی تو اُن کو چپ کون کروائے گا نور ہنستے ہوئے بولی

یارررر میں سیریس ہوں پلیز نہ چل رابیل بولی

او یار دماغ نہ کھا میں نہیں جانا نور بولی

بس صیح ہے اب مجھ سے بات نہ کرنا تم رابیل بولی

چلو جی چل بلفرض میں چلی جاؤ تو تمھارے اُس خردماغ بھائی ی نے مجھے ہاتھ پکڑ کے گھر سے نکال دینا ہے اس لیے میں جہاں ہوں اچھی ہوں

نور بولی

یار پاگل تو نہیں ہو بھائی ی اب اتنے بھی بُرے نہیں ہیں رابیل بولی

جتنے اچھے ہیں وہ بھی پتہ ہے نور بولی

یارررر مان لے بات چل نہ ساتھ رابیل بولی

یار میں کیسے اماں کو اکیلی چھوڑ دوں نور بولی

تو تمھیں کس نے کہا وہ اکیلی ہیں ماما بابا ہیں نہ ساتھ رابیل بولی

مجھے پتہ ہے وہ ساتھ ہیں....جب سے بابا چھوڑ کے گے ہیں ایک تم لوگ ہی تو ہمارے پاس

ہو ہمارے ساتھ ہ

نور بولی

تو بس پھر میں ماما سے کہو گی آنٹی سے بات کر لے

رابیل بولی

نہیں یار......خیر چلو گھر چلتے ہیں اور کتنی دیر بیٹھنا ہے یہاں نور بولی اور کھڑی ہوئی ی

چلو....وہ اٹھی اور یہ لوگ گھر کی طرف بڑھے

@@@@@@@@@@@

کمبخت اٹھ کے دروازہ کھول دے کب سے بج رہا ہے

راشدہ بیگم نے کچن سے آواز لگائی ی

ارے جار رہی ہوں اماں پتہ نہیں کون ہے جس سے صبر ہو ہی نہیں رہا......آرہی ہوں وہ بولی

اور دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کے حیران رہ گی

خالہ ؟ آپ ؟ سامنے اپنی خالہ کو دیکھ کر بولی شادی کے بعد وہ دبئی چلی گی تھی ایک یہ تھی خاندان میں جو کبھی کبار فون کرلیتی تھیں لیکن اچانک ان کو دیکھ کر یہ حیران رہ گی

کون ہے رابی......رانی ؟ میری بہن.....راشدہ بیگم بولی اور وہاں اپنی بہن کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں آنسوں سے بھر گی اور ان کے گلے جا لگی

راشدہ میں تم سے سخت ناراض ہوں اتنا کچھ ہوگیا اور تم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا .....وہ بولی

بس کیا بتاتی کے ضرورت پڑنے پر اُس بھائی ی نے ہی ساتھ چھوڑ دیا جو مجھے بڑا عزیز تھا....وہ اپنی آنکھیں صاف کر کے بولی

بس کرو کس کے لیے رو رہی ہو اُس کم ظرف بھائی ی کے لیے....مجھے زرا سا بھی اندازہ ہوتا تو میں فوراََ تم لوگوں کے پاس چلی آتی اِدھر آو میری بچی....وہ بولی اور نور کو گلے لگا لیا

ماشاءاللہ میری گڑیا کتنی بڑی ہوگی ہے میری جان

رانی بیگم اُسے پیار کرتی ہوئی ی بولی

رانی عرفان کیسا ہے ماشاءاللہ وہ بھی کافی بڑا ہو گیا ہوگا راشدہ بیگم بولی

اللہ کا شکر بلکل ٹھیک ہے آئے گا جلد پاکستان مجھے جیسے سے آپ لوگوں کا پتہ لگا مجھ سے رہا ہی نہیں گیا فوراََ پاکستان کی ٹکٹ کٹوائی ی

آپ لوگ باتیں کریں میں چائے بنا کر لاتی ہوں

نور بولی اور کچن کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@@

ہیلو نوری......رابیل نے نور کو کال ملائی ی اور بولی

جی میرے بھالو نور کال اٹھا کر بولی

دفعہ....اچھا یار سُن نہ جلدی سے گھر آجا ماما نے بریانی بنائی ی ہے تیرے بغیر مجھ سے کھائی ی نہیں جانی بس جلدی آجا رابیل بولی

ہائے بریانی ....تُو فون رکھ میں پہنچی بس نوری بولی

آجا جلدی اور سُن اوپر میرے روم میں آجانا رابیل بولی

اوکے جانو.....نور بولی اور کال بند کی اور کمرے سے نکلی.....ائے نوری کہاں کی تیاری ہے..راشدہ بیگم اِس کو باہر کی طرف جاتی دیکھ بولی

اماں وہ بس میں ابھی آئی ی نور بولی

کہی نہیں جانا چپ کر کے واپس مڑُ جا اپنی خالہ کے سامنے عزت نہ کروا لینا مجھ سے راشدہ بیگم بولی

اماں یار افففف وہ تپ کر بولی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی منہ بنا کر

اب کہاں؟ راشدہ بیگم بولی

سسرال......وہ بولی اور اس بات پر اتنی طرف آتی جوتی سے بڑی مشکل بچی

بچ گی ہاہاہا وہ بولی اور ہنستے ہوئے اوپر کی طرف بڑھی

راشدہ ایک چیز مانگو تم سے دو گی؟؟ رانی بیگم نے پوچھا

یہ بھی پوچھنے کی بات ہے حکم کرو میری بہن راشدہ بیگم بولی

اپنی نوری دے دو مجھے......رانی بیگم بولی

جی؟؟؟؟ راشدہ بیگم نا سمجھی سے بولی

میں اپنے عرفان کے لیے تمہاری نوری مانگ رہی ہوں مجھے انکار مت کرنا رانی بیگم بولی

کیا؟ لیکن رانی یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ بچہ دبئی میں پڑھا لکھا ہے وہ کیسے نوری سے شادی کرے گا راشدہ بیگم بولی

ارے یہ کیسی بات کر دی تم نے وہ میرا بیٹا ہے میں جانتی ہوں اُسے نوری جیسی ہی لڑکی پسند آئے گی سادہ سی رانی بیگم بولی

لیکن رانی.....

ارے بھئی نہیں دینا رشتہ تو صاف صاف کہہ دو ایسے جو انکار کر رہی ہو رانی بیگم بولی

ارے رانی میرا مطلب یہ نہیں تھا میں تو خود نوری کی وجہ سے بڑی پریشان تھی..... تم نے یہ بات کر کے میری پریشانی ختم کردی نوری کے لیے عرفان سے بہتر بھلا کون ہو گا راشدہ بیگم بولی

بس پھر ایک بار عرفان آجا اب تو میں اُس کی شادی کر کے اپنی بہو اور اپنی بہن کو ساتھ لے کر ہی جاؤں گی رانی بیگم خوشی سے بولی

ہووو یہ کرسی کہاں گی یہاں سے......وہ چھت پر آئی ی تو کرسی ڈھونڈی جس پر چڑھ کر وہ دیوار سے اُس پار جاتی تھی لیکن وہ پوری چھت پر نہیں تھی

یار یہ کیا مسلہ ہے اب میں دوسری طرف کیسے جاؤں گی..... سوچ نوری سوچ وہ سوچتی ہوئی ی بولی کوشش کرتی ہوں ایسے چڑھنے کی وہ بولی اور کوشش کرنے لگی بڑی مشکل چڑھ گی دیوار پر اور افسوس دیوار کے دوسری طرف بھی کوئی ی ایسی چیز نہیں پڑی تھی جس کی مدد سے وہ نیچے اُتر سکتی دیوار کے اوپر ایک ٹانگ ایک طرف اور دوسری ٹانگ دوسری طرف کیے بیٹھی تھی

قسمت ہی خراب ہے سالی اپنے سر پر ہاتھ مار کر بولی اور آہستہ آہستہ رابیل کو آوازیں دینے لگی

تم یہاں کیا کرہی ہو رابیل اس کی آوازیں سن کر باہر آئی ی اور اسے دیکھ کر بولی

برج خلیفہ دیکھنے آئی ی ہوں وہ معصومیت سے طزیہ بولی

ہاہاہاہاہا مینٹل کیس اُتر اب نیچے کبھی تو انسانوں کی طرح آجایا کر رابیل ہنستے ہوئے بولی

مجھے کوئی ی شوق نہیں اپنی ٹانگ تروانے کا مینٹل کچھ رکھ یہاں پھر ہی اُتروں گی نہ نور بولی

او سوری سوری.....رابیل بولی اور سائیڈ سے سٹول اُٹھا کر وہاں رکھا جس کی مدد سے نور اُس کی طرف چلی گی

ویسے یہاں سے تشریف لانے کی وجہ؟؟ کمرے میں جاتے ہوئے رابیل نے پوچھا

وہ جو میرے گھر کی ڈاکو حسینہ ہیں نہ وہ آنے نہیں دے رہی تھیں نور بولی

اوئے تجھے پتا آج ہمارے گھر کون آیا ہوا ہے نور بولی

عاطف اسلم تو نہیں آگیا؟ رابیل بولی

فتے منہ یار میری دبئی والی خالہ آئی ی ہوئی ی ہیں.....نور نے بتایا

کیا؟ واقع؟ رابیل حیرت سے بولی

ہاں نہ میں اور اماں تو خود حیران ہیں نور بولی

اُن کا کوئی ی بیٹا ہے؟؟ رابیل نے پوچھا

ہاں ہے ایک تُو نے کیا کرنا اُس کا نور بولی

مان لے میری بات ان کے بیٹے کی پڑھائی ی مکمل ہوگی ہے اور وہ اب رشتہ لینے آئی ی ہیں تیرا رابیل بولی

اوئے توبہ کر اللہ نہ کرئے نور بولی

ہاہاہاہا لکھ لے میری بات رابیل بولی

دفعہ ہو میں جا رہی ہوں یہاں سے نور بولی اور کھڑی ہو گی

اچھا نہ بیٹھ جا اور ہاں سچ تُو نے آنٹی سے بات کی گاؤں جانے کی؟؟ رابیل بولی اور اُسے واپس بیٹھایا

نہیں تمھیں بتایا تو ہے میں اماں کو اکیلی چھوڑ کر نہیں جا سکتی نور بولی

ارے یار وہ اکیلی کب ہیں؟ ہم سب ہیں نہ ان کے ساتھ اور اب تو تیری خالہ بھی آگی ہیں رابیل بولی

نہیں نا یار بہت مشکل ہے نور بولی

لو جی کیوں مشکل ہے میرے ساتھ ہی جانا ہے تم نے اور آنٹی سے میں بات کر لو گی اب تُو اپنا منہ بند رکھ میں بریانی لے کر آتی ہوں رابیل بولی اور کھڑی ہو گی

لیکن......بس چپ میں ابھی آئی ی....وہ ابھی بولنے ہی لگی تھی کے رابیل نے روک دیا اور کمرے سے نکل گی

@@@@@@@@@@

ماما آپ کو پتہ نور کی خالہ آئی ی ہوئی ی ہیں

رابیل چائے بنا کر لائی ی اور بولی

خالہ؟ وہ دب ئی والی؟ فاریہ بیگم حیرت سے بولی

ہاں جی وہی

واہ اُس کو اِن کا خیال کیسے آگیا جب ضرورت تھی تب تو سارے ایسے پیچھے ہوئے تھے جیسے کچھ لگتے ہی نہ ہوں اِن کے فاریہ بیگم بولی

وہی تو آنٹی اور نوری خود حیران ہیں رابیل بولی

کچھ تو بات ضرور ہوگی ایسے تو ن ئی آسکتی وہ فاریہ بیگم بولی

اللہ جانے.... ماما میں سوچ رہی ہوں گاؤں جاتے ہوئے نوری کو ساتھ لے جاؤں رابیل بولی

نہیں رابی تمھیں پتہ ہے نہ دریاب کا کتنی ناپسند ہے نوری اُسے فاریہ بیگم بولی

دریاب بھائی ی سے میں نے پوچھ لیا ہے اُنھیں کوئی ی مسلہ نہیں ہے آپ بس راشدہ آنٹی سے اجازت لے دیں رابیل بولی جب کے اُس نے دریاب سے کوئی ی بات نہیں کی تھی اُسے خود نہیں پتہ تھا نور کو دیکھ کر دریاب کا کیاریکشن ہوگا...... لیکن اتنا یقین تھا وہ گھر آئے مہمان کی عزت بہت کرتا تھا پھر بے شک وہ کوئی ی دشمن ہی کیوں نہ ہو

کیا واقع دریاب مان گیا؟؟ فاریہ بیگم کو زرا حیرانی ہوئی ی تھی

ہاں جی ماما آپ بس راشدہ آنٹی سے بات کر لے نہ رابیل بولی

اچھا کرتی ہوں بات تم نے اپنی پیکنگ کرلی؟

فاریہ بیگم بولی

جی بس جوتے رکھنے والے رہ گے ہیں رابیل بولی

کل صبح تمھارے پاپا دفتر جاتے ہوئے بس میں بیٹھا جائے گے تم لوگوں کو فاریہ بیگم بولی

اوکے ماما رابیل بولی اور چائے پینے لگی

@@@@@@@@@@@@@@

صاحب پتہ لگا ہے کے دو لڑکیاں اسلام آباد سے آرہی ہیں ......نعمان...راجا کا خاص آدمی ہے راجا وہی گنڈا تھا جس کی عائشہ پر بُری نظر تھی......دریاب نے جب سے زمین اِس سے لے کر واپس وسیم کو دی تھی تب سے ہی اُس نے دریاب سے دشمنی پال لی تھی اور اپنے خاص آدمی کو اُس پر اور اُس کے گھر والوں پر نظر رکھنے کا بولا تھا

کون دو لڑکیاں؟ راجا بولا

صاحب شاید رانے کے چاچے کی بیٹیاں ہیں نعمان بولا

نظر رکھو اُن پر.......اب آئے گا اُنٹھ پہاڑ کے نیچے

راجا کچھ سوچتے ہوئے مسکراہ کر بولا

جی صاحب جیسا آپ کہے نعمان بولا اور وہاں سے چلا گیا

اب آئے گا مزہ.....وسیم کی بیٹی تو بچالی تم نے اب دیکھتا ہوں تم اپنے چاچے کی بیٹیاں کیسے بچاتے ہو مجھ سے ہاہاہاہاہا وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولا

@@@@@@@@@@@@@

نصرین جلدی ہاتھ چلاو کوئی ی کمی نہیں رہنی چاہیے میری گڑیا آرہی ہے مبین بیگم صبح چھ بجے سے تیاریوں میں لگی تھی سب کو پاگل کیا ہوا تھا

بس بی بی جی سارے کام ہوگے ہیں چاولوں کا مسالہ بھی تیار ہے وہ اُن کے آنے پر تازہ بنا دوں گی فٹافٹ اب میں آپ کے لیے ناشتا بنا دوں نصرین بولی

نہیں تم ایک کام کرو اوپر دریاب کے سامنے والا کمرہ صاف کرو اُس کے رہنے کے لیے مبین بیگم بولی

بی بی جی ناشتا......ناشتا میں بنا لوگی تم جاؤ وہ کمرہ صاف کرو مبین بیگم بولی

ٹھیک ہے بی بی جی وہ بولی اور اوپر کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@

نوری آجا یار اب...... صبح آٹھ بجے کا ٹائم تھا رابیل کوئی ی آٹھویں دفعہ دروازہ نوک کر رہی تھی
مگر وہ میڈم دروازہ کھول کے خود تیار ہونے چلی گی تھی اور ابھی تک واپس نہیں آئی ی تھی

او بہن آجا تیری مہربانی میں نے یہاں ہی بڑھی ہوجانا ہے رابیل آواز لگا کر بولی

آرہی ہوں یار.....کیا ہوگیا تجھے اتنی بھی کیا جلدی ہے نوری ایک بیگ ہاتھ میں پکڑے باہر
آئی ی اور بولی اُس کا چہرہ میک آپ سے پاک تھا سر پر ہجاب اور کالی کلر کی شیڈ والی ٹوپی
جس کا شیڈ ایک سائیڈ پر کیا ہوا تھا اپنے نارمل حلیے میں......رابیل نے حیرت سے اُسے دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو جانِ من نظر لگاؤ گی کیا نور شرارتی انداز میں بولی

ٹائم ایسے لگا رہی تھی جیسے پتہ نہیں کونسی ہیروئین بن کر نکلو گی اور حلیہ وہی کا وہی
رابیل بولی

ہاہاہاہا میں اِس حلیے میں ہیروئین سے کم ہوں کیا؟؟ ویسے بھی کاکی ہم گھومنے جارہیں ہیں
رشتے ڈھونڈنے ہیں نور ہنستے ہوئے بولی اور ٹیکسی میں بیٹھی

قسم سے تجھے اِس حلیے میں گاؤں والوں نے کوئی ی کھسکی گنڈی سمجھ کر ڈرنے لگ جانا ہے
رابیل بولی اور اُس کے برابر بیٹھی اور ٹیکسی چل پڑی

ہاہاہا یار ویسے اگر میں گنڈی ہوتی تو میں کس نام سے مشہور ہوتی؟؟ نوری بدماش ہاہاہا اُس نے
قہقہ لگایا اور بولی رابیل بھی ہسنے لگی

ہاہاہا نہیں یار ہجاب والی بد ماش ہاہاہا رابیل ہنستے ہوئے بولی

ہاہاہا جی تو پیشِ خدمت ہے مارکیٹ میں پہلی بار ہجاب والی بدماش ہاہاہا وہ ہنستے ہوئے بولی اور دونوں نے قہقہ لگایا

@@@@@@@@@@@

26 نمبر والے بس سٹوپ سے یہ لوگ گاؤں کے لیے بس میں بیٹھی تھی
یار کب تک پہنچے گے ہم نور کھڑکی سے باہر دیکھتی ہوئی ی بولی

ابھی کہاں یار ابھی تو نیلا دلہا آنا ہے

رابیل ببل منہ میں رکھتی ہوئی ی بولی

ہیں؟ نیلا دولہا؟ برات آنی ہے کوئی ی؟ نور حیرت سے بولی

یار گاؤں کا نام ہے ابھی تو رانجھا بھی آنا ہے

ہیں؟؟ نیلا دولہا اور رانجھا گاؤں کے نام ہیں؟؟؟ واقع؟؟

نور بولی

ہاں نہ تجھے کیوں اب اتنے جلدی ہے رابیل بولی

یار میں نے کبھی گاؤں نہیں دیکھا آج پہلی دفعہ جارہی ہوں اِس لیے دل کر رہا بس جلدی پہنچ جاؤ

نور خوشی سے بولی

یار وہ میں نے تجھ سے ایک جھوٹ بولا تھا رابیل بولی

کیا؟ ہم گاؤں نہیں جارہے؟؟ کہی تُو مجھے اغواہ تو نہیں کررہی ؟؟؟

او بہن میں بولو اب؟ تجھے اغواہ کر کے میں نے تیرا اچار ڈالنا ہے عجیب رابیل بولی

تو پھر جھوٹ کیا بولا؟؟ نور نا سمجھی سے بولی

یار وہ نہ میں نے تجھ سے کہا تھا نہ کے میں نے دریاب بھائی ی کو بتا دیا ہے کے تم ساتھ آرہی ہو.......وہ میں نے اُن کو نہیں بتایا

افففففف رابی کہہ دو کہ یہ سب جھوٹ ہے

نور حیرت ایک دم کھڑی ہوئی ی اور بولی

یار سچ ہے یہی......اگر وہ منع کردیتے کے تمھیں ساتھ نہیں لانا تو میں کیا کرتی رابیل بولی

یار یہ تُو نے کیا ک ئی ا......میں بس سے اترتے ہی واپسی کی گاڑی میں بیٹھ جانا تم خود ہی جانا آگے نور بولی

وجہ یار کچھ نہیں کہے گے وہ

یار تم جانتی ہوں تمھارے دریاب بھائی ی کو مجھے دیکھتے ہی دوڑے پڑنے لگ جاتے ہیں نور بولی

یار میری سمجھ میں اور کچھ آیا ہی نہیں تو میں نے تجھ سے جھوٹ بول دیا سوری نہ رابیل بولی

افففف یار اب کیا ہوگا یار دفع ہو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تجھے نور بولی

تم ڈر رہی ہو بھائی ی سے حیرت ہے رابیل بولی

یار تجھے نہیں پتہ ابھی تو تیرے بھائی ی کو وہ پیسوں والا قصہ نہیں بھولا ہونا اور اب یہ؟؟ نوری

بیٹا تم تو گی کام سے

نور بڑبڑاتی ہوئی ی بولی

کچھ کہا؟

نہیں تو میں نے کیا کہنا......نور بولی اور اپنے دماغ میں پلاننگ کرنے لگی

.

.

.

.

.

بھروال، جسے باروال بھی کہا جاتا ہے، پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گجرات کا ایک قصبہ اور یونین کونسل ہے۔ یہ تحصیل کھاریاں کا حصہ ہے اور 264 میٹر کی بلندی کے ساتھ

32°46′0N 73°56′0E

پر واقع ہے۔

یہ لوگ بھراول جاکر اتری بس سے اور آگے جانے کے لیے چکوال والی بس میں بیٹھ گے اور گھر کے پاس جاکر اُتر گی.......

گاؤں کا حال کچھ یوں تھا سڑکیں ساری ٹوٹی ہوئی تھی گھر بھی کافی حد تک کچے تھے بہت کم گھر تھے جو پکے تھے.....دور تر نظر دوڑانے سے یا تو کچے مکان نظر آتے یا پھر ہرے بھرے کھیت......وہاں پہنچ کر یہ یقین کرنا مشکل تھا کے یہ 2022 ہے وہ سب تو اُنیسویں صدی کا لگ رہا تھا اور اگر بات کی جائے گیس کی تو وہ بھی چند ایک گھر میں تھی باقی ہر کوئی ی کھانا بنانے کے لیے لکڑیوں کا استعمال کرتے تھے......اِن حالات میں بھی وہاں ایک عجیب سا سکون تھا وہاں دنیا کی پریشانیاں نہیں تھی نہ ہی وہاں مال و دولت کی کوئی ی ویلیو تھی بہت ہی سکون سے وہ لوگ اپنی زندگیاں گزار رہے تھے

وہاں گاڑیوں کا شور نہیں تھا بلکے وہاں مختلف پرندوں کی میٹھی آوازیں تھی جو بہت سکون دے رہی تھی وہ بس سے اُتری اور اپنی آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی

کتنی پرسکون جگہ ہے یہ.....نور اِدھر اُدھر دیکھ کر بولی

ہاں یہ تو ہے بہت پرسکون جگہ ہے یہ رابیل بولی

نوری؟؟ کیا ہوا روک کیوں گی؟؟ رابیل گھر کی طرف بڑھی تھی لیکن نور کو وہاں کھڑا دیکھ کر بولی

کیا ہم واپس جاسکتے ہیں؟ نور بولی

ہیں؟پاگل تو نہیں ہو چلو آؤ رابیل بولی اور اس کا ہاتھ پکڑا

یار میں کیسے جاؤ گی اندر اگر اُنھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا پھر؟؟ نور بولی

افف خدایا.....تم چل رہی ہو یا گود میں اٹھا کر لے جاؤں رابیل بولی

یار میرا دل اتنی زور زور سے دھک دھک کر رہا ہے یہ دیکھ...نور بولی اور اُس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل پر رکھ دیے

یار مجھے سمجھ نہیں آرہا تم لوگوں کو ڈرانے والی اتنا ڈر رہی ہے رابیل بولی

میں ڈر ور نہیں رہی نور بولی

وہ تو نظر آہی رہا ہے.....چلو اب پھر روک گی ہو یہ تجھے دو دو منٹ بعد روکنے کا دورا کیوں پڑ رہا ہے

رابیل گھر کے گیٹ کے پاس جا کر بولی

وہ گھر نہیں کوئی ی حویلی تھی

آ تو رہی ہوں نور منہ بنا کر بولی اور رابیل کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی ی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم تائی ی جان..... کیسی ہیں آپ

رابیل مبین بیگم سے ملی

وَعَلَيْكُم السَّلَام میری جان بہت انتظار کروایا ہے مبین بیگم اُس کے سر پر پیار کرتی ہوئی بولی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم آنٹی نور نے آگے بڑھ کر سلام کیا

وَعَلَيْكُم السَّلَام مبین بیگم نے کچھ نا سمجھی سے دیکھا کیوں کے اصل میں اُنھوں نے نور کو نہیں دیکھا ہوا تھا اور نا ہی اُس کا نام جانتی تھیں

تائی ی جان یہ ہے میری سب سے پیاری دوست نور

رابیل نے تعارف کروایا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیسی ہو بیٹا مبین بیگم پیار سے بولی

اللہ کا کرم ہے آنٹی نور بولی

آپ لوگ جلدی سے فریش ہو جاؤ میں اتنی دیر کھانا لگواتی ہوں مبین بیگم بولی

جی بہت بھوک لگی ہے پیٹ میں چوہے ڈور رہے ہیں رابیل بولی

جلدی جلدی فریش ہوکر آجاؤ.....نصرین کھانا لگاؤ

مبین بیگم بولی اور کچن کی طرف بڑھی

افف شکر ہے نور اُن کے جاتے ہی لمبی سانس لے کر بولی

ہاہاہا چلو کمرے میں......رابیل اُس کی یہ حرکت دیکھ کر ہنسی اور کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولی

@@@@@@@@@@

یہ زمین صیح رہے گی سکول کے لیے....کیا خیال ہے آپ کا ؟

دریاب اور شفیق صاحب پنچایت کے کچھ لوگوں کے ساتھ زمین دیکھنے آئے تھے وہ زمین بہت وسیع پیمانے پر موجود تھی

.......بہترین ہے یہ جگہ تو.....کل سے ہی کام شروع کرواؤ اس سکول پر

سائیں آپ حکم کریں آج ہی سامان حاضر ہو جائے گا

پنچایت کا ایک آدمی بولا

ہاں ہاں سامان لاؤ اور کام شروع کرواو......میں چاہتا ہوں اس گاؤں کا ایک ایک مرد پڑھا لکھا ہو

شفیق صاحب بولے

سائیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت ہو تو

پنچایت کا ایک اور آدمی بولا

ہاں ہاں شرفو کہو جو کہنا ہے

شفیق صاحب بولے

وہ.....اگر لللڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے لیے بھی سکول بنا دیا جائے........

شرفو نے گھبراتے ہوئے بات مکمل کی

یہ کیا کہہ رہے ہو.....اب ہماری بہن بیٹیاں مردوں سے مقابلہ بازی کریں گی.....یہ بات تم نے سوچی بھی کیسے..... عورت گھر کی چار دیواری کے لیے بنی ہے یہ تعلیم و علیم کے لیے نہیں

چلو دریاب

شفیق صاحب سختی سے بولے اور گاڑی کی طرف بڑھے دریاب بھی ان کے پیچھے چل پڑا

@@@@@@@@@@

تائی ی جان وہ دریاب بھائی ی کہاں ہیں نظر نہیں آئے

کھانا کھاتے ہوئے رابیل نے پوچھا اور نور جو آرام سے بریانی کا مزہ لے رہی تھی یہ سن کر چاول سیدھے گلے میں لگے اور وہ بُری طرح کھانسنے لگی رابیل نے فوراً پانی دیا اُسے

بیٹا اور پانی پیو..... مبین بیگم فکر مندی سے بولی

بس آنٹی ٹھیک ہوں میں نور بولی اور گلاس واپس ٹیبل پر رکھا

بیٹا وہ دریاب زمینوں پر گیا ہے لیٹ ہو جائے گا زرا

مبین بیگم بولی

شکر الحمدُللہ کم سے کم ایک رات تو گزار سکتی ہوں یہاں نور بڑبڑائی ی اور رابیل نے اُس کی

بڑبڑاہٹ سن کر اپنی ہنسی بڑی مشکل روکی

بیٹا آپ کیا کرتی ہو مبین بیگم نے نور سے پوچھا

سب کو تنگ .....رابیل بڑبڑائی ی نور نے اُس کے بازو پر چونڈی کاٹی

آنٹی وہ میں پڑھتی ہوں رابی کے ساتھ ہی

نور مسکراہ کربولی

ماشاءاللہ...کتنے بہن بھائی ی ہیں آپ کے مبین بیگم نے پوچھا

کوئی ی بھی نہیں ہے بس رابی ہی میری بہن ہے

اوہ ماشاءاللہ اللہ خوش رکھے آپ کے والد کیا کرتے ہیں

مبین بیگم نے کہا اور پوچھا

میرے بابا نہیں ہیں پانچ سال پہلے ان کی ڈیتھ ہوگی تھی

نور نے بتایا پانچ سال بعد بھی یہ لفظ ادا کرنا ایسا تھا جیسے کوئی ی ڈرؤنا خواب تھا وہ

ااوہوو إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ اللہ ان کی مغفرت کریں اور آپ لوگوں کو صبر عطا کرے آمین

مبین بیگم افسوس سے بولی

آمین میں نماز پڑھ لو ٹائم ہوگیا ہے نور بولی اور کھڑی ہوگی

جی بیٹا ضرور مبین بیگم پیار سے بولی

رابیل بھی کھانا کھا کر اُس کے پیچھے چلی گی

@@@@@@@@@@@

یار نیند ہی نہیں آرہی

دونوں سونے کے لیے لیٹ گی تھی رابیل تو تقریباً سو گی تھی نور بولی

یار اُٹھ نہ نور اُسے سوتا دیکھ کر بولی

ککیا ہے سونے دے رابیل نیند میں بولی

یار اُٹھ نہ مجھے نیند نہیں آرہی نور اُٹھ کر بیٹھی اور بولی لیکن رابیل ایسے تھی جیسے پتہ نہیں کتنی گہری نیند میں سو رہی ہو

رابیییییی اُٹھ وہ تپ کر اُس کے کان کے پاس جاکر بولی

دفعہ ہوجا نوری میں جان سے مار دوں گی تجھے

رابیل بولی

یار اُٹھ نہ مجھے نیند نہیں آرہی میں کیا کرو نور بولی

بھنگڑا ڈال پر مجھے سونے دے رابیل بولی

پھر تم کہو گی کے گانوں کی آواز بند کرو نور بولی

یاررر چلو نہ کہی باہر جاتے ہیں نور بولی

پاگل واگل تو نہیں ہوگی تم اِس ٹائم گاؤں میں ہو اسلام آباد میں نہیں یہاں اِس ٹائم بس تم جیسی چیزیں نظر آتی ہیں رابیل بولی

میرے جیسی؟؟ مطلب کیا لڑکیاں ہوتی ہیں باہر ؟؟

نور نا سمجھی سے بولی

ہائےئے او ربا ایک ہی دوست دی وہ بھی دماغ سے پیدل.....بہن میری میرا مطلب تھا کے چیڑیلیں بھوتنیاں ہوتی ہیں اِس ٹائم رابیل بولی

ہاں؟؟ بھاڑ میں جاو سوئی ی رہو میں خودی باہر جارہی ہوں نور تپ کر بولی

دھیان سے کہی کسی بھوت کو نہ ڈرا دینا رابیل بولی

پریشان نہ ہو جب تم جیسی خطرناک بھوت نہیں مجھ سے ڈرتی تو اور بھی کوئی ی نہیں ڈرے گا نور بولی اور کمرے سے باہر نکلی

ہر طرف نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی تھی جو بھی تھا وہ حویلی تھی تو بہت خوبصورت بلکل پرانے زمانے والے شہزادیوں والی وہ سڑھیاں اُتر کر نیچے کی طرف آئی ی اتنی خاموشی تھی کے سانس لینے کی بھی آواز آرہی تھی

کتنی پرسکون جگہ ہے یہ اگر یہ میری تائی ی کا گھر ہوتا میں تو کب کی یہاں آگی ہوتی

دل میں سوچتی ہوئی ی کچن ڈھونڈنے لگی تھی

اتنا بڑا گھر ہے اور لوگ بس تین؟ عجیب لوگ ہیں یہ بھی اتنے بڑے گھر کی تو صفائی کرتے ہوئے بندا پاگل ہو جاتا ہو گا......اپنے گھر میں صرف دو کمرے صاف کرتے ہوئے مجھے موت پڑتی ہے...یہ لوگ پتہ نہیں کیسے کرتے ہوں گے.....خیر امیر لوگ ہیں اِنھوں نے کونسا خود صفائی کرنی ہوتی ہے درجنوں نوکر رکھے ہوں گے

کچن کے اندر اندھیرا تھا فل اب اپنا کچن ہوتا تو وہ فورا گرتی گورتی لائٹ آن کر لیتی لیکن وہ تو اِس کچن میں آئی ی بھی پہلی دفعہ تھی اور اتنا بڑا کچن تھا اتنا بڑا تو اِس کا کمرہ بھی نہیں تھا

اپنے دھیان اندھیرے میں چلتی گی سامنے کھڑا وہ اِس کی موجودگی سے انجان تھا اور جیسے ہی مڑا اِس کے اندر بہت بُرا لگا اور ایک دم پورا کچن چیخوں سے گونج اُٹھ

چیخوں کی آوازیں سن کر چوکدار پستل ہاتھ میں پکڑے اندر کی طرف بھاگا اور گھر کی لائٹس آن کی.......نور کا ایک ہاتھ دریاب کے ہاتھ میں تھا جس کو اگر وہ نہ پکڑتا تو وہ بہت بُری گرتی دونوں

کو ہی سمجھ نہیں آیا تھا کے یہ ہوا کیا ہے دریاب حیرت سے اُسے دیکھ رہا جیسے وہ پہلی بار حجاب

کے بغیر دیکھ رہا تھا بالوں کا جوڑا کیا ہوا تھا جس میں سے کافی بال باہر آچکے تھے کچھ کہنا چاہ رہا

تھا وہ شاید پوچھنا چاہ رہا تھا کے وہ وہاں کیسے مگر لفظ تھے جو ساتھ نہیں دے رہے تھے

یہ چیخوں کی آوازیں؟؟ وہ ایک دم نیند سے اٹھی نوری؟؟ اُس نے اِدھر اُدھر ڈھونڈنا چاہا مگر وہ

پورے کمرے میں نہیں تھی

کہی اِس نے سچ مچ کسی بھوت کو تو نہیں ڈرا دیا؟؟ ہائے دریاب بھائی ی رابیل بڑبڑائی ی اور فوراً

ڈوپٹہ لے کر باہر کی طرف بڑھی

تم؟؟ میرے گھر میں؟؟ کیا کر رہی ہو تم یہاں دریاب ایک دم اپنی ہوش میں آیا اور بولا نور نے

ڈوپٹہ اپنے سر پر لیا

وہ میں نور بس اتنا ہی بولی اور اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا دریاب کی گرفت بہت مظبوط تھی اُس کا بازو درد

کرنے لگا تھا

نوری تم ٹھیک ہو؟؟؟ رابیل کچن میں آکر فکر مندی سے بولی لیکن دریاب کو دیکھ کر سمجھ گی تھی

ان چیخوں کی وجہ .....رابیل کو دیکھ کردریاب نے فوراً اُس کا ہاتھ چھوڑا جس پر دیاب کی انگلیان

بری طرح چھپ چکی تھیں اور اتنا لال ہو گیا تھا تکلیف سے اُس کی آنکھیں بھر گی تھی کچھ کہنے

کی ہمت ہی نہیں بچی تھی تو وہ وہاں سے کمرے کی طرف بڑھی رابیل اُس کے پیچھے بھاگی تھی

دریاب وہاں ہی کھڑا رہا کتنی دیر اور اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہا جس سے اُس نے نور کا ہاتھ پکڑا تھا

@@@@@@@@@

بہت بُرا ہے تمھارا بھائی ی بہت زیادہ بُرا

وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے بازو کو پکڑے بولی جس میں بہت درد ہو رہا تھا

میں کچھ لگا دوں اِس پر رابیل بولی

نہیں نور بولی

لاؤ میں دبا دیتی ہوں ہلکا ہلکا رابیل بولی

نور کچھ نہیں بولی بس بازو اُس کے آگے کر دیا

میں کل یہاں سے چلی جاؤ گی مجھے نہیں رہنا یہاں

نور بولی

کچھ غلط فہمی ہوئی ی ہوگی میں جانتی ہوں بھائی ی اتنے بُرے نہیں ہیں وہ کسی کو تکلیف نہیں دے سکتے

رابیل بولی

تمھارا بھائی ی ہے تم تو اُسی کی سائیڈ لو گی نہ نور ناراضگی سے بولی

وہ بھائی ی ہیں تو تم میری جان ہو پگلی چلو اب سو جاؤ......رابیل بولی اور روم کی لائٹس بند کی

وہ لیٹ تو گی مگر نیند تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

@@@@@@@@@

صاحب لڑکیاں پہنچ گی ہیں گاؤں

نعمان نے آکر اُسے بتایا

ہائے ئے اب آئے گا مزہ.....راجا ہنستے ہوئے بولا

صاحب وہ پتہ لگا ہے ایک لڑکی تو اُس کے چاچے کی بیٹی ہے پر دوسری پتہ نہیں کون ہے اُس کا کچھ پتہ نہیں لگ رہا نعمان نے بتایا

تو پتہ لگاؤ نا بے غر) ***گالی (اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس زور سے نیچے پھینکا اور بولی

جی صاحب نعمان ڈر کر بولی

مجھے کل ہر حال میں وہ دونوں لڑکیاں یہاں میرے سامنے چاہیے سمجھے تم راجا غصے سے بولا

جی صاحب

اور ہاں اگر وہ دونوں کل یہاں نہ پہنچی تو سمجھنا تمھارا آخری دن ہے کل راجا بولا

صاحب لیکن اُن میں سے ایک لڑکی کا اس سے رشتہ ہے دوسری کا نہیں ہے

نعمان بولا

*** جتنا بولا جائے اتنا کرو

(گالی)

جی صاحب اب مجھے اجازت ہے ؟ نعمان بولا

جا دفعہ ہو جا راجا بولی اور نعمان وہاں سے چلا گیا

روک....راجا نے کچھ سوچتے ہوئے اُسے پھر روکا وہ ایک جھٹکے سے روکا

ابھی لڑکیوں کو مت پکڑو لیکن ان پر کڑی نظر رکھو کہ وہ کیا کرتی ہیں کہاں کہاں جاتی ہیں کس سے ملتی ہیں اور جلد سے جلد دوسری لڑکی کا اُس رانے سے رشتہ پتہ کرو کے وہ کیا لگتی ہے اس کی

راجا بولا

ججی صاحب.....نعمان سر جھکائے بولا

اب دفعہ ہو راجا بولا اور نعمان وہاں سے چلا گیا اور وہ اکیلا بیٹھا کچھ سوچ کر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا

@@@@@@@

صبح کے ناشتے کا وقت تھا سب ناشتے کے لیے بیٹھ چکے تھے

دریاب یہ ہاتھ پہ کیا ہوا میرے بچے

مبین بیگم نے دریاب کا ہاتھ دیکھا جس پر پٹی باندھی ہوئی ی تھی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اُس کے پاس جاکر اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی سب کی نظریں اِس پر اٹھی تھی

ہوووو توبہ......دیکھ زرا اپنے چلاک بھائی ی کے کام تکلیف مجھے دی اور پٹی خود باندھ لی ہے سب کی توجہ حاصل کرنے کے لیے توبہ ہے

نور نے حیرت سے اُس کے ہاتھ کو دیکھا جو رات تک تو بلکل ٹھیک تھا تو رابیل کے کان میں بڑبڑائی ی

کچھ نہیں اماں پریشان نہ ہو بس زرا سی چوٹ ہے

دریاب لاپرواہی سے بولا

کہاں اتنی سی ہے دریاب....چلو ابھی ڈاکٹر کے پاس

مبین بیگم پریشانی سے بولی

ارے میری پیاری ماں کچھ نہیں ہوا شیر ہوں میں تیرا گیدڑ نہیں جو اتنی سی چوٹ یا کسی کے ہاتھ پکڑنے سے ہی مرنے والا ہو جاؤں

دریاب بولا اور آخر میں نور کی طرف دیکھا جو اپنی لیے گیدڑ کا لفظ سن کر ہی تپ گی تھی

میں مار دوں گی اِن کو.......ہائے اللہ

تپ کر مٹھی بند کی اور ٹیبل پر ماری بے خیالی میں یہ بھی یاد نہیں رہا کے اس بازو میں تو پہلے ہی درد تھی رابیل کی ہنسی چھوٹ گی تو نور نے اسے خون خار نظروں سے گھورا

@@@@@@@@@@@@

ناشتے کے بعد یہ لوگ دریاب کے ساتھ عائشہ کی طرف چلی گی عائشہ کے گھر کے بعد رابیل ضد کر کے دریاب کے ساتھ مارکیٹ آگی تھی نور کو لے کر

یار یہ کیسا لگ رہا ہے مجھ پر؟؟ رابیل نے کوئی ی بیسواں سوٹ اپنے ساتھ رکھ کر پوچھا

نہیں یار اِس کا رنگ بہت ہلکا ہے تجھ پر ہلکے کلر سوٹ نہیں کرتے

(اور نور نے بھی کوئی ی بسویں دفعہ یہ کہا تھا)

جلدی کرو لو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تم لوگوں کو

دریاب تپ کر بولا پہلی دفعہ لڑکیوں کے ساتھ بازار آیا تھا اور شاید آخری بار کیوں کے توبہ کر چکا تھا کے اب کبھی نہیں آئے گا

بھائی ی یار صبر نہ ایک تو آپ کی اِس جلدی کی وجہ سے مجھے کچھ پسند نہیں آرہا

رابیل کپڑے دیکھتی ہوئی ی بولا اور دریاب بے چارے کی آنکھیں باہر آنے والی ہوگی تھی یہ سن کر جو پچھلے چار گھنٹوں سے چپ کر کے ان کے پیچھے پیچھے بیگ اُٹھائے چل رہا تھا

کیا؟؟ میری وجہ سے کچھ پسند نہیں آرہا یا پھر تمھاری اس دوست کی وجہ سے

دریاب بولا اور نور کی طرف اشارہ کیا

میری وجہ سے؟؟ نور نا سمجھی سے بولی جب اُس نے گلاسس لگائی ی ہوتی تھی وہ صرف تب اُس کی طرف دیکھ کر بات کرتی تھی وہ کبھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات نہیں کرتی تھی اور شاید دنیا کا وہ واحد مرد تھا جس سے وہ نظریں نہیں ملا پاتی تھی

اُس کی وجہ سے کیوں وہ تو تب سے میری مدد کررہی ہے.....نوری یہ دیکھ اچھا ہے نہ رابیل بولی اور ایک اور سوٹ اپنے ساتھ لگا کر بولی

ہاں ہاں میری بہن بلکل گڑیا لگ رہی لے لو یہ والا

اِس سے پہلے کے نور پھر کو نقص نکالتی دریاب جلدی جلدی بولا

بس ٹھیک ہی ہے نور نے ایک نظر اُس سوٹ کو دیکھ پھر دریاب کو اور بولی

کیا؟ بس ٹھیک؟؟ افف خدایا کہاں پھس گیا دریاب حیرت سے بولا

اچھا بھئی لے لیا یہ والا آپ تو دُعاؤں پر ہی اُتر آئے ہیں رابیل اُس کی حالت دیکھ کر بولی اور سوٹ لے کر شاپ سے باہر نکلی اور اگے کی طرف بڑھی

اب کہاں ؟؟ دریاب نے اُن کو آگے جاتے ہوئے دیکھ کر بولا

اب جیولری کون لے گا اِس کے ساتھ کی)رابیل بولی (

یا خدا دریاب اوپر کی طرف دیکھ کر بولا

ہائے اللہ کتنے پیارے برائیڈل لہنگے ہیں

سامنے ایک شوپ دیکھ کر رابیل بولی

کیا خیال ہے پہن کر دیکھے ؟؟ کسی کو کونسا پتہ لگے گا کے ہم دولہنیں نہیں ہیں

نور خوشی سے بولی

ہائے چل جلدی شادی تو پتہ نہیں قسمت میں ہے یا نہیں ایک بار برائیڈل جوڑا تو پہن لے

رابیل بولی اورخوشی خوشی اُس شاپ کی طرف بڑھی

یہ کہاں جارہی ہو تم دونوں اِس دکان پر تم دونوں کا کیا کام ؟؟؟ دریاب حیرت سے اِن کو دیکھ کر بولا

اپنی بھابھی کے لیے لہنگا لینے رابیل شرارتی انداز میں بولی اور شاپ کے اندر بڑھی

ہیں؟ کون سی بھابھی آگی اِس کی ؟؟ دریاب نا سمجھی سے بولا

شاید اِس کی دوست کے بھائی ی کی شادی ہو..... سوچتے ہوئے خودی کو جواب دے دیا

تم لوگ دو لہنگے خریدو گے؟؟ دریاب اُن کو دیکھ کر بولا جو ایک ایک لہنگا اُٹھے ایک طرف جانے لگی تھی

خریدے گا کون؟ ہم تو بس پہن کے دیکھیں گے

رابیل بولی اور یہ دونوں چینچنگ روم کی طرف بڑھی

کیا مطلب؟؟ دریاب نا سمجھی سے وہاں بیٹھا گیا اور ان کا انتظار کرنے لگا

تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوبصورت لال رنگ کے برائیڈل جوڑے کو پہنے باہر آئی ی اور خود کو شیشے میں دیکھنے لگی

نظر اُس پر ٹک سی گی تھی اِدرگرد کی ہر چیز بُری لگنے لگی تھی اُس کے آگے اب وہ اپنے ہجاب کے اوپر ہی وہ برائیڈل جوڑے کا ڈوپٹہ پہنے کی کوشش کر رہی تھی

دریاب کو نہیں پتہ اُسے کیا ہو رہا تھا...مگر کچھ بہت خوبصورت ہو رہا تھا وہ اُسے دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا اور بس دیکھتا رہ گیا اردگرد کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتا ہے اگر وہ جانتا تھا کچھ تو وہ تھی نور.......

دریاب بھائی ی دیکھیں کیسا لگ رہا ہے؟؟ بھائی ی؟؟ او ہیلو؟؟ کیا ہوا؟؟؟ رابیل پہن کر آئی ی تو اُس نے دریاب کو ہوش میں لانے کی پوری کوشش کی مگر وہ...وہ تو وہاں تھا ہی نہیں

چل میں بدل کر آئی ی بہت ہو گیا نور نے تصویر بنا کر رابیل سے کہا اور بدلنے چلی گی تو رابیل بھی بدل کر آگی.....دریاب وہاں ویسے ہی کھڑا اُس شیشے کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ ابھی بھی وہاں موجود تھی

بھائی ی آپ یہ جوڑے زرا اوپر ہی رکھنا ہم زرا آگے بھی دیکھ آئی یں انھوں نے دکان دار سے کہاں اور باہر کی طرف بڑھی

دریاب بھائی ی آپ کو کیا ہوا تھا اندر؟؟ رابیل چلتی ہوئی ی بولی لیکن وہ کہاں جانتی تھی کے جس سے وہ مخاطب ہے وہ تو وہاں تھا ہی نہیں

بھائی ی؟؟ جواب نہ ملنے پر وہ پلٹی تو وہاں دیاب نہیں تھا

بھائی ی کہاں گے؟؟ وہ نور کی طرف دیکھ کر بولی

مجھے لگا ہمارے پیچھے ہی ہیں.....شاپ میں جاکر دیکھ دوبارہ وہاں ہی نہ ہوں نور بولی تو رابیل شاپ کی طرف بڑھی تو دیکھا دریاب ابھی بھی وہاں اُسی طرح کھڑا تھا

ارے بھائی ی کیا ہو گیا ہے ؟؟ چلیں نہ رابیل نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلایا تو وہ اپنی دنیا میں واپس آیا

ہ...ہاں چلو وہ ایک دم بولا اور شاپ سے باہر نکلا

سامنے نور کو کھڑا دیکھ تو اس کا وہی روپ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا بڑی مشکل اپنا دھیان ادھر اُدھر کیا اور یہ لوگ واپسی کی طرف بڑھے.........

@@@@@@@@@@@@@

وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تھا کے اس کی نظر سامنے والے کمرے میں پڑی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ روک گیا وہ نماز پڑھ رہی تھی کتنی ہی دیر وہ وہاں کھڑا دیکھتا رہا اُس میں ایک عجیب سی کشش تھی جو اسے اُس کی طرف کھینچ رہی تھی وہ بہت مجبور تھا اپنے دل کے ہاتھوں......اس نے دعا مانگ کر ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیے تو وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

یار مزہ آیا ہے ویسے آج

آٹھ بجے کا ٹائم تھا تو یہ لوگ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں آگی تھی اب وہ نماز پڑھ کر فارگ ہوئی ی تھی ہر طرف اتنی خاموشی تھی کے ایسا لگ رہا تھا رات کے دو بج گے ہوں

ہاں یہ تو ہے اور تمھیں عائشہ کیسی لگی رابیل نے اُس سے پوچھا

ماشاءاللہ بہت اچھی اور بہت پیاری بس اللہ اُس کا نصیب اچھا کرے آمین نور بولی

.

.

.

صاحب جی آپ کے ہاتھ سے تو بہت خون نکل رہا ہے نصرین اُسے چائے دینے آئی ی تھی تو اُس کے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ کر بولی

چائے یہاں رکھو اور جاؤ یہاں سے دریاب لا پرواہی سے بولا ابھی پٹی کھولی جس کی وجہ سے پھر خون بہنہ شروع ہوگیا تھا

صاحب جی لیکن آپ کا ہاتھ نصرین بولی

میں نے تم سے کہا جاؤ یہاں سے دریاب زور سے بولا تو نصرین کمرے سے نکل گی

یہ آواز تو دریاب بھائی ی کی ہے یہ اِس ٹائم کس پر غصہ ہو رہیں ہیں

دریاب کا کمرے سامنے ہی تھا دریاب کی آواز سن کر رابیل بولی

یہ تمھارا بھائی ی ہر وقت غصے میں کیوں رہتا ہے اِسے اور کوئی ی کام نہیں ہے کیا نور بولی

میں دیکھتی ہوں رابیل فکر مندی سے بولی اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھی

آنٹی ؟؟ کیا ہوا ہے بھائی ی کو

دریاب کے کمرے سے نکلتی ہوئی ی نصرین سے پوچھا

بی بی جی وہ صاحب کے ہاتھ سے بڑا خون نکل رہا تھا میں نے کہا کے ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں تو غصہ کر گے نصرین نے بتایا اور وہاں سے چلی گی

کیا؟؟ رابیل نے بات سُنی تو پریشانی سے بولی ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی نور کو دیکھا اور دریاب کے کمرے کی طرف بھاگی

خون؟ لیکن کیسے؟ میں جاؤں کیا؟ نہیں نوری تجھے کیا جو مرضی ہو.......کیا کروں؟ دماغ کہہ رہا ہے نہیں جاؤں اور دل کہہ رہا ہے ضرور جاؤں اب کیا کروں؟

بھاڑ میں گیا دماغ دیکھو تو سہی جاکر وہ خود ہی سے باتیں کرتی ہوئی ی بولی اور دریاب کے کمرے کی طرف بڑھی

بھائی ی یہ کیا ہوا ہے آپکے ہاتھ کو اور پٹی کیوں کھول دی آپ نے چلے فوراً ڈاکٹر کے پاس

رابیل کمرے میں جاکر بولی نور اندر نہیں گی باہر ہی کھڑی دیکھتی رہی

ارے کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہو جائے گا خود ہی تم جاؤ سو جاکر دریاب بولا

اتنا شوق ہے آپ کو خون ضائع کرنے کا تو کسی کو دے دیں شاید کسی کے کام ہی آجائے دو دعائیں ہی مل جائیں گی مفت کی

نور کمرے میں جاکر بولی

مشورے کی ضرورت نہیں تمھارے دریاب نے ایک نظر اُسے دیکھا جو اُس سے کبھی نظریں ملا کر باتیں نہیں کرتی تھی ابھی بھی اُس کی نگاہیں اُس کے بہتے خون کی جانب تھی

اچھا ہوا نوری تم آگی تم یہاں روکو میں پٹی لاتی ہوں تمھیں تو کرنی آتی ہے تم بھائی ی کے ہاتھ پر کر دو رابیل بولی اور کھڑی ہوئی ی

نہیں میں خود کر سکتا ہوں مجھے کوئی ی شوق نہیں کسی کا احسان لینے کا دریاب بولا

اور مجھے بھی کوئی ی شوق نہیں ہے احسان چڑھانے کا اور نہ ہی میں تڑپ رہی ہوں کے پلیز مجھ سے پٹی کرواو نہ........رابی پٹی دو نور بولی اور رابیل سے پٹی لی

تو کون کہہ........چپ بلکل چپ ہر وقت بول بول کے تھکتے نہیں ہیں آپ؟........اب ایک لفظ اور بولا تو ایک گلاس میں خود اپنے ہاتھ سے مارو گی آپ کے سر پر......دریاب کچھ کہنے لگا تھا کے نور نے چپ کروا دیا اور بولی

نور نے کانپتے ہاتھوں سے اُس کا ہاتھ پکڑا اور پٹی کرنے لگی دریاب اُس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ سے محفوظ ہوا تھا

بھائی ی یہ ہوا کیسے رابیل نے پوچھا

کسی کو تکلیف دے کر اپنے سر پر بوجھ نہیں رکھتا میں دریاب نے نور کو دیکھ کر کہا اور کو ایک دم اُس کی رات یاد آئی ی تھی

مطلب؟؟ رابیل نہ سمجھی سے بولی

کچھ نہیں لگنے کی چیز تھی لگ گی دریاب بولا

میں چلتی ہوں نور کے پٹی کر کے اُٹھی اور بول کر کمرے سے چلی گی

@@@@@@@@@@@@

اپنے آپ کو کون خود تکلیف دے سکتا ہے

کمرے میں آکر اپنے ہاتھوں پر خون دیکھ کر بولی جو دریاب کے ہاتھ سے لگا تھا

وہ دریاب راجپوت ہے ہی بد دماغ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن میری وجہ سے؟ نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟؟ اُس نے مجھ تکلیف دی تھی اِس لیے اُس نے خود کو تکلیف دی؟ بات تو یہی ہوئی ی نہ کہ انھوں نے میری وجہ سے خود کو تکلیف دی مجھ بقول اُن کے ایک آوارہ کے لیے ؟ حیرت ہے

دیکھا بھائی ی کے ہاتھ پر سچ میں چوٹ لگی تھی اور تم سمجھ رہی تھی کے وہ ڈرامے کر رہیں ہیں

رابیل کمرے میں آکر بولی جو اپنے ہاتھوں کو گھورنے میں مصروف تھی

ہمم وہ بس اتنا ہی بولی

اب تمھیں کیا ہوا؟ ہاتھ دیکھنے کب سے شروع کر دیے تم نے رابیل اُسے دیکھ کر بولی

کک..کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی وہ بولی اور اپنے ہاتھ نیچے کیے رابیل نے دیکھا اُن پر ابھی بھی خون لگا ہوا تھا

ہاتھ تو دھو لے اپنے.....ابھی تک دھوئے ہی نہیں ؟ رابیل بولی

ہاں بس جا ہی رہی ہوں دھونے کے لیے تم لیٹ جاؤ میں آکر لائیٹ آف کرتی ہوں نور بولی اور واش روم کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@@

....باہر بہت تیز بارش ہو رہی ہے یار جانے کا کوئی ی فائیدہ ہی نہیں

رابیل نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا

ہائے ئے بارش......واؤ

نور اس کی بات سن کر کھڑکی کی طرف آئی ی اور بولی

بیٹا یہ واؤ بس تب تک ہے جب تک ہم گھر میں ہیں

رابیل باہر دیکھتی ہوئی ی بولی

کیا مطلب ؟

یار یہاں کونسا سڑکیں بنی ہوئی ی ہیں جس کی وجہ سے یہاں بارش ہوتے ہی ہر طرف کیچڑ ہوجاتا ہے توبہ بہت برا حال ہوتا ہے کے باہر نکلنے کا بھی دل نہیں کرتا

رابیل نے بتایا

تو یار تمھارے تایا ابو یہاں کے سائی ین ہیں وہ کیوں سڑکیں نہیں بنواتے ؟

نور بولی

کوشش کر رہے ہیں وہ لیکن فلحال سکول جب تک مکمل نہیں ہوجاتا وہ کچھ نہیں کرسکتے

رابیل نے بتایا

خیر چلو نیچے چلتے ہیں تھوڑا سا ہی مزہ چکھ لیتے ہیں اس سردیوں کی آتی بارش کا

نور بولی اور رابیل کے ساتھ نیچے کی طرف گی رابیل بیٹا وہ زرا دریاب کے کمرے سے چھتری تو لادو اِس کو تو کچھ ملتا ہی نہیں ہے

مبین بیگم نے اس دیکھا تو اِس کی طرف آئی ی اور بولی اور دریاب کی طرف اشارہ کرکے کہا جو باہر دوسری طرف منہ کرکے کھڑا تھا بازو پیچھے باندھے ہوئے تھے اُس کی پشت اِن کی طرف تھی

جی تائی ی جان ابھی لے کر آئی ی

رابیل بولی اور واپس اوپر کی طرف بڑھی نور وہاں ہی کھڑی اور مبین بیگم کے ساتھ ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی

کھڑا دیکھو کیسے ہے جیسے پتہ نہیں کس سلطنت کا بادشاہ ہو ہونہہ

باتیں کرتی کرتی اس کی پشت دیکھ کر دل میں سوچا اور نظریں ہٹا لی

تائی ی جان نہیں ہے وہاں تو

رابیل نے آکر بتایا تو دریاب پلٹا اور اِن کی طرف بڑھا

کتنی دفعہ کہا ہے جو چیز میں جہاں رکھتا ہوں وہاں سے مت اُٹھایا کرو مگر نہیں اِس گھر میں سنتا ہی کون ہے سب اپنی مرزی کرتے ہیں میں بتا رہا ہوں تم سب کو اگر مجھے دس منٹ میں چھتری نہ ملی تو سب کی چھٹی کر دوں گا

وہ سامنے کھڑے ملازمین سے سختی میں بولا اور جیب سے موبائل نکال کر کسی کا نمبر ڈائی ل کیا اور سائی یڈ پر چلا گیا

تم لوگ میری شکل کیا دیکھ رہے ہو جاؤ اور جاکر ڈھونڈو تم لوگوں کو پتہ بھی اگر اسے نہ ملی تو کتنا تماشہ کرے گا

مبین بیگم بولی تو وہ لوگ وہاں سے گے

آپ پریشان نہ ہوں تائی ی جان کوئی ی اور دیں دے نہ اور بھی کتنی ہیں

رابیل بولی

ارے بیٹا وہ کوئی ی اور لے لے تو بات ہی کیا ہے مگر اُن جناب کو وہی چیز چاہیے جو وہ خود لایا ہے اپنی پسند کی

مبین بیگم بولی

کیا؟ عجیب ہے مطلب اتنی آکڑ ہونہہ

نور بڑبڑائی ی

میں دیکھتی ہوں آپ پریشان نہ ہوں بھائی ی کی تو شروع سے عادت ہے جو چیز چاہیے اگر وہ نہ ملے تو پورا گھر آسمان پر اُٹھا لیتے ہیں

رابیل بولی اور نور کے ساتھ ایک طرف بڑھی

توبہ ہے ویسے اتنا نکھرا

نور بولی

نکھرا نہیں یار بس جو چیز پسند ہے وہ پسند ہے پھر کوئی ی کچھ نہیں کر سکتا ان کی زد کے آگے

رابیل ڈھونڈتی ہوئی ی بولی

یہ دیکھو یہ پڑی ہے تب سے پاگلوں کی طرح سب ڈھونڈ رہے تھے

چل باقی سب کو بتائیں وہ لوگ پاگل ہو جائیں گے ڈھونڈ ڈھونڈ کے نور بولی اور رابیل نے سٹور کو ٹالا لگایا

ایک منٹ......وہ لاونچ میں جاتی ہوئی ی ایک دم کچن کو دیکھ کر روک گی

کیا ہوا اب.....جلدی چلو بھائی ی کے دس منٹ پورے ہونے والے ہیں

رابیل بولی اور آگے کی طرف بڑھی ارے وہ آنٹی مبین شاید اپنے روم میں ہیں جاؤ ان کو بھی بولا

لاو وہ خودہی دے دیں گی اپنے لاڈ صاحب کو

نور بولی

ہاں یہ صیح ہے کہی ہماری بستی ہی نہ ہوجائے

رابیل بولی اور کمرے کی مبین بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی

ارے میں یہاں ہی ہوں مجھے چھتری دو اور تم جاؤ میں تب تک پانی پی لیتی ہوں بلکے یہ سٹور کی

چابی بھی دے اور جا کر آرام سے بولا کے لا آنٹی کو

نور نے اسے روکا اور اس سے چھتری اور چابیاں پکڑی تو رابیل ان کے کمرے کی طرف بڑھی

دریاب راجپوت آپ کو تو میں چھوڑو گی نہیں

نور چھتری کو دیکھ کر بڑبڑائی ی اور واپس سٹور کی طرف بھاگی

جلدی کھول نور اس سے پہلے کے کوئی ی یہاں نازل ہو......تالا کھولتی ہوئی ی ادھر اُدھر دیکھ

کر بڑبڑائی ی اور تالا کھول کر اندر داخل ہوئی ی

دریاب راجپوت آپ نے کچھ زیادہ ہی ہلکا لے لیا ہے مجھے

وہ بڑبڑائی ی اور چھتری کھول کر زمین پر بیٹھی اور وہاں پڑا چونے کا شاپر کھولا

یہ ایک چونے کی موٹھی اس رات میرا ہاتھ اتنی زور سے پکڑنے کے لیے اور ایک یہ ابھی ملازمین کو ڈاٹنے کی سزا اوررررر یہ ایک میری طرف سے فری اڈوانس میں.....اگلی بدتمیزی کے لیے

وہ بڑبڑائی ی اور چھتری کو الٹا کر کے تین موٹھیاں بھر بھر کر چھتری میں ڈالی اور اور اُسے ویسے ہی بند کر کے چھڑی واپس پیک کر دی اور سٹور کو تالا لگا کر وہاں آئی ی جہاں رابیل کے ساتھ روکی تھی رابیل وہاں ہی پریشانی کی حالت میں موجود تھی

کہا تھی تم یار مجھے پانی کا بولا تھا اور پتہ نہیں کہاں سے گھوم پھیر کر آرہی ہو

رابیل اسے دیکھ کر بولی

وہ بس.....یہ چھتری پکڑو اور آنٹی کو دوں

نور نے بہانہ سوچنے میں ٹائم ضائع نہیں کیا اور بات بدل دی اور رابیل کے ساتھ لاونچ کی طرف بڑھی

وہاں دریاب موجود نہیں تھا نہ ہی مبین بیگم تھی یہ دونوں اور ملازمین موجود تھے جو بے چارے ڈرے ہوئے کھڑے تھے

آپ لوگوں کو کسی نے آسمبلی میں کھڑا کیا ہے ؟؟

نور ان لوگوں کو دیکھ کر بولی جن کے سانس آٹکے ہوئے تھے

ارے کیا ہوا بھئی ؟؟

ان سب نے بس ایک نظر نور کو دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی

کیوں ڈر رہیں ہیں آپ لوگ اتنا اُس نیم چڑے کریلے سے ؟

دریاب لاونچ میں داخل ہوتا ہوا جھٹکے سے روکا اپنے لیے نیم چڑے کریلے کا لقب سن کے

اچھا نہ نوری چھوڑ نہ

رابیل کی نظر دریاب پر پڑی تو اسے روکا نور کی پشت تھی دریاب کی طرف

کیوں چھوڑو مطلب یار ایک چھتری گم ہونے پر کوئی ی اتنا شور کرتا ہے کیا؟ لیکن خیر وہ دریاب راجپوت ہیں کچھ بھی کرسکتے ہیں بلکے تم لوگ شکر ادا کرو اللہ کا ان کی شادی نہیں ہوئی ی اور کسی بے چاری کی قسمت پھوٹنے سے بچ گی....... انھیں نے پتہ کیا کہا کرنا تھا ایک منٹ کر کے دیکھاتی ہوں

اپنے ڈوپٹے کو دریاب کی چادر کی طرح کاندھوں پر ڈالا اور اکڑ کر کھڑی ہوگی ایک سیکنڈ انکل جی یہ گلاسس دیں نہ

نور بولی اور ملازم سے اس کی نظر کی عینک اتروائی ی اور خود پہنی اور جیسی وہ موجھ کو تاؤ دیتا ہے ویسے دیا اور دریاب کی طرح چلتی ہوئی ی رابیل کی طرف بڑھی

دریاب دبے پاؤں وہ سب دیکھتا ہوا وہاں آیا اور ملازمین کو چپ رہنے کا اشارہ کر کے وہاں سے بھیج دیا

بیگمممم تمھاری اتنی جرت میں کام پر جاتے ہوئے تمھیں اس صوفے پر بیٹھا کر گیا تھا تم وہاں سے ہلی بھی کیسے بس دو منٹ ہیں تمھارے پاس واپس وہاں جاکر بیٹھو نہیں تو چھٹی کردو گا تمھاری.....نور ایک ہاتھ سے موجھ کو تاؤ دیتی ہوئی ی بولی اور دوسرا ہاتھ دیوار پر رکھا

رابیل کی روکی ہوئی ی ہنسی بھی چھونٹ گی اور وہ کھول کر ہسنے لگی اور سائیڈ پر ہوئی ی اور پاگلوں کی طرح ہسنے لگی

ہاہاہاہاہا ویسے سوچ اگر بھائی ی یہ سب سن اور دیکھ رہے ہوں تو

رابیل ہنستی ہوئی ی بولی

ہاہاہاہا توپتہ وہ کہے گے نور تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی دریاب راجپوت کی نقل اتارنے کی......تم تو ابھی چھٹی کرو ہاہاہاہاہا.....TTTTT

وہ بولتی ہوئی ی مڑی اور دریاب کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر اس کی چیخ نکل گی ایک جھٹکے سے وہ کتنے ہی قدم پیچھے ہوئی ی

رابیل اور پاگلوں کی طرح ہسنے لگے

ویسے بھائی ی آپ سے زیادہ اچھی دریاب راجپوت تو نور بنی ہے ہاہاہاہاہا قسمے مزہ آگیا ہاہاہا

رابیل ہنستے ہوئے نور کے پاس جاکر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی

جتنی ریسرچ مجھ پر کی ہے اتنی اگر اپنے آپ پر کر لیتی تو زیادہ اچھا ہوتا وہ کیا کہہ رہی تھی مجھے نیم

چڑا........وہ سوچتے ہوئے بولا اور ایک قدم اس کی طرف بڑھا

کریلا........وہ بولی اور پچھتائی ی اس وقت کو جب وہ یہ سب کررہی تھی

بیٹا ملی چھتری؟

مبین بیگم وہاں آئی ی اور پوچھا

ہاں جی مل گی

دریاب نے موچھ کو تاؤ دیا اور ایک نظر اُسے دیکھا جو اتنے معصومیت اپنے منہ پر جمع کیے کھڑی

تھی جتنی اس دنیا میں کسی کے پاس نہ تھی

وہ بولا اور میز سے چھتری اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا

کیا ہوا تم دونوں کو

دریاب کے جاتے ہی مبین بیگم ان کو دیکھ کر بولی جو آنکھوں میں ہی کوئی ی بات کررہی تھی

کککچھ نہیں تائی ی جان آپ آرام کریں اب

رابیل بولی تو مبین بیگم وہاں سے چلی گی

یار رابی مجھے بچا لے

نور اس سے بولی جو پھر ہسنے لگی تھی

ارے پاگل پریشان نہ ہو بھائی ی نے بھی اس سب کو بہت انجوائے کیا ہے

رابیل بولی

وہ سب تو انجوائے کرلیا لیکن اب جو ہوگا وہ سب انجوئے نہیں کریں گے وہ

نور بولی

کیا مطلب

رابیل ناسمجھی سے بولی

افففف......دریاب کی بلند آواز گونجی اور ساتھ ہی کسی چیز کے بہت زور سے پھنکنے کی آواز آئی ی

ہائے بچالے مجھے میں گی آج......کیا کروں....میں کمرے میں جارہی میرا کوئی ی پوچھے تو کہنا میں دو تین دنوں کے لیے اللہ کے پاس چلی گی ہوں

نور آواز سن کر بولی اور کمرے کی طرف بھاگی

رک نوری.....اوئے کیا کئی ا تو نے اب.....اوئے

رابیل نے اسے روکنا چاہا مگر وہ روکی نہیں اتنی ہی دیر میں باہر سے غصے میں آتے دریاب کو دیکھا جس کا سارا منہ اور سر چونے سے بھرا ہوا تھا مبین بیگم بھی آواز سن کر وہاں پہنچی

یہ کیا ہوا؟ مبین بیگم حیرت سے بولی

چھتری میں چونا کہا سے آیا

دریاب غصے سے بولا

چھتری میں چونا؟؟ افففف نوری تجھے اللہ پوچھے

رابیل بڑبڑائی ی

کون ڈال سکتا ہے بیٹا

مبین بیگم بولی اور اس کے بال جھاڑنے لگی

ان سب کی چھٹی.........وہ ابھی بولنے لگا تو نور کی ایکٹنگ یاد آگی تو وہاں ہی روک گیا اور بات ادھوری چھوڑ کر وہاں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا......نور تھوڑا سا دروازہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی اس کی حالت دیکھ کر بڑی مشکل اتنی ہنسی روکی جیسے ہی دریاب نے اِسے دیکھ اِس نے جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا تو وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور وہ ہنسنے لگی

@@@@@@@@@

شام پانچ بجے کا ٹائم تھا کہ حرا اور اُس کی والدہ رانا ہاوس پہنچ گی

اتنے خراب موسم میں بھی سکون نہیں ہے انھیں

دریاب نے ان کو دیکھ کر منہ بنایا اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

رابیل بندہ بتا ہی دیتا ہے کہ تم آئی ی ہوئی ی ہو

حرا رابیل کے ساتھ بیٹھتی ہوئی ی ہوئی ی

بس آپی جلدی جلدی میں آئی ی تھی

رابیل بولی

سنا ہے تمہاری کوئی ی دوست بھی آئی ی ہے تمہارے ساتھ..... بھئی ہمیں بھی تو ملاو اُس سے

حرا بولی

ہاں جی ضرور وہ بس آتی ہوگی اُس کے گھر سے کال آگی تھی وہی سننے گی ہے

رابیل مسکراہ کربولی

تو چلو نہ ہم اس کے پاس ہی چلتے ہیں مما اور آنٹی کو باتیں کرنے دو

حرا بولی

چلیں آجائی یں رابیل نے کہا اور اس کے ساتھ اوپر کی طرف بڑھی

تم اپنی دوستی کو لے آؤ دریاب کے کمرے میں ہی مل کے باتیں کرتے ہیں اتنے ٹائم بعد اکھٹے ہوئے ہیں ہم حرا بولی اور خود دریاب کے کمرے کی طرف بڑھی رابیل اپنے کمرے کی طرف بڑھی نور کو بولانے کے لیے

ہائے دری.....ملے بغیر ہی اوپر آگے

حرا دریاب کے کمرے میں داخل ہوئی ی اور سامنے بیڈ پر بیٹھے دریاب کے ساتھ جاکر بیٹھی اور بولی دریاب فورا کھڑا ہوگیا

ملے بغیر نہیں.....جان چھڑوا کر آیا تھا

وہ سختی سے بولی اور کمرے سے باہر جانے لگا تھا کے حرا نے اُس کا بازو پکڑ لیا

یہ کیا بدتمیزی ہے.....دریاب غصے سے بولا اتنے میں رابیل اور نور کمرے میں داخل ہوئی ی تھی حرا نے پھر بھی بازو نہ چھوڑا بلکے اس کے ساتھ جاکر کھڑی ہوگی

وہ.......وہ دونوں حیرت سے یہ سب دیکھ کر حیران کھڑی رہ گی

اوہ تو یہ ہیں تمھاری دوست

حرا نور کو سر سے لے کر پاؤں تک ناپسندگی سے دیکھتی ہوئی ی بولی وہ اپنے نارمل حلیے میں تھے سر پر ہجاب اور سادہ سی شلوار قمیض

جی یہ ہے نور لیکن پیار سے سب اسے نوری کہتے ہیں میرے بچپن کی سب سے اچھی اور خاص دوست بلکے میری بہن......اور نوری یہ ہیں حرا آپی تائی ی جان کی دوست کی بیٹی

رابیل نے تعارف کروایا

حرا آپی کیا ہوتا ہے......بھئی اب تم مجھے حرا بھابھی کہا کرو نہ

حرا بولی اور ایک نظر دریاب کو دیکھ جس کی نگاہیں سامنے کھڑی نور کی جانب تھی

بھابھی؟ رابیل نے نا سمجھی سے دریاب کو دیکھا

بیٹھو تم لوگ مجھے زرا کام ہے

دریاب بولا اور سختی سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے چلا گیا

شرما گے مجھے لگتا ہے بہت شرمیلے ہیں تمھارے بھائی ی حرا بولی

خوشی ہوئی ی آپ سے مل کر

نور مسکراہ کر بولی اور کمرے سے چلی گی

یہ کسی کسی دوستیں بنائی ی ہیں تم نے رابیل جس کا کوئی ی کلاس ہی نہیں ہے

حرا اس کو جاتا دیکھ رابیل سے بولی

دوستی کلاس دیکھ کر کی جائے تو لانعت ہے ایسی دوستی پر..... کلاس دیکھ کر دوستی کی نہیں جاتی بلکہ خریدی جاتی ہے حرا آپی ایک اور بات میں سب برداشت کرسکتی ہوں نوری کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں برداشت کرسکتی آئی ندہ زرا دھیان سے خدا حافظ

رابیل سخت لہجے میں بولی اور کمرے سے چلی گی

ہونہہ بڑی آئی ی مجھے سیکھانے والی ایک دفعہ تمھارا بھائی ی میری مٹھی میں آجائے میں تمھیں بھی دیکھ لو گی

@@@@@@@@@@

رابی بہت سکون ہے یار یہاں...... میں نے تو سُنا تھا گاؤں میں دشمنیاں ہی بہت ہوتی ہے لیکن یہاں تو کچھ ایسا ویسا نہیں ہے

نور لاؤن میں چکر لگاتی ہوئی ی رابیل سے بولی جو اس کے برابر ہی کرسی پر بیٹھی موبائل پر لگی تھی

ہاں یار یہ تو ہے یہاں کی زندگی شہر کی زندگی سے بہت مختلف ہے

رابیل بولی اور موبائل سامنے پڑے میز پر کھا

یہ گیند کہاں سے آئی ی

دیوار کے اس پار سے گیند اندر آئی ی تو نور نے بھاگ کر گیند اٹھائی ی اور بولی

یہاں برابر میں اس ٹائم بچے کرکٹ کھیلتے ہیں وہاں سے ہی آئی ی ہونی

رابیل بولی

ہائے چل ہم بھی کھلتے ہیں ان کے ساتھ جاکر

نور بولی

پاگل واگل تو نہیں ہوگی ابھی دریاب بھائی ی آگے نہ تو اچھی خاصی لبستی ہو جانی رابیل بولی

ایک تو تیرے دریاب بھائی ی اقف......وہ بولی اور گیٹ کی طرف بڑھی

جی بیٹا؟ چوکیدار آگے بڑھا

انکل جی یہ گیند دینی ہے باہر

نور بولی

مجھے دے دیں میں دے دیتا ہوں

چوکیدار بولا

نہیں آپ گیٹ کھولے میں خود دوں گی نور بولی اور دروازہ کھلوا کر باہر کی طرف بڑھی وہاں کوئی ی بچہ گیند لینے نہیں آیا تھا عجیب بات تھی وہ گراؤنڈ کی طرف بڑھی اور دیکھا وہ بچے دوسرے گیند سے کھیلنے میں مصروف تھے

اوئے بچوں گیند نہیں چاہیے کیا؟ نور اونچی آواز میں بولی بچے اس کی طرف بھاگ کر آئے

جی چاہیے بچے بولے

تو لینے کیوں نہیں آئے

نور نے پوچھا

وہ دریاب بھائی ی غصہ کرتے ہیں

ایک بچہ بولا

کیوں؟

نور نے پوچھا

وہ ایک دفعہ گیند اُن کی گاڑی پر مار دی تھی

بچہ بولا

ہاہاہا تو پریشانی کی کیا بات ہے میں نے پوری کی پوری اینٹ مار دی تھی ان کی گاڑی پر اور پتہ بہت نقصان ہوگیا ان کا پورا کا پورا شیشہ ٹوٹ گیا نور ہنستے ہوئے بچوں کو بتانے لگی اور وہ ہنسنے لگے

چلو اندر آجاؤ سب مل کے کھیلتے ہیں

نور ہنستے ہوئے بولی

آپ کے ساتھ؟ اور اندر؟ نہیں آپی ہم نہیں آئے گے دریاب بھائی ی غصہ کریں گے

ایک بچہ بولا

کر کے تو دیکھایں وہ غصہ تم آؤ میں ہوں نہ اور ویسے بھی وہ گھر نہیں ہیں

نور بولی اور بچوں کو لے کر گھر کے اندر آگی اور لاؤن میں لے گی جہاں رابیل کرسی پر بیٹھی تھی

یہ یہ کیا.....یہ سب یہاں کیوں آئے ہیں

بچوں کی آواز پر اس نے دیکھا تو نور کوئی ی دس سے بارہ بچے لے کر اس کی طرف آرہی تھی

خود ہی تم نے کہا کے ہم باہر نہیں جاسکتے تو میں ان سب کو اندر لے آئی ی اب تو کھیل سکتے ہیں نہ؟

نور بولی رابیل اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

چلو بچوں اپنی اپنی جگہ سنبھالو

نور بولی اور بچوں کو دو ٹیموں میں تقسیم کر لیا اور کھیلنے لگی

اب اس کی باری آئی ی تھی بیٹنگ کی تو وہ بیٹ پکڑے سامنے آئی ی

بھئی اچھی اچھی بالز کروانی ہیں

نور بولی اور بیٹ پکڑ کر کھڑی ہوگی

آؤٹ.......پہلی گیند پر ہی سب زور سے بولے

ایسے کیسے آؤٹ ابھی تو ٹرائی ی بال تھی چلو شاباش پھر بال کرواو نور بولی

چھکا.......او تیری........بال سیدھی سامنے سے غصے میں آتے دریاب کے سر پر لگی تھی

اِس نے اس کو دیکھا اور زبان دانتوں کے نیچے دے کر پلٹ کر کھڑی ہوگی

تم سب یہاں کیسے آئے وہ حیرت سے انھیں دیکھ کر بولا اور انھیں باہر نکالا

......کون لے کر آیا ہے تم لوگوں کو یہاں نکلو سب یہاں سے بھاگو

بھائی ی زور سے تو نہیں لگی رابیل اس کے پاس آکر بولی

سر پھوڑ دیا بدتمیزو نے......ان کو یہاں لے کر کون آیا ہے دریاب سر مسلتا ہوا بولا

وہ......نوری

(ابھی رابیل بول رہی تھی کے ایک بچہ وہاں آیا)

نوری آپی بیٹ دے دیں وہ بچہ بولا دریاب نے حیرت سے اسے مڑتے دیکھا اس نے بچے کو

بیٹ دیا اور مصعوم ترین بن کر وہاں کھڑی ہوگی

یہ تمھاری دوست تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑگی ہے میرے کبھی میری گاڑی کا شیشہ اور کبھی میرا سر

سب کے پیچھے پڑگی ہے

دریاب بولا

سوری

(وہ معصومیت سے بولی اور وہاں سے بھاگ گی)

ہاں؟ روکو.....اس نے اسے روکا مگر وہ نہ روکی

@@@@@@@@@@

یہ کس کی کال ہے اُس کے فون پر بیل ہوئی ی تھی اُس نے موبائل پکڑا تو کوئی ی غیر پہچان والا نمبر تھا

ہیلو......اُس نے موبائل کان کے ساتھ لگایا اور بولا دوسری طرف زور دار قہقہ گونجا تھا دریاب وہ آواز پہچان گیا تھا

کیسے ہو رانے

(دوسری طرف سے آواز آئی ی)

کال کرنے کی وجہ

دریاب غصے کو کنٹرول کرتا ہوا بولا

ارے ارے غصہ تو نہ کریں دریاب صاحب آپ کی یاد آئی ی تو کال کرلی ہم نے

(راجا ہنستے ہوئے بولا)

دوبارہ یہ کال کرنے کی بھی جرت مت کرنا ورنہ کال کرنے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا

(دریاب غصے سے بولا)

ہائے ئے ایک ملاقات ہی تو چاہتے ہیں ہم آپ کی .... خیر کال کرنے کی وجہ کچھ یہ تھی کہ میں نے سوچا پہلے میں آرام سے بات کر لو بعد میں کہی آپ کو بُرا نہ لگ جائے

راجا بولا

بکو مت جو بکواس کرنی ہے وہ کرو

دریاب بولا

بھئی بات سیدھی ہے اُس وسیم کی بیٹی کو ہمارے حولے کر دو اِس میں تمھارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی

راجا بولا

میں تجھے زمین میں گاڑ دوں گا اگر اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو منحوس جانور

(دریاب کا دل کر رہا تھا وہ اُس کے سامنے ائے اور وہ اُسے جان سے مار ڈالے)

ہاہاہاہا دیکھو بھئی بھلائی ی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے چلو سو جاؤ بچے سو جاؤں کل کا دن بہت بھاری ہونے والا ہے تم پر)راجا ہنستے ہوئے بولا اور کال بند کر گیا (

تیری ....دریاب بولنے لگا تھا کے کال بند ہو چکی تھی اُس نے غصے سے موبائل بیڈ پر پھنکا

عائشہ......ہاں مجھے اس کو محفوظ کرنا ہوگا ابھی اِس وقت وہ سوچتے ہوئے بڑبڑایا اور جلدی سے دوبارہ موبائل اُٹھایا اور کال ملانے لگا

کال اُٹھا سلمان کال اُٹھا ....کال کرتے ہوئے بڑبڑایا

افففف غصے سے بولا اور گاڑی کی چابی اُٹھا کر باہر کی طرف بڑھا

یہ گاڑی کی آواز اِس ٹائم کون جا رہا ہے باہر

رابیل گاڑی کی آواز سن کر بولی اور کھڑکی کی طرف بڑھی

دریاب بھائی ی ؟؟ یہ کہاں جا رہیں ہیں اِس ٹائم

رابیل دریاب کو دیکھ کر پریشانی سے بولی

کیا ہوا یار کمرے کی لائیٹ کیوں آن کی....بند کر لائیٹ سونے دے مجھے نور لائیٹ آن ہوتے ہی نیند میں بولی

نوری نوری اُٹھ بھائی ی پتہ نہیں کہاں گے ہیں اِس ٹائم رابیل اُسے اٹھاتی ہوئی ی بولی

ارے یار وہ چھوٹے بچے تو نہیں ہیں نہ آجائے گے

نور نیند میں بڑبڑائی ی

یار مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا .....میں بھائی ی کو فون کرتی ہوں رابیل بولی اور فون ملایا

یار اُن کا نمبر بھی بند ہے رابیل پریشانی سے بولی

کہی تیرے بھائی ی نے سب سے چھپ کر شادی وادی تو نہیں کی ہوئی ی نور اُٹھ کر بیٹھتی ہوئی ی بولی

دفعہ ہو یار میں اتنی پریشان ہوں اور تجھے اپنی بونگیاں سوجھ رہی ہیں رابیل بولی

لو اِس میں بونگیوں والی کیا بات ہے........نوری اُٹھ اور آ میرے ساتھ چوکدار بابا سے پوچھتے ہیں شاید اُن کو بتا کے گے ہوں

نور بول ہی رہی تھی کے رابیل اُس کی بات کاٹ کر بولی

ارے یار کیا ہو گیا ہے اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو نور بولی

تم بیٹھو میں پوچھ کر آتی ہوں رابیل بولی اور کمرے سے باہر نکلی

رُک نہ آگی میں نور بولی اور بیڈ سے چھلانگ لگا کر اُس کے پیچھے بھاگی

@@@@@@@@@@

کیا ہوا بی بی جی سب ٹھیک ہے؟؟؟ چوکدار اِن دونوں کو اِس وہاں دیکھ کر بولا

انکل دریاب بھائی ی کہاں گے ہیں؟؟ آپ کو کچھ بتایا اُنھوں نے رابیل پریشانی سے بولی

پتہ نہیں بیٹا صاحب بڑے غصے میں آئے تھے اور گاڑی لے کر نکل گے چوکدار نے بتایا

آپکو کچھ بتایا نہیں؟ رابیل نے پوچھا

نہیں بیٹا چوکدار بولا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا یہ دونوں چپ کر کے واپسی کے لیے بڑھی

اللہ خیر کرے رابیل بڑبڑائی ی

مجھے پتہ کیا لگتا ہے؟؟ نور سوچتی ہوئی ی بولی

یار چپ نہ رابیل بولی کیوں کے وہ جانتی تھی اُس نے کوئی ی چول ہی مارنی ہے

یار سن تو سہی نور بولی

ہاں بول رابیل نے پوچھا

مجھے لگتا ہے اُن کی بیوی نے اُن کو دھمکی دی ہوگی کے تم میرے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتاؤ ورنہ میں تمھارے بیٹے کو لے کر آرہی ہوں تمھارے گھر سب کو سچ بتانے کے لیے اور اِس وجہ سے تمھارا بھائی ی غصے میں اُسے روکنے گیا ہے ویسے حیرت ہے اتنا بڑا گنڈا اپنی بیوی سے ڈرتا ہے نور بولی

رابیل نے اُس کی بات سن کر اپنے سر پر ہاتھ مارا

گیٹ کھولنے کی آواز پر یہ دونوں مڑی گاڑی اندر داخل ہوئی ی تھی

شکر ہے بھائی ی آگے......ہاں یہ لڑکی کون ہے نوری کہی تیری بات سچ تو نہیں ہوگی

رابیل گاڑی میں بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر بولی جس نے پورا اپنے آپ کو چادر میں کور کیا ہوا تھا اُس کا منہ نظر نہیں آرہا تھا

ہائے ئے دیکھا میں نے پہلے ہی کہاں تھا بیٹا تم میری باتوں کو بڑا ہلکا لیتی ہو نور بولی اب وہ لڑکی دریاب کے ساتھ چلتی ہوئی ی اِن کی طرف آ رہی تھی

ہاں..ں...ں یہ تو عائی شہ ہے رابیل اُس لڑکی کو دیکھ کر بولی جس نے اپنے منہ سے چادر سائی یڈ پر کی تھی

لو جی تمھاری دوست کو ہی لے اُڑے تمھارے بھائی ی لیکن بیٹا کہاں ہے اِن کا نور آہستہ آواز میں بڑبڑائی ی

بیٹا؟؟ رابیل نے حیرت سے اُسے دیکھا

اِیسے کیا دیکھ رہی ہو شادی کی ہے تو بیٹا تو ہونا چاہیے تھا نہ ساتھ نور بولی

یہ تم لوگ یہاں کیا کر رہی ہو اِس ٹائم

دریاب اِن کو دیکھ کر بولا

دیکھ ہمیں دیکھ کر کیسے رنگ اُڑ رہیں ہیں تیرے بھائی ی کے نور بڑبڑائی ی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم لوگ...یہ عائی شہ کو اپنے کمرے میں لے جاؤں آج رات یہ یہاں ہی رہے گی

دریاب ان کو دیکھ کر بولا

ہاں...ں..ں رابیل اور نور نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

چل بھئی رابی استقبال کر اپنی بھابھی کا نور بڑبڑائی ی

یہ تم دونوں کو کونسا سانپ سونگھ گیا ہے عائشہ کو کمرے میں چھوڑ کر آؤ بغیر سوال جواب کیے

اور تم دونوں میرے کمرے میں آؤ دریاب بولا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا اُن دونوں نے پھر

حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

آ..آؤ عائشہ تمھیں کمرا دیکھا دوں رابیل بولی اور نور کے ساتھ اُسے کمرے تک لے گی

کمرے میں چھوڑ کر خود یہ دونوں دریاب کے کمرے کی طرف بڑھی

بھائی ی آپ نے یہ کیاک ئی ا؟

رابیل نور کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی ی تو سامنے دریاب بیٹھا پانی پی رہا رہا تو اُسے دیکھ کر

بولی

کیا نہیں پینا تھا پانی؟؟ دریاب نا سمجھی سے بولا

نہیں......وہ کیاک ئی ا

رابیل وہ پر زور دے کر بولی

وہ؟ وہ کیا؟ دریاب ایک بار پھر نا سمجھی سے بولا

لو جی مبارک ہو تیرا بھائی ی دماغ سے بھی گیا

نور بڑبڑائی ی

افف نوری چپ نہ ایک تو بھائی ی نے شادی میں نہیں بولایا مجھے اوپر سے تم اپنی لگی ہو
رابیل تپ کر بولی

کس کی شادی ؟؟؟ دریاب حیرت سے بولا

آپ کی شادی رابیل منہ بنا کر بولی

میری شادی؟؟ وہ کب ہوئی ی؟؟ دریاب حیرت سے بولا

اب جھوٹ نہیں بولے آپ.......آپ نے اگر شادی نہ کی ہوتی تو آپ اِس ٹائم باہر نہ
جاتے اور عائی شہ کو مت لے کر آتے رابیل بولی

ایک سیکنڈ میری شادی اور عائی شہ کے یہاں آنے کا کیا تعلق دریاب نہ سمجھی سے بولا

تو جس سے شادی کریں گے اُسی کو لے کر آئے گے نہ آپ......رابیل معصومیت سے بولی

ہاں تم پاگل تو نہیں ہوگی رابیل وہ بہن ہے میری یہ بکوس کس نے تمھارے دماغ میں بھری
ہے

دریاب ایک دم غصے سے بولا اور آخری میں نور کو دیکھا

بھ ئی میں نے کچھ نہیں کہہ.....ہاں ن ئی تو فضول میں مجھ پر بات نہ لائے آپ نور ایک دم
بولی

مطلب آپ کی شادی نہیں ہوئی ی؟؟؟ تو عائی شہ اِس ٹائم آپ کے ساتھ کیوں اور کیسے؟؟

رابیل حیرت سے بولی

یہی تو بتانے کے لیے بولایا ہے تم دنوں چڑیلوں کو

دریاب بولا

ہووووو نوری تجھے چڑیل بولا.....رابیل بولی

آپ نے مجھے چڑیل کیوں بولا میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں نوری معصومیت سے بولی

ہاہاہاہاہا دریاب نے قہقہ لگایا تھا نور نے پہلی بار اُسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا وہ اتنا بُرا نہیں تھا جتنا نظر آتا تھا دریاب راجپوت بس بُرے لوگوں کے لیے بُرا تھا سب کے لیے نہیں

آپ ہنستے بھی ہیں؟؟ نور حیرت سے بولی

ظاہر ہے میں بھی انسان ہوں دریاب بولا

لگتا نہیں تھا نور بولا

کیا؟انسان؟ دریاب بولا

نہیں وہ یہ کے آپ ہنستے بھی ہیں نور بولی

یہ بندا دریاب راجپوت نہ ہوتا تو میرا کرش ہوتا پکا

نور نے دل میں سوچا

اچھا بھئی اب یہ بھی بتادیں کے عائشہ یہاں کیوں آئی ی ہے اس ٹائم رابیل جمائی ی لیتی ہوئی ی بولی تو دریاب نے انھیں ساری بات بتائی ی راجا کی شروع سے لے کر آج تک کی کس قدر گھٹیا انسان ہے یہ راجا.....ایک دفعہ ہاتھ لگ جائے تو دنیا سے اُڑا دوں اِس کو نور ساری بات سُن کر غصے سے بولی

انسان نہیں جانور ہے.....بھائی ی پولیس کو بتائیں نہ

رابیل بولی

او بہن پیسے کی دنیا ہے یہ.....یہاں جس کے پاس پیسا ہے وہ گھٹیا ہو کر بھی شریف ہے اور جس کے پاس پیسا نہیں ہے وہ شریف ہوکر بھی گناہگار

نور بولی

بلکل.....اب فلحال جب تک عائشہ کی شادی نہیں ہو جاتی وہ یہاں رہے گی ہمارے ساتھ کیوں کے ایک یہ واحد جگہ ہے جہاں اُس کو کوئی ی خطرہ نہیں ہے

اور ایک دفعہ خیر سے اُس کی شادی ہو جائے پھر میں اُس گھٹیا جانور کو بتاؤ گا کے دریاب کس چیز کا نام ہے دریاب بولا

ہہہمم پتہ ہے نیم چڑا کریلا ہیں آپ وہ دل میں بڑبڑائی ی

کچھ کہا تم نے ؟؟ دریاب نے پوچھا

وہ میں کہہ رہی تھی کہ کل وہ کیا کرنے والا ہے؟

نور نے فورا بات بنائی ی

ظاہر ہے وہ پھر عائشہ کو تنگ کرتا لیکن اب کچھ نہیں ہوگا کل کیوں کے عائشہ محفوظ ہے اب

دریاب بولا

ہھمم لیکن اگر اُس نے عائشہ کو اُس کے گھر نا پا کر اُس کے گھر والوں کو نقصان پہچانا چاہا پھر؟؟

رابیل بولی

اُس کی فکر تم لوگ مت کرو میں نے اُس انتظام کر رکھا ہے..... تم لوگ شادی گزارو تو میں خود تم لوگوں کو واپس چھوڑ آؤ گا کیوں کے میں نہیں چاہتا میری وجہ سے وہ تم لوگوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھے دریاب بولا

وہ اچھا نہیں تھا....وہ بہت اچھا تھا وہ کسی کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا وہ کوئی ی فلم کا ہیرو نہیں تھا وہ دریاب راجپوت تھا

نور پلکیں چھپکے بغیر اُس بولتا ہوا دیکھ رہی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی

چلو اب تم لوگ جاؤ..... بھئی سُونا بھی ہے مجھے

دریاب ٹائم دیکھتا ہوا بولا تو یہ لوگ اُٹھ کر چلی گی

تو ہم کونسا آپ کی نیند پر پاؤں رکھ کر بیٹھی ہیں سو جائی یں

نور منہ چڑھا کر بولی

محترمہ آپ جانا پسند کریں گی یہاں سے پھر ہی یہ بندا نہ چیز سو پائے گا نہ

دریاب مسکراتے ہوئے بولا

بھئی اب زیادہ فری بھی ہوں آپ زہر لگتے ہیں مجھے

نور بولی اور کھڑی ہوئی ی

ویسے بھائی ی اگر آپ نے عائشہ سے واقع شادی کرلی ہوتی نہ تو میں کہتی میری نوری مرگی تھی کیا

رابیل شرارتی انداز میں بولی نور نے حیرت سے اسے دیکھا

آئیڈیا برا نہیں ہے.......ابھی بھی سوچا جاسکتا ہے

دریاب بھی شرارتی انداز میں بولا

بھاڑ میں گے آپ دونوں.......ایسا کچھ ہوتا تو زہر دے دیتی تیرے بھائی ی شادی سے پہلے ہی اور تمھارے ساتھ شادی اور زہر میں سے زہر پینا پسند کرتا چاپانی مکڑی

افففف نیم چڑا کریلا ہونہہ

وہ تپ کر بولی اور کمرے سے چلی گی اور وہ دونوں ہنسنے لگے

@@@@@@@@@@@

رُوح میں شامل ہے فقط نس نس میں نہیں"
وہ اِک شخص جو میری دسترس میں نہیں
حل یہی ہے کہ بھول جاؤں اُسے
"..اور اک یہی بات میرے بس میں نہیں

یہ مجھے کیا ہوجاتا ہے.....دریاب مت سوچ یہ سب پتہ نہیں رابیل اس کو یہاں کیوں لے آئی ی ہے حواسوں پر سوار ہو کر رہ گی ہے میرے......

میں نہیں سوچنا چاہتا اس کے بارے میں لیکن....میں خود کو روک نہیں پاتا میرے بس میں ہی نہیں ہے

جب میں اِس سے ملتا ہوں کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتی ہے کے پھر اگلی ملاقات تک میں اُس کے خیال سے باہر ہی نہیں آپاتا

شیشے میں کھڑا خود ہی سے مخاطب تھا وہ تین بج چکے تھے مگر نیند تھی کے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

میں اُس سے زیادہ نہیں ملا پھر بھی؟؟

سالے تجھے محبت ہوگی ہے اُس سے لکھ لے میری یہ بات......اُسے اپنے اندر سے آواز آئی ی تھی

نہیں اوئے أَسْتَغْفِرُ اللہ میں دریاب راجپوت اور محبت وہ بولا

محبت نہیں تو یہ کیا ہے پھر......میری سمجھ سے باہر ہے

وہ حرا......ہر طرح سے خوبصورتی کی مثال ہے اس کے سامنے یہ سب نہیں ہوتا بلکہ وہ تو مجھے ...... ایک آنکھ نہیں بھاتی عجیب بے شرم لڑکی ہے

اِس میں کیا ہے جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے اُس کا ہجاب؟ شاید وہ ہر وقت ہجاب میں رہتی ہے اس لیے سب سے مختلف لگتی ہے لیکن کیوں مجھے تو یہ ہجاب یہ پردہ یہ چادر نہیں پسند تھی پھر.......اس کو دیکھنے کے بعد اور کچھ اچھا کیوں نہیں لگتا اور جب وہ سامنے ہو تو اور کوئی ی نظر ہی نہیں آتا.......گہرئی ی سوچ میں مصرف تھا کہی دور فجر کی آزان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو یہ اپنی سوچ سے باہر نکلا.......ہر آزان کے بعد اسے وہ منظر یاد آجاتا جب وہ اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا

@@@@@@@@@@@@@

سکول دیکھنے جانا ہے تو جلدی کرلو ناشتا ورنہ چھوڑ کر چلا جاؤ گا

دریاب اپنی کرسی پر بیٹھتا ہوا ان کو ناشتا کرتا دیکھ کر بولا

جی جی بس دو منٹ

رابیل ناشتا کرتی ہوئی ی بولی

بیٹا وہ حرا بھی بس پہنچنے والی ہے اس کو بھی لے جانا ساتھ

مبین بیگم انڈے میز پر رکھتی ہوئی ی بولی نور کی نظریں پلیٹ سے اٹھی تھی

کس وجہ سے......سارے پنڈ کو نہ لے جاؤں ساتھ

دریاب سختی سے بولا حرا کا نام سن کر ہی اسے غصہ آجاتا تھا

بہت بری بات ہے دریاب تم سب جب جا ہی رہے ہو تو اسے بھی لے جانا

مبین بیگم بولی

بھائی ی آپ ایک کام کریں ہم پھر کبھی چلے جائی یں گے آپ اُسے ہی لے جائی یں ساتھ

رابیل بولی جب سے اس نے نور کے بارے میں غلط بات کی تھی وہ اِسے ناپسند ہوگی تھی

میرے منہ پہ کہاں پاگل لکھا ہے ؟ جو اس کو اکیلا لے کر نکل.......ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ

حرا وہاں پہنچی

لو آگی پچھل پیری......دریاب اسے دیکھ کر بڑبڑایا

تم لوگ آجاو میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں

وہ بولا اور اٹھ کر باہر نکل گیا

چلیں حرا آپی؟

رابیل طنزیہ آپی پر زور دے کر بولی

Yes sure....lets go

حرا بولی اور کھڑی ہوئی ی

آجا نوری.....رابیل بولی اور باہر کی طرف بڑھی

یہ بھی جائے گی ہمارے ساتھ؟ اور اس حلیے میں؟

حرا نے رابیل سے پوچھا

جب آپ کو اِس حلیے میں ہم آپنے ساتھ لے کر جارہے ہیں تو نوری تو پھر میری جان ہے

رابیل طنزیہ بولی اور آگے بڑھ کر فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گی

نور نے اِن کی بڑبڑاہٹ سُنی نہیں تھی وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گی

میں کہاں بیٹھوں؟ حرا فرنٹ ڈور پر کھڑی ہوکر رابیل سے بولی

چھت پر......میرا مطلب ہے آپی جان آپ پیچھے نوری کے ساتھ بیٹھے نہ

رابیل پہلے بڑبڑائی ی اور پھر میٹھی ترین بن کر آپی جان پر زور دیتے ہوئے بولی

میں کیسے پیچھے بیٹھو.....وہ میری طبیت خراب ہوجاتی ہے پیچھے بیٹھ کر..... تم پیچھے اپنی پیاری دوست کے پاس بیٹھ جاؤ نہ

حرا بولی

کوئی ی بات نہیں راستے میں ہسپتال آتا ہے بے فکر ہوکر بیٹھ جاؤ

دریاب بولا تو حرا غصے سے پچھے بیٹھ گی مجبورن اور یہ لوگ سفر کے لیے روانہ ہوئے

@@@@@@@@@@

تم یہ ڈوپٹہ ہر وقت کیوں کرتی ہو؟

راستے میں حرا نے نور سے پوچھا

اللہ کا حکم ہے اور مجھے بہت پسند ہے

نور نے مسکراہ کر کہا

ویسے تمھیں گرمی نہیں لگتی یہ جو فل ٹائم اپنا سر باندھا ہوتا ہے تم نے.....مجھے تو تمھیں دیکھ کر گرمی لگتی ہے

حرا بولی

جب عشق ہوجائے تو کچھ محسوس نہیں ہوتا گرمی ہویا سردی.....اور اِسے باندھنا نہیں کہتے حجاب کہتے ہیں

نور مسکراہ کر بولی دریاب نے شیشے میں اسے دیکھا تھا وہ اپنے رب سے کتنی محبت کرتی تھی وہ اس کے چہرے کی رونک بتاتی تھی جب وہ اللہ کی باتیں کرتی تھی

عشق؟ حرا نا سمجھی سے بولی

ہاں عشق....... عشق وہ ہے جو ایک دفعہ ہوجائے تو انسان کے مرنے تک وہ ساتھ نہیں چھوڑتا اور اگر عشق اپنے رب سے ہوجائے تو مرنے کے بعد بھی ساتھ نہیں چھوٹتا اللہ سے زندگی ......اور آخرت دونوں جنت بن جاتے ہیں

نور بولی......دریاب ایسے تھا جیسے وہ ہواوں میں گاڑی چلا رہا ہے اس کی باتوں میں کھو کر

مطلب؟ خیر میں پوچھنا چاہ رہی تھی تم ہر وقت ایسے ہی رہتی ہو؟؟ سوتے وقت بھی؟

حرا بولی اور پوچھا

ہاہاہاہا نہیں پردہ بس نامحرم سے ہوتا ہے اور نامحرم وہ ہیں جن سے آپ کا نکاح ہوسکتا ہے ان سے پردہ کرنا واجب ہے گھر میں یا رابی کے ساتھ میں تم لوگوں جیسی ہی ہوتی ہوں لیکن گلے میں ڈوپٹہ ضرور ہوتا ہے بلکل نہیں اتر جاتا

نور بولی اور آخر بات اسے لگا کر گی جس کے پاس ڈوپٹے کا نشان تک نہیں تھا

لگتا ہے تم پڑھائی ی ہی ان چیزں میں کر رہی ہو؟

یہ سب کالج سکول سے حاصل ہوتا تو تم اس ٹائم ٹوپی برکھا پہن کر بیٹھی ہوتی مجھ سے زیادہ پڑھا ہے نہ تم نے؟ اور مہنگی یونیورسٹیوں میں

نور بولی وہ جواباً بس اسے نا سمجھی سے دیکھتی رہی

اسلام کی تعلیم ہمیں پیدائی شی طور پر ہمارے ماں باپ سے ملتی ہے اور باقی قرآن ہمیں سکھا دیتا ہے

اور پردے کا حکم صرف عورتوں کے لیے نہیں ہے مردوں کے لیے بھی پردے کا حکم ہے قرآن مردوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ عورتوں کو نہ گھوریں اور بے حیائی نہ کریں۔ قرآن (باب 24، آیت 31) مردوں کو حیا کی تلقین کرتا ہے": مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں' ' ۔

اور سورۃ الاحزاب قرآن پاک کی سورۃ ہے جس کی آیت نمبر 59 میں کہا گیا ہے

' ' اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر کے کپڑوں کا کچھ حصہ نیچے لے آئیں۔ یہ زیادہ مناسب ہے کہ انہیں پہچانا جائے گا اور ان کے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔ اور اللہ ہمیشہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

گاڑی میں صرف اسی کی آواز گونج رہی تھی جس نے یہ ٹوپک شروع کیا تھا وہ خود تو موبائل میں لگی تھی لیکن رابیل اور دریاب بہت غور اور توجہ سے سب سن رہے تھے

سچی نوری مزہ آگیا ماشاءاللہ ماشاءاللہ

رابیل مسکراہ کر بولی

ماشاءاللہ دریاب بڑبڑایا اور سکول والی جگہ پہنچ کر گاڑی روکی تو یہ لوگ نیچے اُتر گے

کام تو بہت سپیڈ سے چل رہا ہے ماشاءاللہ

رابیل بولی

لڑکیوں کا حصہ کس طرف ہے ؟

نور نے ادھر اُدھر دیکھتی ہوئی ی پوچھا

ہاہاہا لڑکیوں کا سکول.....وہ بھی اس گاؤں میں ہاہاہا حرا ہنستے ہوئے اس کا مزاک اڑاتے ہوئے بولی

اِس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟ کیوں نہیں ہو سکتا یہاں لڑکیوں کا سکول؟

نور نے پوچھا

یہاں لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنا اچھا نہیں سمجھا جاتا رابیل نے بتایا

عجیب جہالت ہے وہی انسویں صدی والی سوچ

نور بولی

کیا کریں گی پڑھ کر..... سنبھالنہ تو گھر شوہر اور بچوں کو ہے نہ

دریاب نے اس کی بات سن لی تھی تو اس کی طرف بڑھا اور بولا

قوم کی ترقی تعلیم یافتہ ماؤں کے بغیر ناممکن ہے۔ اگر اس ملک کی خواتین تعلیم یافتہ نہ ہوں تو تقریباً آدھے لوگ جاہل ہو جائیں گے۔ لڑکیوں کے لیے تعلیم انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ انہیں ایک ایسے فرد کے طور پر تیار کرتی ہے جو معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، اچھی طرح باخبر اور خود مختار ہوتی ہے۔ یہ وہی ہیں جو بچوں کی پرورش کا باعث بنتے ہیں اور راستے میں ان کی تعلیم کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ ''جو ہاتھ جھولا ہلاتا ہے وہی دنیا پر حکمرانی کرتا ہے' ' ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک ماں اپنے بچوں کی زندگیوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہاں لوگ لڑکیوں کو تعلیم نہیں دینا چاہتے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کو تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ تعلیم خواتین کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ خواتین آنے والی نسل کی مائیں ہیں اگر خواتین ان پڑھ رہیں تو آنے والی نسلوں کو بے شمار چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اگر ہم معاشرے کو ایک درخت سمجھیں تو مرد اس کے مضبوط تنا کی مانند ہیں جو عناصر کا مقابلہ کرنے کے لیے درخت کو سہارا دیتا ہے اور عورتیں اس کی جڑوں کی مانند ہیں۔ پرورش

کرنے والا اور وہ جو معاشرے کو اکٹھا رکھتا ہے۔ جڑیں جتنی مضبوط ہوں گی درخت اتنا ہی بڑا اور مضبوط ہوگا۔

لگتا ہے اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کی کتابیں رٹی ہوئی ی ہیں تم نے

حرا ہنستے ہوئے بولی

بات اصول کی ہے.....امید کرتی ہوں آپ کو میری بات سمجھ آگی ہو گی

پہلے حرا کو دیکھ کر کہا اور پھر دریاب کو دیکھ کر بات مکمل کی جو لاجواب ہو چکا تھا

@@@@@@@@@@@@

دوپہر کا وقت تھا دریاب ان کو گھر چھوڑ کر ڈیرے پر چلا گیا تھا وہ دونوں عائشہ اور مبین بیگم کو اپنے کپڑے دیکھنے میں مصروف تھی بیل بجی تو نور نے اٹھ کر کھڑی سے باہر دیکھا تو کوئی ی بھی موجود نہیں تھا اور حیرت کی بات یہ تھی کے کسی بہت چھوٹے بچے کی رونے کی آواز آرہی تھی جیسے کچھ مہینوں کا بچہ ہو اُس نے آگے ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنا چاہا مگر کچھ نظر نہ آیا تو واپس اپنی جگہ بیٹھ گی

یہ بچہ کون رو رہا ہے؟؟ مبین بیگم آواز سُن کر بولی تھوڑی دیر بعد کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی ی تو رابیل نے اٹھ کر دروازہ کھولا سامنے چوکیدار ہاتھ میں بچہ لیے بڑا پریشان حال میں کھڑا تھا

کیا ہوا سلطان اور یہ بچہ کس کا ہے؟؟ مبین بیگم نے آگے بڑھتی ہوئے پوچھا

بیگم صاحبہ پتہ نہیں کون اِسے گیٹ کے پاس رکھ گیا بیل ہوئی ی تھی میں نے دیکھا تو کوئی ی نہیں تھا نیچے نظر پڑی تو کپڑے میں یہ ہلتا ہوا نظر آیا تو میں اِسے اندر لے آیا سلطان نے ساری بات بتائی

ارے یہ تو بہت رو رہا ہے سلطان بابا اِسے مجھے دیں نور آگے بڑھی اور بچے کو پکڑا

کون چھوڑ کر جاسکتا ہے اور کیوں؟ تم نے باہر نکل کر دیکھا نہیں؟ مبین بیگم حیرت سے بولی

بی بی جی میں نے اچھی طرح دیکھا تھا کوئی ی بھی نہیں تھا سلطان نے بتایا

جب بچہ پال نہیں سکتے تھے تو پیدا ہی کیوں کیا؟ عائشہ بولی

یہ بھی تو ہوسکتا ہے کسی مجبوری کی وجہ سے چھوڑ کر گے ہوں؟ رابیل بولی

لیکن بیٹا ہے بیٹی تو نہیں جس کو بوجھ سمجھ کر چھوڑ دیا

سلطان باہر کا دھیان رکھو شاید کوئی ی لینے آجائے

مبین بیگم بولی اور سلطان جی بی بی جی کہہ کر نیچے کی طرف بڑھا

میں زرا دیکھتی ہوں تم لوگ اِس بچے کا دھیان رکھو مبین بیگم بولی اور سلطان کے پیچھے گی

میں بھی چلتی ہو آپ کے ساتھ رابیل بولی اور اُن کے ساتھ چلی گی

ماشاءاللہ کتنا پیارا ہے یہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ

نور اُس بچے کو بیڈ پر لیٹا کر بولی

ہاں یار ماشاءاللہ پتہ نہیں کیسے ماں باپ تھے جو اِس ننھی سی جان کو یہاں چھوڑ گے عائشہ

اُس بچے کو پیار کرتی ہوئی ی بولی اور اُس کے پاس بیٹھ گی

@@@@@@@@@@@

تائی ی جان آپ یہاں روکے میں سلطان انکل کے ساتھ باہر دیکھ کر آتی ہوں

رابیل بولی اور گیٹ سے باہر نکلی

کچھ پتہ چلا؟؟ نور نے کھڑی سے اِس باہر کھڑے دیکھا تھا سلطان کے ساتھ تو بولی

نہیں یار (اُس نے اوپر دیکھ کر کہا)انکل آپ اُس سائیڈ پر دیکھیں حویلی کے میں دوسری سائیڈ پر دیکھتی ہوں رابیل نے سلطان سے کہاں تو سلطان حویلی کے ایک طرف بڑھا اور رابیل دوسری طرف

بچاؤ چھوڑو مجھے.........ایک دم ایک گاڑی آکر اس کے پاس روکی انھوں اس کی ناک پر ٹشو رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا اور گاڑی میں ڈالنے لگے

رابیبیبیی نور یہ سب دیکھ کر زور سے چیخی اور نیچے کی طرف بھاگی

سلطان انکل...ل ...گیٹ پر پہنچ کر اُس نے زور سے آواز لگائی ی تو سلطان بھاگتا ہوا وہاں پہنچا اِس نے اُس سے پستل کھینچی اور گاڑی کے ٹائی یر کا نشانہ لیا اور فائی رکیا سب حیرت سے اِسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی ی اور دنیا سے آئی ی ہو گاڑی کی کھڑکی سے ایک آدمی نقاب کیے نکلا اور اِس کا نشانہ بنایا گولی اِس کا بازو چھو کرنکل گی اور وہ لوگ چلے گے اِس کا بازو خون کی وجہ سے لال ہو گیا تھا ایک جھٹکے سے اُس نے پستل پھنکا اور گاڑی کی طرف بھاگنے لگی جیسے اِس کے بھاگنے سے گاڑی روک جائے گی لیکن گاڑی وہاں سے غایب ہو چکی تھی وہ پھر بھی بھاگتی چلی جا رہی تھی

آگے سے آتی گاڑی سے وہ بڑی طرح ٹکرائی ی اور زمین پر گر کر بے ہوش ہو گی گاڑی روک گی تھی ورنہ وہ دور جا کر بہت بری گرتی

گاڑی سے دریاب باہر نکلا اور اِس کی طرف بھاگا سلطان بھی تب تک اِس کے پیچھے پہنچ چکا تھا نور اُٹھو نور.....دریاب نے اُسے ہوش میں لانا چاہا سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے اُسے گھر تک لے کر جائے اُس کی نظر اُس کے بازو پر پڑی

اتنا خون......وہ دیکھ کر بولا اُور اُس بازوں پر ڈالا اور گھر کی طرف تقریبا بھاگتا ہوا گیا

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟ اِس کے بازو پر کیا ہوا ہے اُس نے ساتھ بھاگتے سلطان سے پوچھا

سلطان نے مختصر سی بات بتائی جس کو سن کر وہ پاگل ہونے والا ہوگیا

نور کو گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال کی طرف بڑھا کیوں کے پہلے اُس کا ہوش میں آنا ضروری تھا

ساتھ ساتھ وہ فون پر اپنے بندوں کو باتیں سمجھا رہا تھا

جیسے ہی ہسپتال آیا پہلے وہ خود اترا اور پھر نور کو اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھا اور اُسے سٹچر پر ڈال کر وارڈ بوئی ز کے ساتھ اندر کی طرف بڑھا

ہوش جلد ہی آگیا اُسے اور بازو پر گولی چھو کر گزری تھی اس لے بچت ہوگی تھی لیکن زخم کافی گہرا آیا تھا اُس کو لیا اور واپس گھر کی طرف بڑھا

سارہ راستہ دونوں میں خاموشی رہی

بیٹا رابی کو لے گے وہ لوگ

یہ گھر میں داخل ہوئے تو مبین بیگم دریاب کے ساتھ لگ کر رونے لگی اور بولی

آنٹی آپ پریشان نہ ہو نوری کے ہوتے ہوئے رابی کو کوئی ی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا نور اُن کو چپ کرواتے ہوئے بولی دریاب نے ایک نظر اُس کو دیکھا جس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہیں

تھا بلکے دریاب کی طرح اُس کی آنکھوں میں بھی غصہ تھا حیرت کی بات تھی ورنہ لڑکیاں تو ایسے حالات میں رو رو کر بُرا حال کر لیتی ہیں اپنا

اماں تم پریشان نہ ہو رات سے پہلے رابی یہاں تمھارے سامنے ہو گی اُس راجا کو تو میں چھوڑو گا نہیں میری عزت پر ہاتھ ڈالا اُس نے

دریاب غصے سے بولا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا

تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ میں نائ‌ن ایم ایم گن ہاتھ میں لیے وہاں پہنچا

اب میں رابیل کو لے کر ہی آؤ گا....وہ بولا اور وہاں سے باہر کی طرف بڑھا

یہ تو بہت غصے میں گے ہیں اللہ نگہبان

نور اُس کی پشت دیکھ کر بولی جو اب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا

میں نماز پڑھ کر آتی ہوں عائ‌شہ پلیز تم آنٹی کے پاس ہی رہنا نور اُٹھی اور بولی مبین بیگم کی طبیت ہو خراب تھی اب وہ دوائ‌ی کی وجہ سے سو چکی تھی.....نور بولی تو عائ‌شہ نے سر ہلا کر جواب دیا تو نور وہاں سے اُٹھ کر چلی گی

@@@@@@@@@@@@

اللہ جی پلیز رابی کو کچھ نہ ہو آپ اُس کی اور اُس کے بھائی ی کی حفاظت کرنا اللہ پاک اُن کو خیر سے گھر واپس بھج دیں......یااللہ میرے بابا آپ نے لے لیے ہیں پلیز رابی مجھے واپس کر دیں میں اب کسی اپنے کو نہیں کھو سکتی میں مضبوط بس نظر آتی ہوں لیکن اللہ جی آپ تو جانتے ہیں کے میں مضبوط نہیں ہوں میں زندگی میں سب سے زیادہ اپنے کھونے کی بجائے اپنے پیاروں کے کھو جانے سے ڈرتی ہوں یااللہ اُن کو اپنی حفاظت میں رکھ اور مجھے ہمت دے کے میں اِن برے لوگوں کا خاتمہ کر سکوں آمین اُس نے دعا مانگی اور ہاتھ منہ پر پھیر لیا اور بہت دیر جانماز پر بیٹھی رہی اور سوچتی رہی

کیا خیال ہے پھر اللہ جی؟؟ دیکھا دوں سب کو اپنا اصل روپ؟؟ اللہ جی میں اپنی طاقت سہی کام کے لیے استعمال کرنے والی ہوں پلیز میری بہت زیادہ مدد کرنا اوررررر تھنکیو سو مچھ اللہ جی آئی ی لو یو سو والا مچھ

کچھ دماغ میں آتے ہی وہ اوپر کی طرف دیکھ کر بولی اور کھڑی ہو کر جانماز تہ کر کے بیڈ پر رکھا اب بتاتی ہوں اِس راجا ماجا کو کے کس بلا کے جان کے ٹوٹے کو اُس نے اُٹھایا ہے

@@@@@@@@@@@@

یہ رابی کا بھائی ی ابھی تک کیوں نہیں آیا؟

رات کے بارہ بج گے تھے ابھی تک دریاب کا کوئی ی اتا پتہ نہیں تھا نور کب سے اُس کا انتظار کررہی تھی

رابی کا بھائی ی آگیا کیا؟؟ عائی شہ کمرے میں داخل ہوئی ی تو نور فوراً اسے دیکھ کر بولی

نہیں آئے ابھی سب بہت پریشان ہو رہیں ہیں

عائی شہ بولی

اوہ تو فون نہیں کیا انھیں؟؟؟ نور نے پوچھا

کب سے کر رہیں ہیں انکل بھی اور انٹی بھی پر وہ اُٹھا ہی نہیں رہے عائی شہ نے بتایا

اُن کا نمبر آتا تھیں؟؟ نور نے پوچھا

ہاں آتا ہے کیوں؟ عائی شہ نے کہا

جلدی سے مجھے لکھوا نور بولی اور اپنا موبائل اٹھا کر اس کا نمبر نوٹ کیا

عائی شہ مجھے بتاؤ اُس کت *****میرا مطلب راجا ماجا کا ڈیرہ کہاں ہے نور موبائل پر کچھ کرتی ہوئی ی بولی

دریائے سواں ہیں نہ یہاں اُس کے پاس ایک دربار ہے بابا راوی کے نام سے اُسی سے کچھ فاصلے پر ہے

عائی شہ بولی اور اُسے راستہ سمجھایا

سہی......باجی دریاب صاحب کا فون آیا ہے وہ آپ کو لینے آرہے ہیں آپ اپنی پیکنگ کرے

ابھی نور بول رہی تھی کے نصرین کمرے میں آکر بولی

کیا؟ مجھے لینے کے لے؟؟ لیکن کیوں اور جانا کہاں ہے نور نے نا سمجھی سے پوچھا

وہ آپ کو واپس اسلام آباد چھوڑنے جارہے ہیں

نصرین بولی اور وہاں سے چلی گی

لیکن کیوں؟؟ مجھے نہیں جانا واپس جب تک رابی نہیں آجاتی یار عائشہ کچھ کرو نہ

نور رود ینے والی ہوگی

میں کیا کرسکتی ہوں یار میری وجہ سے پہلے ہی یہ لوگ بہت مشکل میں ہیں اور سہی تو ہے تم چلی جاؤ یہاں سے اور کبھی نہ آنا یہاں

عائشہ بولی اور اس کی آنکھیں آنسوں سے بھر گی تھی

پاگل رو کیوں رہی ہو اچھا میں چلی جاؤ گی اور کبھی واپس نہیں آؤ گی اب ٹھیک

نور نے اسے گلے سے لگایا اور بولی

جاؤ شاباش تم آنٹی کے پاس جاکر بیٹھو میں زرا پیکنگ کر لو نور بولی تو عائشہ سر ہلا کر وہاں سے چلی گی

......جانے والی تو میں بھی نہیں رابی کے بغیر

اب تو اُس ماجے کا بھی پتہ چل گیا ہے کے وہ کہاں ملے گا......چل نوری پیکنگ کر.......جی تو سب سے پہلے مجھے چاہیے سرخ مرچ.... لیکن اُس کے لیے تو مجھے کچن میں جانا پڑے گا......چلو پھر کچن کی طرف

وہ بڑبڑاتی ہوئی ی چھپتے ہوئے کچن کی طرف بڑھی

شکر ہے کوئی ی ن ئی ہے یہاں کچن خالی دیکھ کر بولی اور اندر داخل ہوئی ی

اب یہ مرچ کہاں ملے گی؟؟ وہ سچتی ہوئی ی بولی اور کبنٹ کھولنے گی

بیٹا آپ یہاں کیا کررہی ہو؟ نصرین ایک دم کچن میں داخل ہوئی ی اور اِسے دیکھ کر بولا

Ohh Shit

یہ کہاں سے آگی وہ اس کی آواز سن کر بڑبڑائی ی اور اس کی طرف مڑی

آنٹی وہ میں پچچائے بنانے آئی ی تھی وہ بولی

بیٹا میں بنا دوں گی آپ جاکر پیکنگ کر لو

نہ.. نہیں نہیں آپ آنٹی کے پاس بیٹھیں میں خود بنالو گی آنٹی کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے اس ٹائم آپ جائے نور بولی

لیکن بیٹا......آنٹی آپ جائے ان کو آپ کی بہت ضرورت ہے اِس ٹائم نصرین کچھ کہنے لگی تھی کے نور بولی

ٹھیک ہے بیٹا جیسا آپ کہو نصرین بولی اور وہاں سے چلی گی

شکر ہے.....چل نوری جلدی لال مرچ ڈھونڈ اِس سے پہلے کے کوئی ی اور آئے نور بولی اور جلدی جلدی مرچیں ڈھونڈنے لگی

یہ ڈالوں کس میں اب؟ لال مرچ کا ڈبہ ہاتھ میں پکڑ کر سوچنے لگی

یہ پوری رکھ لیتی ہوں.....امیر لوگ ہیں اور لے آئے گے مرچ بھی اور مرچ والی بوتل بھی نور بولی اور مرچ کے ڈبے کو اپنے ڈوپٹے میں چھپا لیا اور کمرے کی طرف بھاگی

ایک چیز تو ہوگی ......اس نے اپنا پیچھے پہنے والا بیگ نکالا اور اُس میں چیزیں رکھنے لگی

ایک رسی بھی چاہیے یار.......اب یہ رسی کہاں سے ملے گی یار وہ سوچتی ہوئی ی بولی

چل رسی کا بعد میں کچھ کرتی ہوں پہلے کچھ موتی چاہیے مجھے......وہ بولی اور رابیل کی جیولری میں سے ڈھونڈنے لگی خود تو اس نے کبھی جیولری کا ج بھی نہیں خریدا تھا

یار موتی تو ہیں نہیں اِس میں ایک کام کرتی ہوں یہ مالا توڑ کر موتی نکال لیتی ہوں وہ سفید موتیوں کی مالا دیکھ کر بولی اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُسے کھنچا اور وہ ٹوٹ کر سارے موتی زمین پر بکھر گے

فٹے منہ....وہ بولی اور جلدی جلدی زمین پر گرے موتی اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈالنے لگی

دو تین ڈوپٹے الماری سے نکالے اور وہ بھی اپنے بیگ میں رکھنے لگی

رسی نہ ملی تو یہی کام آجائے گے

.

نور نے کراٹے باکسنگ اور فائی ٹ کرنا سب کچھ اپنے والد سے سیکھا تھا اور ان کے بعد اس نے کراٹا کلب جوائی ن کر لیا تھا لیکن اِس کے والد نے ایک بات سمجھائی ی تھی کے وہ اپنی طاقت کا استعمال کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے یا پھر اپنے فائی دے کے لیے نہیں کرئے گی لیکن یہ وعدہ بھی لیا تھا کے کسی کے ساتھ برا ئی ہونے دے گی

اُسے آج تک اِس کا موقع نہیں ملا تھا لیکن اب اُسے رابیل کو بچانے کے لیے اور اُن گھٹیا لوگوں کو سبق سکھانے کے لیے اِس کا استعمال ضروری تھا

اِس کی ماں کے علاوہ یہ بات اور کوئی ی نہیں جانتا تھا یہاں تک کے رابیل جس کو یہ ہر بات بتاتی تھی اس کو بھی یہ بات نہیں پتہ تھی

میں بیٹی ہوں تو کیا ہوا آخر انسان ہوں

میرے دنیا میں آتے ہی بہت سے وسوسے آکر میری ماں کو ڈراتے ہیں میرے لیے لوگوں کی نگاہوں سے فقط ہوس یا آگ کے شعلے برستے ہیں میں بولوں تو کہا جاتا ہے اچھی لڑکیاں بولا نہیں کرتیں چپ رہتی ہیں وہ اپنے باپ اور بھائی کے ہر فرمان کو سنتی ہیں اور سر کو جھکاتی ہیں کہ وہ ہر حال میں کنبے کی عزت بچاتی ہیں میں اگر کچھ سوچوں تو میری سوچوں کے پر یہ کہہ کے

اکثر کترے جاتے ہیں کہ اچھی لڑکیاں بے سروپا بات کو بلاوجہ سوچا نہیں کرتیں مگر اب میں کیا کروں کہ میرے خالق نے مجھے انسان بنایا مجھے ہر چیز کا ادراک بخشا ہے !!_میں بھی حرف مدعا کے کچھ پھول ہونٹوں پر سجانا چاہتی ہوں انسان ہو میں کوئی ی روبوٹ نہیں جسے یہ دنیا والے اپنی انگلیوں پر نچائیے میں اک مدت سے زندہ ہوں مگر میرے مالک میں اب جینا بھی چاہتی ہوں اور اب میں بتاؤں گی سب لڑکیوں کو کے لڑکی ہونا نہ ہی گناہ ہے اور ہی کسی کا قصور لڑکی ہونے کا مطلب کمزور ہونا نہیں ہے لڑکیاں مضبوط بھی ہو سکتی ہیں

@@@@@@@

دریاب کی گاڑی دور سے نظر آئی ی تو سلطان نے دروازہ کھول دیا

دروازے مت کھولو اندر سے رابیل کی دوست کو پیغام دو کے میں آگیا ہوں جلدی سامان لے کر آئے

دریاب شیشہ نیچے کر کے بولا اور سلطان اندر کی طرف بڑھا

بیٹا دریاب صاحب آپ کو لینے آئے ہیں سلطان نے سامنے ان سب کے ساتھ بیٹھی نور سے کہا

کیا؟ آبھی گے نور مایوسی سے بولی

میرا موبائل اوپر رہ گیا ہے میں لے کر آئی ی

نور بولی اور اوپر کی طرف بڑھی

مجھے ہر حال میں اپنے ساتھ پستل رکھنی ہوگی رابی کے بھائی ی کے کمرے میں جانا ہی پڑے گا وہاں سے ہی کچھ مل سکتا ہے نور بڑبڑائی ی اور اپنے کمرے کی بجائے سامنے دریاب کے کمرے کی طرف بڑھی کمرہ بہت بڑا سا تھا کسی فرفیوم کی خوشبو کے ساتھ ساتھ ایک عجیب سے خوشبو آرہی تھی جو فرفیوم کی خوشبو میں رچ گی تھی

یہ بندا سگریٹ پیتا ہے ؟؟ سامنے پڑی سگریٹ کی ڈبیاں دیکھ کر وہ حیرت سے بولی

افففف نوری جو کام کرنے آئی ی ہو وہ کرو.....ہاں پستل .....الماری میں ہوگی نور خود ہی بولی اور الماری کھولنے کی کوشش کی مگر وہ لوک تھی پھر وہ چلتی ہوئی ی بیڈ کے پاس والے دارز میں دیکھنے لگی خوش قسمتی سے اس کی چابی وہاں ہی لگی تھی شاید دریاب وہ لوک کرنا بھول گیا تھا اُس نے وہ کھولا تو سامنے ہی سیم ویسی نائن ایم ایم نظر آئی ی جیسی دوپہر دریاب کے ہاتھ میں اِس نے دیکھی تھی اِس نے وہ اٹھائی ی ساتھ گولیاں بھی اُٹھائی ی اور اپنے پیچھے سے بیگ اُتارہ اور اُس میں ڈالی اور شکر کا سانس لے کر کمرے سے باہر نکلی اور نیچے جا کر سب سے ملی اور باہر کی طرف بڑھی

سلطان انکل ایک چیز چاہیے تھی نور نے گیٹ سے تھوڑے دور سے سلطان کو کہا تو وہ اس کی طرف آگیا

جی بیٹا بولو سلطان نا سمجھی سے بولا

انکل کوئی ی رسی شسی ہوگی آپ کے پاس؟؟؟ نور نے پوچھا

ہے لیکن آپ نے کیا کرنی ہے؟؟ سلطان بولا

انکل وہ میرے بابا کہتے تھے جب بھی رات کو باہر جاؤ رسی لازمی لے کر جاؤ کہی بھی ضرورت پر سکتی ہے نور نے اپنے سے کہانی بنائی ی اور بولی

میں دیتا ہوں بیٹا پر آپ نہ پریشان نہ ہو دریاب صاحب آپ کے ساتھ ہیں کوئی ی کچھ ن ئی کہہ سکتا آپ کو سلطان بولا اور اسے رسی لا کر دی اسے کیا پتہ تھا کہ وہ دوسروں کو پریشان کردے وہ خود کیا ہوگی نور نے وہ رسی لے کر اپنے بیگ میں ڈالی اور بیگ پیچھے پہن لیا

اچھا سُننے انکل پلیز آپ یہ بات کسی کو مت بتانا ورنہ وہ میرا مزاک اڑائے گے نور بولی

آپ پریشان نہ ہو بیٹا میں نہیں بتاؤ گا سلطان بولا اور نور گیٹ سے باہر نکل کر گاڑی کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@@

رابی کا کچھ پتہ چلا؟ بڑی دیر بعد اُس نے ہمت کر کے پوچھا تب سے وہاں خاموشی تھی دریاب نے ایک نظر اُس کو دیکھا پھر بولا

ہہمم وہ بس اتنا ہی بولا

کیا؟واقع؟ کہاں ہے وہ ....اُس ماجے کو اچھا سبق سکھایا ہوگا آپ نے نور خوشی سے بولی

ماجے؟ دریاب گلاسس اتار کر اُس کی طرف دیکھ کر بولا نور نے نظریں چرالی اور سامنے دیکھ کر بولی

دریاب نے اس کی یہ حرکت نوٹ کی تھی کے وہ جب بھی گلاسس اتارتا تھا وہ اِس سے نظر چرالیتی تھی

ہاں جی ماجے....راجا کا نام رکھا ہے میں نے راجا ماجا...تو ماجا سے ماجے ہاہاہا اچھا ہے نہ نور ہنستے ہوئے بولی

واہ بھئی واہ دل کر رہا ہے تالیاں بجاؤ پر کیا کروں ہاتھ نہیں فارغ دریاب طنزیہ بولا

ہے نہ مزے کا نام مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ دیکھنا جب میں یہ نام رابی کو بتاؤ گی نہ وہ کتنا ہنسے گی......ویسے آپ سے ہسنے کی امید میں نے لگائی ی بھی نہیں تھی نور بولی

کیوں؟؟ دریاب نے پوچھا

کیوں کے آپ کو ہنستے ہوئے موت پڑتی ہے نہ.....اب مجھے نہیں پتہ موت کو دوسری زبان .....میں کیا بول سکتے ہیں اس جملے میں نور بولی اور دریاب اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا

یہ کونسی زبان بولتی ہو تم؟ دریاب بولا

یہ نواری زبان ہے نور بولی

یہ کونسی زبان ہوتی ہے؟ میں نے تو کبھی اس کے بارے میں نہیں سنا دریاب نا سمجھی سے بولا

ہاہاہاہا سننے گے بھی کیسے...یہ میری اپنی زبان ہے یہ دیکھے نور وہنستے ہوئے بولی اور اپنی زبان باہر نکال کر دیکھائی ی

ویسے نواری کا مطلب نوری کی زبان ہے نور ہنستے ہوئے بولی درياب تپ ہی گیا

تم پاگل ہو بلکل درياب بولا

ہاں جی سب ہی کہتے ہیں نور بولی

ایک منٹ ایک منٹ یہاں روکے روکے ایک دم نور بولی تو درياب نے بریک لگائی ی

یہاں کیا ہے؟ درياب نا سمجھی سے بولی

وہ دربار ہے کوئی ی دعا تو کرنے دیں نور سامنے دیکھ کر بولی جو بابا راوی دربار تھا وہ چھوٹا سا دربار تھا نور بولی وہ گاڑی سے نیچے اُتری

سُنو تو دریاب نے روکنا چاہا مگر وہ نہ روکی پہلی تو وہ اسے سامنے کی طرف جاتا دیکھتا رہا پھر خود بھی گاڑی سے نیچے اُترا اور اُس کی طرف بڑھا

وہ اب دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے کھڑی تھی وہ چپ کر کے بس اُسے دیکھتا رہا وہ کبھی کسی دربار تو کیا وہ شاید کبھی مسجد تک بھی نہیں گیا تھا

یااللہ جی پلیز میری مدد کریں مجھے یہاں سے نکلنا ہے پر یہ کھڑوس جان ہی نہیں چھوڑ رہا پلیز پلیز میری مدد کریں وہ آنکھیں بند کر کے بولی اور منہ پر ہاتھ پھیر لیا اور مڑی تو وہ اس کے سامنے ہی کھڑا تھا

چلیں اب؟ دریاب بولا

ہمم......یااللہ پلیز کچھ کریں مجھے رابی کے پاس جانا ہے پلیز کچھ کریں وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑائی ی اتنے میں دور فجر کی آذان کی آواز آئی ی اس نے ایک دم خوشی سے مڑ کر دیکھا

اب کیا ہوا جلدی چلو کل ہر حال میں مجھے رابیل کو لے کر آنا ہے دریاب مڑا تو وہ وہاں مڑ کر کھڑی تھی تو بولا

آذان......وہ بس اتنا ہی بولی

تو؟؟ دریاب بولا

کیا مطلب تو مجھے نماز پڑھنی ھے نور بولی

اس ٹائم ؟ ابھی چلو اپنے گھر جاکر جتنی مرضی پڑھ لینا دریاب بولا

نہیں میں یہاں سے فجر پڑھ کر ہی جاؤ گی آپ کو زیادہ جلدی ہے تو آپ جائے یہاں سے نور بولی

افف کہاں پھنس گیا یار......میں گاڑی میں ہوں جلدی پڑھ کر آؤ دریاب بولا اور گاڑی کی طرف بڑھا

آپ نہیں پڑھے گے؟؟ نور نے آواز دے کر پوچھا

نہیں وہ یک لفظ بولا

کیوں؟ وہ حیرت سے بولی

مجھے ضرورت نہیں دریاب بولا

آپ مسلمان ہیں بھی؟؟ کیوں کے نماز ضرورت کے لیے نہیں پڑھی جاتی یہ فرض ہے ہم سب پر.....اب سمجھ آیا آپ ہر وقت بے سکون کیوں رہتے ہیں کیوں کے آپ نماز نہیں پڑھتے زندگی کا تو سکون ہی نماز میں ہے نماز سے ناممکن کو بھی ممکن کیا جاسکتا ہے نور حیرت سے بولی وہ اسے بس دیکھتا رہا تھا

خیر میں نماز پڑھ کر آئی ی وہ بولی اور وضو کر کے نماز کے لیے بڑھی وہ گاڑی میں بیٹھ تو گیا تھا مگر اس کی نظریں اُسی پر تھی وہ نہیں جانتا تھا کے اسے کیا ہوا تھا وہ اب دعا مانگ رہی تھی ایک دم اُس کا فون بجا تو وہ اپنی ہوش میں واپس آیا اور فون کان سے لگایا اور بات کرنے لگا بات کر کے فون سائیڈ پر پھنکا اور سامنے اُسے دیکھا وہ اب وہاں موجود نہیں تھی

یہ کہا گی وہ ایک دم گاڑی سے اترا اور ادھر اُدھر دیکھا مگر وہ وہاں کہی نہیں تھی وہ بھاگتے ہوئے وہاں گیا اور اُسے ڈھونڈنے لگا

یہ کہاں جاسکتی ہے......بھائی ی صاحب یہاں جو لڑکی نماز پڑھ رہی تھی آپ نے اُسے دیکھا وہ کہا گی دریاب نے ایک آدمی سے پوچھا

ابھی تو یہاں ہی تھی وہ بچی پتہ نہیں کہاں گی وہ آدمی بھی حیرت سے بولا

افف اب اِسے کہاں ڈھونڈو میں.....یہ جا کہاں سکتی ہے مجھے اُسے اکیلی کو بھجنا ہی نہیں چاہیے تھا.....کہی راجا کے آدمی تو نہیں لے گے؟؟

اب اُس پریشانی ہونے لگی تھی

نہیں وہ اس سر پھری کو اتنی آسانی اور خاموشی سے نہیں لے کر جاسکتے ہر طرف دیکھ چکا تھا مگر وہ کہی بھی نہیں تھی

اب میں کیا کروں؟ کہاں ڈھونڈو اُسے پریشانی سے اپنے ماتھے پر آتے بالوں کو پیچھے کیا

بھائی ی صاحب پلیز میرے ساتھ مل کر ڈھونڈے اُسے دریاب پریشانی سے اُس آدمی سے بولا

اور اور اسے ڈھونڈنے لگا

آپ پلیز ادھر دھیان رکھے اگر وہ ملے تو مجھے اس نمبر پر کال کرنا میں اگے جاکر دیکھتا ہوا گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا اُس کا کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا تو دریاب اس آدمی سے بولا اُسے اپنا نمبر دیا اور وہاں سے بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف آیا اور اُسے ڈھونڈنے کے لیے نکلا

@@@@@@@@@@@@@@

وہ راجا کے ڈیرے سے کچھ فاصلے پر موجود چھپ کر وہاں کا جائ زہ لے رہی تھی صبح کے چھ بج چکے تھے.....سامنے کافی زیادہ چوکیداروں کا پہرا تھا لیکن سب کے سب نیند میں تھے

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئ ی آگے کی طرف بڑھی چوکیداروں کے سونے کا فائ دہ اُٹھاتے ہوئے

وہ دبے پاؤ ں اندر کی طرف بڑھی اندر ہر طرف اندھیرے کا راج تھا

کہاں رکھا ہوگا اِنھوں نے رابی کو.....وہ سوچتی ہوئ ی ڈھونڈنے لگی سامنے ایک کمرے تھا اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور خود دروازے کے سائ یڈ پر ہوگی تاکہ اگر کوئ ی ہوگا تو اُس کی آواز آجائے گی جب کوئ ی آواز نہ آئ ی تو اس نے اندر جھانکہ وہ کمرہ بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ اندر داخل ہوئ ی اور وہاں کا جائ زہ لینے لگی

کہا ڈھونڈو رابی کو ؟ پتہ نہیں کہاں چھپایا ہوگا اُس ماجے نے میری رابی کو.......ایسے ڈھونڈنا مشکل کام ہے مجھے خود کو پکڑوانا ہوگا اِن کے ہاتھوں......ہاں یہ سہی ہے پھر مجھے رابی تک یہ ماجے شاجے خود پہنچائے گے

وہ بڑبڑائی ی اور کمرے سے باہر نکلی اور زور سے دروازہ بند کیا اتنی زور سے کے اُس کی آواز ہر طرف گونجی تھی

کون ہے کون ہے دو آدمی بھاگتے ہوئے اندر آئے اور بولے

میں.....نور نے ہاتھ اُٹھا کر معصومیت سے کہا

تم اندر کیسے آئی ی اور کون ہو تم اُن آدمیوں نے اِس پر پستل تان دی اور بولے

میں وہ مسافر....ہاں میں مسافر ہوں اپنے دوستوں کے ساتھ آئی ی تھی اور اب کھو گی ہوں نور رونے والی آواز نکال کر بولی ان آدمیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

بھیج دے اِسے یار ویسے بھی مسافر ہے اور اگر بوس کو پتہ لگ گیا کے ہمارے ہوتے ہوئے کوئی ی لڑکی ڈیرے میں آگی تو وہ ہمیں جان سے مار دیں گے ایک آدمی دوسرے آدمی کے کان میں بڑبڑا کر بولا

جاؤ نکل جاؤ یہاں سے دوسرے آدمی نے اُسے اشارہ کیا اور کہا

ہیں؟ وہ تو حیریت سے کملی ہی ہوگی

نہیں لیکن تم لوگ مجھے کیسے جانے دے سکتے ہو وہ بولی

شکر کرو بچ کر جارہی ہو یہاں سے یہاں جو آتا ہے وہ بچ کر نہیں جاتا وہ آدمی بولا

ارے پاگلوں کیوں بھیج رہے ہو مجھے......یار کیا کرو اب مجھے تو یہ لوگ بھی رکھنے کو تیار نہیں ہیں وہ تپ کر بڑبڑائی ی

جاؤ یہاں سے ورنہ گولی چلا دوں گا وہ آدمی غصے سے بولا

نہیں جاؤ گی اور اب مجھے جانے کا کہا تو گردن اُڑا دوں گی تمھاری وہ الٹا غصے سے اُس آدمی کو دیکھ کر بولی وہ دونوں حیرت سے اسے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

تیری تو ایک آدمی غصے سے بولا اور اُس کی طرف بڑھا

خبردار مجھے ہاتھ لگایا تو شور مچا دوں گی بچاو بچاو آآآآآآ وہ بولی اور زور زور سے چیخنے لگی اور اس کی چیخے سن کر سارے وہاں اکٹھے ہو گے راجا بھی وہاں آچکا تھا

@@@@@@@@@@

بتا کس نے بھیجا ہے تمھیں....اُس رانے نے ؟؟ اس کو تو میں اپنے ہاتھ سے مارو گا راجا غصے سے بولا

ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ انھیں تمھارا منہ دوسری طرف نہ لگا دیا تو کہنا نور اس کی شکل دیکھتی ہوئی ی
دل میں بولی ابھی وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی کیوں کے پہلے اُسے رابی کو سہی جگہ پہنچانا تھا
بول اُس دریاب نے بھیجا ہے نہ؟ ویسے بڑا ہی ڈر پھوک نکلا وہ تو ایک لڑکی کو بھیج دیا اپنی جگہ
ہاہاہاہا وہ غصے سے بولتا ہوا ہنسنے لگا
ننںنہیں میں کسی دریاب کو نہیں جانتی میں نے آپ کو بتایا تو ہے میں سفر پر آئی ی تھی دوستوں
کے ساتھ نور بولی.......دل تو کر رہا ہے جان نکال دوں اِس منحوس کی اس کی ہمت بھی کیسے
ہوئی ی میری رابی کو ہاتھ لگانے کی بس ایک دفعہ رابی ہاتھ لگ جائے پھر تمھیں بتاؤ گی کے
نوری کس چڑیا کا نام ہے کاکے
(اس کی شکل دیکھ کر دل میں بولی)
بڑی خوبصورت ہو یہ کپڑے سے اپنا سر کیوں کور کیا ہے وہ بے غیرتی سے بولا اور اِس کے قریب
ہوا اور اسکے ہجاب کی طرف ہاتھ بڑھایا
پیچھے رہو.....دور رہو مجھ سے نور ایک دم پیچھے ہوئی ی اور بولی
اوئے شیرو میڈم جی کو لے کر جاؤ اور ان لڑکیوں کے ساتھ بند کر دوں......مزہ آئے گا

اس نے منحوس ہنسی ہنستے ہوئے باہر سے ایک بندے کو آواز لگائی ی اور بولا وہ شیرو نامی آدمی اِس بیسمنٹ میں لے گیا اور ایک کمرے کی طرف بڑھا اِس سے پہلے کے وہ دروازہ کھولتا نور نے اپنا چہرہ ڈھامپ لیا تھا تاکہ رابیل اس شخص کی موجودگی میں اِسے نہ پہچانے

لو ایک اور ساتھ آگی تم لوگوں کی دروازہ کھولتے ہی اِس نے نور کو دھکا دیا وہ بہت بڑی گری اُس کمرے میں پہلے سے ہی دو لڑکیاں موجود تھی ایک تو رابیل تھی لیکن ایک پتہ نہیں کون تھی اس نے رابیل کو دیکھ کر شکر کا سانس لیا وہ دونوں اِسے خوف سے دیکھ رہی تھی وہ چلا اور دروازے پر ٹالا لگا گیا جب وہ زرا دور گیا تو نور نے منہ سے پکڑا ہٹا کر رابیل کو دیکھا

نوری وہ بھاگ کر اس کیطرف آئی ی اور اس کے گلے لگ گی اور رونے لگی

کیوں رو رہی ہو میری جان......تیری نوری آگی ہے اب دیکھ ان کا میں حال کیا کرتی ہوں بس کر رونا

نور نے اس کے آنسو صاف کیے اور بولی

ایک انجان چہرہ انھیں ایک سائیڈ پر بیٹھا دیکھ رہا تھا رابیل کو چپ کروا کر وہ اس کی طرف بڑھی آپ کون ہیں؟ اور یہاں؟ مطلب کیوں بند کر کے رکھا ہے انھوں نے آپ کو نور اُس کے پاس بیٹھی اس کے چہرے پر بہت چوٹوں کے نشان تھا اِس کو اس پر ترس آیا تھا وہ کچھ نہیں بولی بس نور کا چہرہ دیکھتی رہی تو نور نے ایک نظر رابیل کو دیکھا

یہ بول نہیں سکتی تقریبا ایک سال سے اِن کی قید میں ہے اس کے ماں باپ کو راجا قتل کر چکا ہے اور اس کو اپنے قید میں رکھا ہوا ہے اور اسے بہت مارتا بھی ہے رابیل نے ساری بات بتائی جیسے سن کر نور کی پلکے بھیگ گی

ایک بے زبان کی آہ لے کر دو جانیں ختم کر کے کیا مل رہا ہے اس جلاد کو......میں نہیں چھوڑوں گی اِس کو یہ میرا تم کے وعدہ ہے پیاری نور بولی تو وہ لڑکی اس کے گلے لگ گی اور خوب روئی ی جس سے اِن دونوں کی آنکھیں بھیگ گی

@@@@@@@@@@@@@

میں سمجھ نہیں پارہی معافی چاہتی ہوں

وہ لڑکی اشاروں میں کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن نور کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تو وہ بولی

یہ کہہ رہی ہے مجھے یہاں سے آزادی نہیں چاہیے رابیل نے کہا تو اس لڑکی نے سر ہلا دیا کے وہ یہی کہنا چاہتی ہے

کیوں؟ تمھارا دل نہیں کرتا آزاد ہونے کو؟ نور نے پوچھا تو اس نے نہ کے لیے گردن ہلا دی

لیکن کیوں .....تم کیوں آزاد نہیں ہونا چاہتی نور نے پوچھا تو وہ اشاروں میں بتانے لگی

یہ کہہ رہی ہے کے آزاد ہو کر کیا کرو گی میں جن کے لیے آزاد ہونے کی خواہش تھی کبھی وہی نہیں رہے تو میں آزاد ہو کر کیا کرو گی رابیل نے بتایا

تمھیں یہاں سے نکل کر ان کو سبق سکھانا ہو گا تمھیں اپنے والدین کا بدلہ لینا ہو گا اِن بھڑیوں سے اِن کا وہ حال کرو کے یہ لوگ کسی کے ساتھ یہ سب کرنے کے قابل نہ رہیں.......

نور بولی اسے بہت ترس آرہا تھا اس پر

میں کمزور ہوں اس نے اشارہ میں کہا

میں تمھاری طاقت بنو گی تم فکر مت کرو

نور اس کے آنسو صاف کرتی ہوئی ی بولی

تم بھی تو لڑکی ہو......اس نے اشاروں میں کہا

تو؟ لڑکی ہوں بزدل یا کمزور تو نہیں.....لڑکیاں کمزور نہیں ہوتی بس یہ دنیا والے اِنھیں کمزو بنا دیتے ہیں

لیکن ہمیں دنیا والوں کی باتوں میں نہیں آنا ہمیں بس مضبوط بننا ہے سمجھی تم یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لو کے کمزور نہیں ہو تم تم جہاں گرو گی تمھیں میں سنبھالو گی خود کو کبھی اکیلا مت سمجھنا ہم تمھارے ساتھ ہیں نور بولی تو وہ اِس کے گلے لگ گی

وہ کتنی مجبور تھی کسی کو اپنا دکھ بھی کُھل کر نہیں بتا سکتی تھی ضرورت پڑنے پر کسی کو مدد کے لیے نہیں بولا سکتی تھی کیسے اس نے ایک سال گزارا ہوگا کیا کچھ برداشت کیا ہوگا اس نے......

یہ دنیا کے بھیڑیے بہت ظالم ہیں ان کو کسی پر ترس نہیں آتا........

@@@@@@@@@@@@@

دریاب نے اپنے بندوں کے ساتھ اس جگہ کو گھیر لیا تھا بس حملے کی تیار کر رہے تھے......

ادھر نور اُن کو وہاں سے بھاگنے کا پلین بتا کر ان کو تیار کر رہی تھی دریاب نے باہر حملہ کر دیا تھا اِس بات سے وہ تینوں انجان تھی یہ لوگ بیسمنٹ میں تھی تو باہر کیا ہو رہا تھا یہ لوگ نہیں جانتی تھی

تم لوگ تیار ہو آواز آرہی ہے وہ آرہا ہے اِدھر نور بولی دروازے کے سائیڈ والی دیوار کے ساتھ نور رسی پکڑ کر بیٹھی تھی اور اس کے سامنے رابیل رسی کا دوسرا سرا پکڑ کر بیٹھی تھی اور دروازے کے سامنے وہ لڑکی جس کا نام سدرہ تھا

رابی تیار رہ جیسے ہی وہ اندر آکر رسی سے آگے جانے لگے گا تو فوراً رسی کھینچنی ہے اور سدرہ فورا وہاں سے سائیڈ پر ہوکر وہ ڈنڈا اُس کے سر پر مارنا ہے اوکے؟؟ دونوں نے ہاں میں سر ہلایا

ہائے حسین لڑکیاں اور میں یوں دور دور کیوں بیٹھی ہو تم لوگ دوستی کرو ایک دوسرے سے اب تو ساری زندگی ساتھ رہنا ہے راجا بولتا ہوا اگے بڑھا اور جیسے ہی رسی کے پاس آنے لگا اُن دونوں نے رسی کھینچ دی وہ بری طرح منہ کے بل گرا سدرہ فوراً اٹھی اور ڈنڈا اس کے سر میں مارا اُس کی چیخ نکلی

یہ چیز میری شیرنیوں جلدی نکلو اب یہاں سے

نور خوشی سے بولی اور ان کے ساتھ بھاگ کر کمرے سے باہر نکلی

ایک منٹ نور نے ان کو روکا اور دروازہ بند کر کے ٹالا لگانے لگی پھر اپنے بیگ میں سے مرچ کا ڈبہ نکالا وہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی کے وہ کیا کیا اٹھا لائی ی تھی

یار اب ایسے نہ دیکھ پیسے دے دوں گی تیرے بھائی ی کو اس ڈبے اور مرچوں کے

نور اسے دیکھ کر بولی جو اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی تینوں ہنسنے لگی

یہ تم دونوں ڈبہ پکڑو جو پاس آنے لگے اس کی آنکھوں میں ڈالو نور نے ڈبہ دیا اور بولی

اور تم؟ سدرہ نے اشارے سے پوچھا

میری جان میری فکر چھوڑ دو میں نے کراٹے آج کے دن کے لیے ہی سکھے تھے اب چلو بعد میں مجھے ایسے دیکھ کر نظر لگانا نور ہنستے ہوئے بولی اور آگے کی طرف بڑھی سامنے سے آتا آدمی ان

کی طرف آیا تو نور نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر جمپ کیا اور اچھل کر دونوں پاوں اس کے پیٹ پر مارے اور اسے دھکا دے کر وہاں سے اگے بڑھی

اور بیسمنٹ سے باہر نکلی اور بیگ میں رکھی نائی ن ایم ایم نکالی

نوری یہ تو.....ہاں تیرے بھائی ی کی ہے فکر نہیں کر واپس کر دوں گی رابیل ابھی بولنے لگی تھی کے نور بولی وہ لوگ باہر نکلی تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران کھڑی رہ گی وہاں تو ایسے تھا جیسے کوئی ی جنگ چل رہی تھی کہی گولیوں کا شور کہی مار پیٹ

یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ لوگ حیرت سے بولی

بھاگو یہاں سے ہم بہت آرام سے بھاگ سکتے ہیں اب جلدی کرو نور بولی اور یہ لوگ آگے کی طرف بڑھی

نور ایک دم پیچھے مڑی تو رابیل جو سامنے سے آتے آدمی کی طرف مرچیں پھنک رہی تھی وہ نور کی آنکھوں میں پڑی جس سے اس کی چیخ نکل گی شدید قسم کی اس کی آنکھیں جل رہی تھی

نوری وہ دونوں نے پریشانی سے اُسے دیکھا جو تکلیف سے تڑپ رہی تھی ان کے ہاتھ مرچوں سے بھرے تھے وہ لوگ اس کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی تھی

بھاگو تم لوگ یہاں سے جلدی میری فکر مت کرو جاؤؤؤؤؤؤ وہ زور سے چیخی

نہیں میں تمھیں چھوڑ کر نہیں جاؤ گی رابیل بولی

رابی تجھے میری قسم جاؤ یہاں سے نور زور سے چیخی وہ لوگ پھر بھی نہیں گی مرچیں ختم ہو چکی تھی اور نوری کی آنکھیں سہی نہیں تھی ایک دو آدمی اِن کی طرف بڑھے انھوں نے نور کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا

چھوڑو اسے نوری رابیل چیخی

نوری بے چاری کچھ نہیں کر پا رہی تھی

چھوڑو مجھے دور رہو نور آنکھیں مسلتی ہوئی ی بولی

نور وہاں سے بھاگنے لگی تھی کے پیچھے کھڑے آدمی نے اس کا ہجاب والا ڈوپٹہ کھنچا اس سے وہ جھٹکے سے روکی.......اس کا ہجاب ڈھیلا ہو رہا تھا آہستہ آہستہ اس کا مکمل ڈوپٹہ کھل گیا

بھائی ی وہ رہی لڑکیاں......دریاب کے ایک آدمی کی نظر ان پر پڑی تو وہ دریاب کے پاس آیا جو ایک آدمی کو مار رہا تھا اس نے غصے سے لال آنکھوں سے وہ منظر دیکھا اور اس طرف بھاگا وہاں پہنچ کر اس آدمی کے ہاتھ پر زور سے اپنا پاؤں مارا جس سے وہ اُس کا ڈوپٹہ پکڑے کھڑا تھا

تیری اتنی جرت.....میں جان سے مار دوں گا تجھے غصے سے اس کا گریبان پکڑا اور اس کے منہ پر موقے مارے بہت مارا کے وہ بندا بے ہوش ہوگیا تو اسے دھکا دے کر پھنک دیا

دریاب بھائی ی رابیل بولی

دریاب نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر سامنے بیٹھی نور کو جو اپنے کھولے بالوں کو کور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ زمین پر جھکا اور اس کا ڈوپٹہ اٹھایا اور اس کے سر پر دیا اور اُس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا

جلدی چلو گاڑی کی طرف دریاب بولا اور ان کو لے گاڑی میں بیٹھایا اور وہاں سے نکل گیا

بھائی ی پلیز جلدی کریں نوری بہت تکلیف میں ہے سدرہ رابیل کے ساتھ پیچھے ہی نور کے ساتھ بیٹھی تھی جو بہت تکلیف میں تھی دریاب نے حارن پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور فل سپیڈ میں گاڑی بھگا رہا تھا

ہسپتال کے سامنے گاڑی روکی تو اس نے نور کو گود میں لیا اور اندر کی طرف بھاگا وہ دونوں بھی پیچھے بھاگی......

@@@@@@@@

تمھاری دوست وہاں کیسے پہنچی؟ اُس نے کچھ بتایا تمھیں ہسپتال میں دریاب ادھر سے اُدھر چکر لگ رہا تھا تو رابیل سے پوچھا

میں نہیں جانتی شاید راجا کے آدمی ہی لے کر آئے تھے اُسے وہاں جیسے مجھے اٹھا کر لے گے تھے

رابیل بولی

آپ انھیں گھر لے کر جاسکتے ہیں اب ہم نے ان کے بازو پر بھی دوبارہ پٹی کردی ہے.......زخم کچھ ہے تھوڑی احتیاط کی ضرورت ہے......آپ اُن کو پہلے بھی لے کر آئے تھے نہ ؟؟ وائی ف ہیں آپ کی ؟

ڈاکٹر آئی ی اور بولی

نننںنہیں وہ میری......کزن ہے ہماری دریاب روک گیا تھا تو رابیل نے کھڑے ہوکر کہا

ٹھیک ہے اب آپ انھیں لے جاسکتے ہیں ڈاکٹر بولی اور وہاں سے چلی گی

کچھ دیر بعد یہ لوگ اُسے لے کر گھر واپس آگے سدرہ بھی انھیں کے ساتھ تھی سب نے اِنھیں دیکھ کر شکر کا سانس لیا تھا دریاب آتا ہی اپنے کمرے میں چلا گیا رابیل اور نور نے سدرہ کا تعارف سب سے کروایہ رات کا کھانا کھا کر وہ اپنے کمرے میں آگی دریاب رات کے کھانے کے لیے بھی کمرے سے باہر نہیں آیا تھا

یار ویسے جب سے ہم اس کمرے میں آئے ہیں اِس کمرے میں لڑکیوں کی برکت ہی ہوتی جارہی ہے رابیل ہنستے ہوئے نور سے بولی

ہم ہیں ہی برکت والے جانو پر کتی تُو نے میرے ساتھ اچھا نھیں کیا نور بولی

میں نے ؟؟ میں نے کیا کئی اوہ نا سمجھی سے بولی

أَسْتَغْفِرُ اللہ رابی مجھے اندھا کرنے لگی تھی اور اب کہہ رہی ہو کے تم نے کیا کئ ا ہے نور بولی

ہاہاہاہا یار ویسے بھائ ی تو کہہ رہے تھے وہ تمھیں چھوڑنے اسلام آباد جا رہے تھے تو سوچنے کی

بات ہے تم ڈیرے پر کیسے پہنچی؟ اور وہ بھی رسی, مرچیں اور نائ ن ایم ایم وغیرہ لے کر؟

مطلب پوری تیاری سے

رابیل سوچتی ہوئ ی بولی

ہائے بڑی لمبی کہانی ہے وہ چھوڑ دے بس یہ یاد رکھ کے میرے ہوتے ہوئے تیری طرف اٹھنے

والے ہر وار کو واپس موڑ دوں گی میں نور بولی اور اس کا ہاتھ پکڑا

یار مجھے بھی بتاو کے وہاں کیا کیا ہوا

عائ شہ بولی

ہائے عاشی یہ اپنی نوری بلکل کسی شیرنی کی طرح وہاں داخل ہوئ ی اور ان کی بینڈ بجا دی سب

حیرت سے اسے دیکھتے رہ گے اور پھر جب اِس کی آنکھوں میں مرچ پڑ گی تو اُس آدمی نے اِسکا

حجاب کھینچ دیا اور تم سوچ نہیں سکتی دریاب بھائ ی نے اس کا کیا حال کیا........رابیل ساری

باتیں بتاتی رہی لیکن نور کہی اور ہی گم ہوگی اس نے اپنی آنکھیں سے نہیں دیکھا تھا مگر اس نے

محسوس کیا تھا دریاب کا ساتھ ....

@@@@@@@@@@@@

وہ گھبراتی ہوئی ی اُس کے کمرے میں پہنچی پستل کو واپس رکھنے

شکر ہے وہ یہاں نہیں ہیں چل نوری جلدی سے رکھ اور نکل اس سے پہلے وہ یہاں آجائیں

بڑبڑاتی ہوئی ی کمرے میں گی اور جہاں سے اٹھائی ی تھی وہاں رکھنے لگی

ہائے اللہ یہ تو لوک ہے

بیڈ کے پاس بیٹھی اور ڈراز کھولنے کی کوشش کی مگر وہ نہ کھولا اسی دوران دریاب کمرے میں اپنے

دھیان داخل ہوا اور سامنے اُسے پاکر حیران کھڑا رہ گیا پھر اس کے پاس گیا اور بولا

تم میرے کمرے میں کیا کر رہی

وہ اس کی آواز پر مڑی اور بہت بری ڈر گی اور زمین پر بیٹھی بیٹھی گر گی

ہائے اللہ ترا نکال دیا.......وہ کھڑی ہوئی ی اور بولی

ترا؟ تم یہاں کر کیا رہی ہو؟ چوری کرنے آئی ی تھی؟

دریاب اُس کی گھبراہٹ دیکھ کر محفوظ ہوا سن گلاسس اتارے اور ہاتھ باندھ کر بولا

آپ کو میں شکل سے چور لگتی ہوں؟ میں تو بس.....وہ.....وہ میں بس...وہ

وہ ادھر اُدھر دیکھتی ہوئی ی جملہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے دیکھنے کی وجہ سے جو دماغ میں تھا وہ بھی جا چکا تھا

یہ کیا میں وہ میں وہ لگی ہو؟ اور اگر چوری نہیں کی تو آنکھیں کیوں چرا رہی ہو

دریاب اسے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں میں نے چوری نہیں کی اور نہ ہی میں اس لیے نظریں چرا رہی ہوں

وہ اپنے ہاتھ کی انگلیاں کے ساتھ کھیلتی ہوئی ی بولی

اچھا چلو مان لیا......منہ اوپر کرو زرا

دریاب مسکراتا ہوا بولا اس نے آہستہ آہستہ منہ اوپر کیا اور اس کے دیکھتے ہی آنکھیں زور سے بند کرلی اور اپنے ہاتھوں پر پستل رکھی اور دونوں ہاتھ اُس کے سامنے کر دیے

اُس دن میں یہ ساتھ لے کر گی تھی آپ کی اجازت کے بغیر.....میں رابیل کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتی اور اسے مصیبت میں چھوڑ کر خود اسلام آباد نہیں جا سکتی تھی.....بس اب یہ واپس رکھنے آئی ی تھی اور آپ پتہ نہیں کہا سے نازل ہو گے.....میرا مطلب پتہ نہیں کہا سے آگے.....اب میں بھاگ رہی ہوں سوری سوری

اتنی سپیڈ میں وہ بولی کے دریاب حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا اس نے بات مکمل کی اور پستل بیڈ پر پھنک کر وہاں سے بھاگ گی

ارے روکو....دریاب نے پیچھے سے آواز دی مگر وہ جاچکی تھی ایسے جیسے کسی قید سے قیدی بھاگا ہو

@@@@@@@@@

آج عائشہ کی شادی تھی نکاح کے بعد رخصتی
ناشتے کے میز پر سب موجود تھے لیکن دریاب ابھی بھی وہاں موجود نہیں تھا
بس اب میں نے دریاب کی شادی کروا دینی ہے وہ جو مرضی کر لے مبین بیگم بولی اُس کے ہاتھ کھاتے ہوئے روکے تھے اور آنکھیں اُٹھی تھی
ہائے تائی ی جان کتنا مزہ آئے گا نہ میں تو کہتی ہوں آج ہی نکاح کروا دیں رابیل خوشی سے بولی
کسی کی شادی کروانی ہے؟ دریاب وہاں آتا ہوا بولا ایک نظر اس دشمنِ جان کو دیکھا جس نے نظریں چرالی تھی
ظاہر ہے آپ کی شادی رابیل بولی
بس کرو نہ بیٹا اب کر لو شادی.....ساجدہ کی بیٹی اتنی پیاری ہے ماشااللہ مبین بیگم بولی
وہ نور کے بلکل سامنے والی کرسی پہ آکر بیٹھ گیا تھا وہ مزید پلیٹ پر جھک گی تھی

تیار ہوں میں شادی کے لیے کروا دیں آپ جس سے کروانی ہے......ایک نظر اسے دیکھا جو بلکل پلیٹ پر جھک چکی تھی پھر مبین بیگم کو دیکھ کر بولا نور نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کھانے میں مصروف ہوگی

میں کپڑے وغیرہ استری کرلو.....نور بولی اور وہاں سے اٹھ گی سدرہ بھی اسے کے پیچھے چلی گی تھی دریاب کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

شکر ہے اللہ کا.....دریاب تم سچ کہہ رہے ہو نہ مجھے یقین نہیں آرہا.......میں تو کل ہی ساجدہ سے حرا کا ہاتھ مانگو گی مبین بیگم خوشی سے بولی

کچھ کہنا چاہ رہی ہو؟ کپڑے استری کرتے ہوئے وہ وہ سامنے بیٹھی سدرہ کو دیکھ کر بولی جو مسلسل اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کا چہرہ پڑھ رہی ہو

تم پسند کرتی ہو انھیں؟ اس نے اشاروں میں پوچھا

کس کو؟ نور نے اس سے بھی نظریں چرالی اور انجان بن گی

دریاب بھائی ی کو ......اس نے اشاروں میں پوچھا

ایک دم اسے بلکل چپ لگ گی تھی وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی

ایک بات کہوں؟ دریاب بھائی ی بھی محبت کرتے ہیں تم سے لیکن وہ بھی یہ بات تمھاری طرح خود سے چھپا رہیں ہیں سدرہ اشاروں میں بولی

اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے اور ماتھا پسینہ چھوڑنے لگا تھا

نن نہیں ایسی کوئی ی بات نہیں ہے وہ ڈوپٹے سے پسینہ صاف کرتی ہوئی ی گھبرا کر بولی

مجھے چھرے پڑنے آتے تھے نور

سدرہ اشاروں میں بولی نور نے چھرے کے رنگ اُڑنا شروع ہو گے تھے

نہیں سدرہ تمھیں غلط لگ رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے......او شٹ ساری شرٹ جل گی

نور بولی اور جیسے دھیان اپنے سامنے استری پر گیا جس کے نیچے اس کی شرٹ تھی جس پر پورا

استری کا نشان بن چکا تھا

اووہ اب میں کیا پہنوں گی رات میں

افسوس سے اسے دیکھتی ہوئی ی بولی

@@@@@@@@@@@@

یار اب تم کیا پہنو گی؟ مارکیٹ جاتے ہوئے بھی گھنٹہ لگتا ہے اور اتنا ٹائم نہیں ہے

رابیل پریشانی سے بولی

چھوڑ کوئی ی بھی پہن لو گی تم پریشان نہ ہو میری جان) نور بولی (

بہن شادی ہے کسی کی برسی نہیں......چلو وہ سوٹ پھر بھی شادی پہ پہنے کے قابل تھا

(رابیل بولی)

تو اب ؟ کیا کرو؟ مر جاؤ ؟

(نور ہنستے ہوئے بولی)

میرے ہاتھوں نہ مر جانا بڑی آئی ی مرنے والی......ایک کام کرو تم یہ میرا ڈریس پہن لو قسم سے قیامت لگو گی قیامت

رابیل اپنا لونگ فراک اس کی طرف کرکے بولی جس پر بہت خوبصورت کام ہوا تھا

مہربانی شکریہ میں کہی پہن ہی نہ لو یہ

نور واپس کرتی ہوئی ی بولی

یار یہ کیا بدتمیزی ہے اگر یہ نہیں پہنا تو میں نے وہ سب بھی پہن کر جانے نہیں دینا

رابیل بولی

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے مجھے ویسے بھی شادیوں میں جانا پسند نہیں

نور بولی

بیٹا یہ لو.....یہ پہن لو تم

مبین بیگم ہاتھ میں کپڑے لیے کمرے میں داخل ہوئی ی اور نور سے بولی

یہ؟ نور نے حیرت سے اس کام سے بھرے جوڑے کو دیکھا

ہائے تائی ی جان کتنا پیارا ہے یہ دیکھائے زرا

رابیل ان سے لیتی ہوئی ی بولی دریاب وہاں سے گزر رہا تھا ان کو دیکھ کر کمرے کے باہر روک گیا

بیٹا دریاب کی دلہن کے لیے لیا تھا پر اس نے شادی پتہ نہیں کب کرنی ہے جب کرے گا تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی تو کام لے نہ اس سے شاید یہ بنا ہی تمھارے لیے تھا

مبین بیگم بولی

نہیں آنٹی یہ میں نہیں لے سکتی آپ یہ اُنھی کے لیے رکھیں نور جوڑا واپس کرتی ہوئی ی بولی

ارے بیٹا شاید یہ آپ کی قسمت کا تھا.....بس اب کوئی ی اگر مگر نہیں یہی پہنو گی آج اتنی پیاری لگے گی میری بچی اس میں

مبین بیگم بولی

آنٹی میں اتنے بھاری کپڑے پہنتی ہی نہیں ہوں رابی بتا نا

نور بولی اور رابیل کی طرف دیکھا

کوئی ی نہیں بھاری واری ابھی ایسے کپڑے نہیں پہنو گی تو ہماری عمر میں پہنو گی کیا

مبین بیگم بولی

ہاں بلکل سہی کہہ رہی ہیں تائی ی جان......ہائے ایک منٹ ایک منٹ یہ دیکھو کتنا پیارا لگ رہا ہے تم پر

رابیل بولی اور اس جوڑے کا ڈوپٹہ کھول کر اس کے سر پر دیا

لیکن.....ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر دروازے کے باہر کھڑے دریاب پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کوئی ی لیکن اور اگر مگر نہیں بس پہنو یہ میں زرا باقی سب کو دیکھ لو مبین بیگم بولی اور وہاں سے اٹھی اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھی دریاب فورا سائیڈ پر ہو گیا تھا

@@@@@@@@@@@@@

وہ کمرے میں اکیلی تھی ایک دم دریاب کو وہاں دیکھ کر گھبرا گی اور اچانک ہوش میں آتے ہی گلے سے ڈوپٹہ سر پر لیا

یہ لو دریاب نے اس کی طرف ایک شاپر بڑھایا

ککیا ہے یہ؟ اس نے پوچھا

جوڑا ہے تم یہ پہن لو اور جو اماں نے تمھیں دیا ہے وہ مجھے دے دو میں نہیں چاہتا میری وجہ سے کوئی ی بھی کسی خوش فہمی کا شکار ہو وہ میری بیوی کے لیے بنا ہے تو وہی پہنے گی

دریاب موجھ کو تاؤ دیتا ہوا بولا وہ اس کے پاس آنے کے لیے خاص طور پر گلاسس لگا کر آیا تھا وہ جانتا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات نہیں کرتی

ایک سیکنڈ کونسی خوش فہمی.....میں نہ تو یہ جوڑا پہنے کے لیے مری جارہی ہوں اور نہ وہ جو آنٹی نے مجھے دیا اور......وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے اُس نے گلاسس اتار دی اور ساتھ ہی نور کی نظریں جھک گی اور لفظ گلے میں ہی روک گے

کیا ہوا چپ کیوں ہوگی؟ دریاب نے پوچھا جب کے وہ وجہ جانتا تھا

آپ جائے یہاں سے نہ مجھے یہ جوڑا چاہیے اور نہ ہی آپ کی امی والا نور ادھر اُدھر دیکھتی ہوئی ی بولی اُس کی نظروں سے وہ گھبرا رہی تھی جو مسلسل اُس پر تھی

کیوں؟ دریاب ایک قدم آگے بڑھا اور بولا

آآآآپپپ جائیں یہاں سے پلیز نور بولی اور پیچھے ہوئی ی

تم وہ جوڑا نہیں پہنوگی جو اماں نے دیا دریاب نے کہا اور گلاسس واپس پہنی

میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں نور کی زبان واپس آچکی تھی

تم وہ پہن ہی نہیں سکتی......دریاب بولا

آپ جائے یہاں سے میرا جو دل کرے گا میں وہی پہنوگی نور بولی

لکھ لو میری بات تم وہ نہیں پہن سکتی

دریاب پھر بولا

افففف اب تو میں وہی پہنوگی میں بھی دیکھتی ہوں آپ کیا کر لیتے ہیں بڑے آئے مجھ پر روب جمانے والے نور تپ کر بولی

ہاہاہاہا تمھاری یہ زبان میرے چشمہ اتارنے کی مار ہیں محترمہ ہاہاہاہاہا وہ ہنستا ہوا بولا اور وہاں سے چلا گیا اور وہ خاموش کھڑی رہ گی

ہونہہ بڑا آیا دریاب راجپوت.......ہاں نہیں کی جاتی مجھ سے تمھاری آنکھوں میں دیکھ کر بات پر بیٹا ہلکا مت سمجھو مجھے میں بھی نوری ہو اب تو جو مرضی ہو جائے میں وہی آنٹی کا دیا ہوا جوڑا پہنو گی دیکھتی ہوں کون کیا کرتا ہے

اس کے جانے کے بعد وہ اس کی نقل اُتارتی ہوئی ی بولی

@@@@@@@@@

وہ نیلی شلوار قمیض پہنے گلے میں سکن شال ڈالے قمیض کے بازو قہنیوں تک چڑہائے ہوئے تھے الٹے ہاتھ میں کالی گھڑی پہنی تھی ساتھ گلاسس لگائے موچھ کو تاؤ دیتا ہوا وہ کوئی ی شہزادہ نہیں بلکے کسی ریاست کا بادشاہ لگ رہا تھا نظر ہٹانہ مشکل تھا

ہائے کوئی ی اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے اور سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے.......لڑکیوں خیالوں میں جاکر دیکھو میں تو خیالوں میں ہی پاگل ہو گی

......خیر چھوڑو آگے پڑھو میں تو پاگل ہوں

نکاح ہو چکا تھا وہ ابھی تک باہر نہیں آئی ی تھی رابیل کتنی ہی دفعہ اندر چکر لگا چکی تھی مگر وہ باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی سدرہ بھی اُسی کے ساتھ تھی اب بھی دریاب نے رابیل کو اندر سے اکیلی نکلتے دیکھا تھا

میں زرا آتا ہوں.......دریاب کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھا کے سامنے سے دشمنِ جان کو آتے دیکھا بس دریاب کا کام تمام ہوا

وہ مہرون گاؤن پہنے جو پاؤں تک آرہا تھا بہت باریک کام سے بھرا ہوا تھا اُس نے عام دنوں کی طرح ہی ہجاب کیا ہوا تھا اور گاؤن کا ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر ڈالا ہوا تھا دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے تھے وہاں موجود ہر لڑکی کی خوبصورتی اس کے ہجاب کو مات دے رہی تھی میک آپ کے نام پر اس نے ہلکی سی لپسٹک اور ساتھ کاجل اور مسکارہ لگایا ہوا تھا جس سے اس کی بڑی آنکھیں اور بڑی لگ رہی تھی وہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی ی اپنا گاؤں سنبھالتی ہوئی ی اس کے پاس سے گزری شاید اس نے اِسے نہیں دیکھا تھا

ارے یار کہاں پھنس گیا یہ کمبخت

وہ آگے جاتی ہوئی ی ایک جھٹکے سے روکی ڈوپٹہ شاید کہی آڑ گیا تھا

شاید کسی کی گھڑی میں آڑا ہو ہائے ساتھ چلتی سدرہ نے اشاروں میں ہنستے ہوئے کہا

ساڈی ایسی قسمت کتھے یار ......نور بولی

ہاہاہا روکو میں نکالتی ہوں کرسی سے

سدرہ اشاروں میں بولی اور وہاں سے مڑی اور روک کر ہنسنے لگی نور نے اس کی ہنسی دیکھی تومڑ کر دیکھا تو وہاں جم گی یعنی ہینگ ہوگی بے چاری

ارے ڈوپٹہ کسی کی گھڑی وھڑی میں نہیں آڑا......اور نہ ہی یہ ڈوپٹہ دیکھ کر حیران ہوئی ی تھی ڈوپٹہ کرسی میں ہی آڑا تھا بس وہ دریاب کو دیکھا تھا ہینگ ہونے کی اصل وجہ یہ تھی

........سدرہ نے ایک نظر سامنے کھڑے دریاب کو اور ایک نظر اپنے برابر کھڑی نور کو دیکھا

جذبات ویسے تو چھوپ سکتے ہیں مگر جذبات والوں کے سامنے جذبات چھوپانا زرا مشکل کام ہے

کرسی سے اپنا ڈوپٹہ چھڑوا رہی تھی مگر بہت بُرا آڑا تھا اور اوپر سے وہ دریاب راجپوت سامنے کھڑا تھا اس کے ہاتھ کامپ رہے تھے

جب ڈوپٹہ نہ نکلا تو اس نے ایک جھٹکے سے ڈوپٹہ کھنچا تو وہ پھٹ گیا اس نے ایک نظر دریاب کو دیکھا اور وہاں سے چلی گی لیکن دریاب وہاں ہی کھڑا اس کرسی کو دیکھتا رہا جیسے وہ ابھی بھی وہاں ہی تھی

@@@@@@@@

ہیلو.... ہیلو..... سلطان؟ آواز آرہی ہے میری؟ ہیلو؟ روکو میں اندر جاتا ہوں

فون کان سے لگائے وہ بولا اور میوزک کی آواز کی وجہ سے اندر کی طرف بڑھا

ہاں اب بولو کیا خبر ہے؟ دریاب بولتا ہوا سڑھیوں کی طرف بڑھا ابھی پہلی سڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کے اوپر کی آتی نور اس میں بری طرح لگی شاید اس کا پاؤں سلیپ ہوا تھا دریاب نے بروقت اُسے پکڑا ورنہ وہ بہت بری گرتی اُسے بچانے کے چکر میں اس کا موبائل بہت زور سے نیچے گرا

میں جب اور
اسکو دیکھتا ہوں

تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہوں

"ہستم باشما عشق در من"

!.ھے گئی ھو محبت سے تم مجھے

ہر چیز دھندلا گی تھی نظروں میں تھا تو صرف وہ آج خود کو روک نہ پائی ی تھی اُس کی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے یا شاید اس نے کہی اور دیکھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور دونوں نے نظروں سے ایک دوسرے کو دل میں اُتار لیا تھا

وہ.....میں....ہوش میں آئی ی تو الفاظ ہاتھ سے جا چکے تھے دریاب نے اُسے چھوڑا اُس بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہاں ہوا کیا تھا

پھر میں وہ؟دھیان کہاں ہے تمہارا

دریاب اُس دیکھ کر بولا نظریں ہٹانہ مشکل نہیں ناممکن ہوگیا تھا وہ چپ کھڑی رہی

اگر چوٹ لگ جاتی پھر......دریاب پھر بولا

آپ کے بچانے سے اچھا تو چوٹ ہی لگ جاتی

وہ بڑبڑائی ی

میرا موبائل ....ایک دم زمین پر نظر پڑتے ہی اُسے اپنا موبائل نظر آیا وہ جھکا اور موبائل اٹھایا لیکن اس کی ساری سکرین ٹوٹ چکی تھی اُس نے ایک نظر موبائل کو اور دوسری نظر نور کو دیکھا

لو جی ایک اور نقصان کر دیا؟

دریاب بولا

سوری میں پیسے دے دوں گی آپ کو

نور اب رو دینے والی ہوگی تھی

میرے پرس سے نکال کہ؟ اُس دن کی طرح

دریاب نے اسے اسلام آباد والی اس کی حرکت کا حوالہ دیا تھا نور نے کوئی ی جواب نہیں دیا

ہہمم تو پہن ہی لیا یہ جوڑا....... منع بھی کیا تھا تمھیں دریاب اسے سر سے پاؤں تک دیکھتا ہوا بولا

ہاں تو میں آپ کی بات کیوں مانتی بھلا

وہ اپنا گاؤن صیح کرتی ہوئی ی بولی

ہہمممم میری بے چاری بیوی کا سوٹ تھا

دریاب اسے برا محسوس کرواتا ہوا بولا

جب بیوی آئے گی تو سو ایسے سوٹ بنا دوں گی اُسے ہونہہ

نور منہ بنا کر بولی

میری جیب سے؟ دریاب ہنستے ہوئے بولا

ہاں تو آپ کی بیوی ہو گی اُس کے سو سوٹوں کے پیسے نہیں دے سکتے آپ؟ بہت ہی بری بات ہے

نور بھی طنزیہ بولی

اُس کے لیے تو جان بھی قربان پر تمھارا کیا بھروسا تم سوٹ لانے کی بجائے پیسے بچوں میں بانٹ دو اُس دن کی طرح

دریاب بولا

ہاں تو وہ آپ کی بیوی ہوگی آپ اُسے خود نہیں لے کر دے سکتے اپنی جیب سے

نور معصومیت سے بولی

نظریں کیوں چراتی ہو مجھ سے؟

دریاب نے اس سے پوچھا اور اس کی سٹی پھر گم ہوگی

میں کب.....ہاں رابی مجھے ایک کام کہا تھا اور یہاں آپ نے فضول میں میرا اتنا قیمتی ٹائم ضائع کر دیا ہٹے میرے سامنے سے

نور نے فورا بات بدلی اور وہاں سے بھاگ گی

وہ کیا جانتی تھی دریاب راجپوت کے اس فضول ٹائم کو بھی وہ کتنا قیمتی کرگی تھی

@@@@#@@@@@@@

اگر وہ میری آنکھوں میں

!!!.. مجّسم دیکھ لے خود کو

اُسے میری مُحبت سے _بلا کا عشق ہو جائے

شیشے کہ سامنے کھڑا وہ کسی سوچ میں گم تھا

.......دماغ :دریاب روک خود کو

دل :یہ سوچ بھی نہ

دماغ :مجھے نہیں ہے اُس سے محبت

دل :بکواس نہ کر

دماغ :تجھے تو وہ اچھی نہیں لگتی تھی

دل :اب لگتی ہے

دماغ :وہ ہجاب کرتی ہے تجھے وہ نہیں پسند

دل :اُس کے ہجاب پہ ہی نثار ہوں

دماغ :تُو پاگل ہے

دل :شاید ہاں

دماغ :تجھے بس وہ اچھی لگتی ہے تجھے محبت نہیں ہو سکتی

دل :ہوگی ہے

دماغ :بھول جا اُسے

دل :میرے بس میں نہیں

دماغ :کیوں؟

دل :نہیں جانتا

دماغ :کیوں نہیں جانتے

دل :یہ بھی نہیں جانتا

دماغ :اُسے بھول جا......تُو دریاب ہے تجھے کسی لڑکی سے محبت نہیں ہوسکتی

دل :مجھ میں اب میں ہوں ہی کہاں......اس میں رہنے لگا ہوا......میں تو بس جی رہا ہوں اس کے بغیر

دماغ :تُو یہ نہیں کرسکتا دریاب یہاں اسے خطرہ ہے جہاں اماں کہتی ہیں وہاں ہی شادی کر........اور ویسے بھی وہ پاک اور نیک سیرت لڑکی ہے اس کے لیے وہ نیک....اللہ سے محبت کرنے والا ہوگا تُوکہی سے بھی اس کے قابل نہیں ہے اللہ نے نیک عورتیں نیک مردوں کے لیے اور بُری عورتیں بُرے مردوں کے لیے بنائی ی ہیں اور سمجھ وہ کوئی ی خواب تھی اور خواب سے آنکھ کھول گی ہے تیری......اپنی خاطر نہیں اُس کی خاطر اُسے بھول جا

دل خاموش رہا.....کوئی ی جواب نہیں تھا اور ایسے ہی دل اور دماغ کی جنگ میں ہمیشہ کی طرح

..........دماغ جیت گیا

نہیں.....ایک دم سے اس نے آنکھیں کھولی اور زور سے بولا اور جھٹکے سے پیچھے ہوا

مجھے سکون چاہیے........وہ سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھا اور بولا

دریاب راجپوت تم تبھی بے سکون رہتے ہو کیوں کے تم نماز نہیں پڑھتے.......نور کی آواز اِسے اپنے اردگرد گونجتی محسوس ہوئی ی تھی اُس نے سر اٹھایا.....دور کہی آزان ہو رہی تھی

مجھے نہیں ہے محبت تم سے.......سُنا تم نے نہیں ہے محبت اور میں تمھیں بھولا دوں گا

.....بہت جلد

وہ زور سے چیخا آواز کی آواز اب بہت پاس سے آرہی تھی

تم نماز نہیں پڑھتے اس لے بے سکون ہو نماز سے ناممکن کو بھی ممکن کیا جاسکتا ہے ”

دریاب راجپوت“ ......نور کی آواز بہت زور سے گونجی

بسسسسس........وہ چیخا اور واش روم کی طرف بڑھا.......جب واپس آیا تو اس کی آنکھیں لال ہوچکی تھی

نصرین.......نصرین......نصرین

غصے سے اِس نے زور دار آواز سے ملازمہ کو بولایا

نصرین بھاگتی ہوئی ی وہاں پہنچی دریاب کی حالت دیکھ کر ہی اسے خوف آرہا تھا

ججججی صاحب جی

نصرین گھبراتی ہوئی ی بولی

جانماز لا کر دو

دریاب سختی سے بولا

جی؟ نصرین نا سمجھی سے بولی وہ بہت حیران ہوئی ی تھی

کم سنتا ہے کیا......جانماز لے کر آؤ

دریاب غصے سے بولا

جججججی صاحب جی

وہ ڈرتی ہوئی ی بولی اور کمرے سے باہر کی طرف بھاگی اور جانماز لا کر اُس کے حوالے کیا

اب دفعہ ہو جاؤ میری شکل کیا دیکھ رہی ہو

نصرین اِس جانماز بچھاتے ہوئے حیرت سے دیکھ رہی تھی تو یہ غصے سے بولا تو وہ چلی گی اِس نے نماز شروع کی اور سجدے میں گر گیا

@@@@@@@@@@@@

ویسے دری تم بھی کمال ہو ویسے تو کہتے ہو محبت نہیں ہے اور دوسری طرف آنٹی کے ہاتھ رشتہ بھیج دیتے ہو

حرا اس کے کمرے میں موجود تھی

جواب تو دو نہ دری اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے ؟

حرا اُسے دیکھتی ہوئی ی بولی

محبت؟ وہ بولا اور کہی اور کھو گیا

ہاں دری محبت........میں جانتی تھی جیسے میں محبت کرتی ہوں تم سے تم بھی محبت کرتے ہو مجھ سے

حرا بولی

تم صیح ہو......مجھے بھی محبت ہوگی ہے اُس سے

دریاب کہی کھویا ہوا بولا

کیا؟ حرا ایک دم کھڑی ہوئی ی اس کی بات سن کر تو وہ اپنی دنیا میں واپس آیا

کلکیا ہوا؟ کیا کہا میں نے ؟ اُسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا بول گیا تھا

اَلسَلامُ عَلَیکُم سوری ڈسٹرب کر دیا آپ دونوں کو وہ آپ کو آنٹی بولا رہی ہیں

نور اُس کے کمرے کا کھولا دروازہ نوک کر کے بولی اُسے وہ حرا کے ساتھ بلکل اچھا نہیں لگتا تھا دل کرتا اُس حرا کو دنیا سے غایب کر دے وہ بول کے جا چکی تھی لیکن دریاب کی نظریں ابھی بھی وہاں ہی تھی حرا نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی ی اور اسے ہوش میں لائی ی

تو یہ چکر ہے.....تب ہی میں کہوں تم جب سے اسلام آباد سے آئے ہو کچھ بدل گے ہو.......اس مڈل کلاس لڑکی نے پھسا لیا ہے نہ تمھیں

حرا اسے دیکھتی ہوئی ی بولی

اپنی زبان کو لگام دوں

دریاب سختی سے بولا

ہاں بھئی اب میری کوئی ی بات اچھی ہی کہاں لگے گی....پتہ نہیں کیا گھول کر پلا دیا ہے اُس نے.....اُس دن اس شریف زادی کی مثالیں دے رہے تھے نہ تم مجھے جس نے خود تمھیں پھسا لیا

حرا بولتی چلی گی

حرا.....وہ غصے سے بولا اور ہاتھ اٹھایا لیکن روک لیا

اُس کے کردار پر ایک بھی لفظ میں برداشت نہیں کرو گا اِس سے پہلے کے میرا ہاتھ اُٹھے نکل جاؤ میرے کمرے سے

دریاب غصے سے بولا

تم نے اُس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے میرے اوپر ہاتھ اٹھایا؟

میرا صبر مت آزماں اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے سچ مچ میرا ہاتھ اُٹھ جائی یں نکل جاؤ میرے کمرے سے....... تم لڑکی ہو اس لیے برداشت کر رہا ہوں تمھاری جگہ کوئی ی اور ہوتا تو میں اب تک اُس کی زبان نوچ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا چکا ہوتا

وہ غصے سے بولا

واہ دریاب واہ......ایک بات میری بھی کان کھول کر سن لو تم.... تم صرف میرے ہو سمجھے میرے اور تمھیں پانے کے لیے میں جان دے بھی سکتی ہوں اور جان لے بھی سکتی ہوں

وہ بولی اور کمرے سے نکل گی

دریاب نے غصے سے موٹھی میز پر زور سے ماری

@@@@@@@@@@@@

یہ کیا ہے؟ کیا ہے یہ بولو

اس نے چائے کا گھونٹ لیا اور غصے سے کپ زمین پر دے مارا اور غصے سے سامنے کھڑی نصرین سے بولا اُس کے سامنے بیٹھی نور بھی ڈر گی تھی ایک دم

یہ چائے ہے یا جوس ؟

وہ پھر غصے سے بولا

کیا ہوا بھائی ی؟ رابیل اس کی آواز سن کر وہاں پہنچی اور بولی اور ایک نظر نور کو دیکھا

کتنی دفعہ کہا ہے مجھے گرم چائے دیا کرو......اب جاؤ دوسری بنا کر لاو میری شکل کیا دیکھ رہی ہو

وہ غصے سے بولا نصرین وہاں سے کپ کے ٹکڑے اٹھانے لگی دریاب وہاں صوفے پر بیٹھ گیا

آپ چائے بنائے میں اٹھا دیتی ہوں یہ

نور صوفے سے اٹھی اور اُس کے پاس بیٹھی ہوئی ی بولی دریاب نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر اپنی

نظریں واپس اخبار پر کرلی

نہیں بیٹا میں کر لیتی ہو

نصرین بولی میں آپ سے کہہ رہی ہو نہ آپ جائے میں کر لیتی ہوں

نور پھر بولی

آپ جائی یں آنٹی

رابیل بولی اور نور کے ساتھ مل کر وہ ٹکڑے اٹھانے لگی

رابیل میرے کمرے سے میرا موبائل لا دو

دریاب بولا

بھائی ی یہ اٹھا لوں پھر لا دیتی ہوں

رابیل بولی

میں نے کہا ابھی لا کر دو

دریاب سختی سے بولا تو رابیل اٹھ گی اور اس کے کمرے کی طرف بڑھی

دریاب نے اخبار آنکھوں سے ہٹایا اور اُسے دیکھا جو کچھ بڑبڑاتی ہوئی ی وہ ٹکڑے اٹھا رہی تھی

گالیاں نکال رہی ہو؟

دریاب اسے دیکھتا ہوا بولا

مجھے گالیاں دینی ہوئی ی تو اونچی آواز میں بھی دے سکتی ہوں

نور بولی اور وہاں سے اٹھی اور کچرا پھنکنے گی دریاب کی نظروں نے اُس کا پیچھا کیا تھا اور جب وہ واپس آئی ی تب تک وہ سگریٹ پینی شروع کر چکا تھا

افف کتنی گندی سمیل ہے......وہ کھانستی ہوئی ی بولی اور دریاب کی انگلیوں کے درمیان سگریٹ دیکھی

کوئی ی تو برا کام چھوڑ دیں.......وہ بولی اور وہاں سے چلی گی اس کے جاتے ہی دریاب نے سگریٹ ناک سے لگائی ی اور خوشبو سونگھی

اتنی پیاری تو خوشبو ہے ہونہہ

وہ بڑبڑایا اور اخبار پڑھنے لگا

@@@@@@@@@@@@

کل کس ٹائم نکلنا ہے؟

نور بیگ میں کپڑے ڈالتی ہوئی ی بولی

دیکھو......یہ تو بھائی ی پہ ہے کے وہ کب لے کر جاتے ہیں

رابیل موبائل پہ کچھ لکھتی ہوئی ی بولی

تو یار ہم خود ہی چلے جاتے ہیں نہ

نور بولی

نہیں بھائی ی نے کہا ہے کہ وہ چھوڑنے جائے گے

رابیل نے بتایا

ایک بات تو بتا تیرے بھائی ی کو شوق ہے ہر وقت اپنا غصہ دوسروں پہ اتار کے اُن کو اپنے مطابق چلانے کا؟

نور الماری میں سے کپڑے نکالتی ہوئی ی بولی

پتہ نہیں یار ایک دم ہی غصہ آجاتا ہے انھیں چھوٹی چھوٹی باتوں پہ

رابیل بولی

عجیب ہی ہے......سدرہ یار کچھ مدد ہی کروا دے اِس رابی نے تو ہاتھ نہیں لگانا

کمرے میں آتی سدرہ کو دیکھ کر بولی تو وہ مسکراہ دی اور کپڑے سمیٹنے لگی

بیٹا نیچے مہمان آئے ہیں مبین بیگم آپ کو بولا رہی ہیں

نصرین آئی ی اور رابیل سے بولی

مہمان؟ کون آیا ہے آنٹی؟ رابیل نے پوچھا

وہ فرہان صاحب آئے ہیں

نصرین نے بتایا فرہان مبین بیگم کی بہن کا بیٹا ہے

کیا؟ فرہان آیا ہے ہائے کب آپ جائی یں میں بس دو منٹ میں آئی ی

رابیل خوشی سے بولی اور فورا موبائی ل چھوڑ کر بیڈ سے اُٹھی

رُک نہ زرا....ہے کون یہ.....جو تُو اتنی خوش ہورہی ہے نور اسے شکی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی ی بولی

گندی سوچ.....بھائی ی ہے میرا

رابیل اس کی شکی نگاہیں دیکھ کر بولی تو وہ ہنسنے لگی

اچھا پھر جا نور بولی اور پھر کپڑوں کے پاس آگی

اوئے تم لوگ بھی تو آؤ

رابیل ان دونوں سے بولی

تو جا تیرا بھائی ہی ہے......ویسے بھی ہمیں اور بھی بڑا کام ہے نور بولی

تیری ایسی کی تیسی چلووووو

وہ ان دونوں کو کھینچتی ہوئی ہی بولی

آئے ہائے صبر ڈوپٹہ تو صیح کرنے دے

نور ہاتھ چھڑوا کر بولی

تیرا رشتہ لے کر نہیں آئے

رابیل شرارتی انداز میں بولی

رابی ادھر دیکھا......یہ لے لانعت

نور بولی اور وہ ہنسنے لگی اور یہ لوگ نیچے کی طرف بڑھی

@@@@@@#@@@@@@@@

وہاں مبین بیگم اور دریاب فرہان کے پاس بیٹھے تھے جب یہ تینوں وہاں پہنچی دریاب کی ہنسی کو بریک لگی تھی اِس کو دیکھ کر

اَلسَلامُ عَلَيْكُم اُنھوں نے وہاں پہنچ کر سلام کیا

واہ بھئی واہ اتنے بڑے بڑے لوگ یہاں ہیں اور میں اب آرہا ہوں

فرہان ان کا ہم عمر تھا اِس لیے اِن کی شروع سے ہی بہت بنتی تھی وہ رابیل کو دیکھ کر کھڑا ہوا

اور بولا

چلو شکر ہے اب بھی آگئے تم ورنہ مجھے تو ابھی بھی اُمید نہیں تھی تمھارے آنے کی

رابیل بیٹھتی ہوئی ی بولی

خیر ان سے ملو یہ ہے نور میری بچپن کی دوست اور بہن......رابیل نے نور کا تعارف کروایا

ہیلو.... فرہان بولا اور ہاتھ آگے بڑھایا دریاب کی نظریں اس کے ہاتھ پر اُٹھی تھی یہ حرکت اسے

بلکل پسند نہیں آئی ی تھی

سوری اَلسَلامُ عَلَيْكُم.......نور نے اپنا ہاتھ آگے نہیں بڑھایا اور مسکرا کر بولی دریاب کو وہ دن یاد

آیا تھا جب اُس نے اِس کا ہاتھ پکڑا تھا........

وَعَلَيْكُم السَّلاَم کوئی ی چکر نہیں

اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور مسکرا کر بولا

اور یہ ہے سدرہ ہماری پیاری سی دوست

رابیل نے تعارف کروایا

اَلسَلامُ عَلَیکُم......فرہان نے اُسے دیکھا اور سلام کیا سدرہ نے جواب میں گردن ہلا دی

اور بھئی کب تک ہو یہاں

فرہان واپس بیٹھا اور بولا

کل جانا ہے واپس

رابیل نے بتایا

سدرہ سر جھکائے بیٹھی تھی اُسے اپنے اوپر کسی نظر محسوس ہوئی ی تو اُس نے سر اٹھایا تو وہ نظریں فرہان کی تھی وہ کنفیوز ہورہی تھی تو اٹھ کر چلی گی فرہان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

ایسے کیسے میں آج آیا ہوں اور تم کل جا رہی ہو

فرہان اب پوری طرح رابیل کی طرف متوجہ ہوا تھا

تو پہلے آجاتے نہ تم بھی آج آئے ہو

رابیل بولی

اب اتنے دن رہے ہو تو ایک دن مجھ معصوم کے لیے بھی روک جاؤ

فرہان بولا

میں خود کہہ رہی ہو یہ لوگ مان ہی نہیں رہی

مبین بیگم بولی

تائی ی جان کالج کھول گے ہیں نہ اس لیے جانا ضروری ہے

رابیل بولی

ایک دن میں تم نے ایم اے کر لینا ہے نہ چپ کر کے بیٹھ جاؤ

فرہان بولا

ارے لیکن.....چپ بلکل چپ تم لوگ کل نہیں جارہے بس

مجھے پھر ٹائم نہیں ملنا ان کو چھوڑنے جانے کا کل کا دن ہی ہے

دریاب بولا وہ چاہتا تھا کے وہ چلی جائے

تو میں کس دن کام آؤ گا......میں خود چھوڑ کر آؤ گا ان تین حسیناؤ کو

فرہان بولا.....دریاب نے اپنی مٹھی زور سے بند کر کے ہونٹوں کے اوپر رکھ دی تھی

گُڈ آئی یڈیا......کم سے کم راستے میں سانس لینے کی تو اجازت ہوگی

نور دریاب کو دیکھتی ہوئی ی طنزیہ بولی

ہاہاہاہاہا وہ سب اس کی بات سمجھ کر ہنسنے لگے تھے دریاب نے ایک نگاہ اس کی طرف اٹھائی ی تھی وہ چاہ کر بھی وہاں سے نہیں اٹھ سکتا تھا اسے تو پہلے ہی فرہان کا نور سے بات کرنا اس کو دیکھنا برا لگ رہا تھا

چلو کل کا کوئی ی پلین بناتے ہیں......دریاب یار کہی لے ہی جاؤ ہمیں فرہان بولا اور دریاب سے کہا

کہاں جانا ہے یہاں تو کوئی ی ایسی جگہ بھی نہیں ہے

دریاب بولا

لونگ ڈرائی یو پہ......نور ایک دم جوش سے بولی دریاب کی نظریں اس کی طرف اٹھی تھی

ہاں زبردست......فرہان فورا بولا اور دریاب نے اسے دیکھا

اور وہ بھی رات کو......رابیل بولی

ہائے ئے ہاں....نور بولی

حرا کو بھی لے جانا ساتھ

مبین بیگم بولی نور نے اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھے تھے

ہاں ہم اُنھیں کیسے بھول سکتے ہیں بھلا

نور بولی

نہیں لیکن اسے کیسے لے جاسکتے ہیں ساتھ

دریاب بے چاروں والی شکل بنا کر بولا

ظاہر ہے بھئی بیٹھا کر ہی لے جائیں گے نہ

فرہان بولا

لیکن گاڑی میں اس کی جگہ نہیں ہے

دریاب بولا

آپ کے دل میں تو ہے نہ.....گاڑی تو بہت چھوٹی بات ہے نور شرارتی انداز میں بولی سب نے ہوٹنگ کی دریاب نے بس اسے گھورا تھا

میلہ لوٹ لیا لڑکی.....چھا گی

فرہان ہنستے ہوئے بولا

فرہان تم اور وہ ایک گاڑی میں آجانا اِن تینوں کو میں لے جاؤ گی دریاب بولا وہ اسے اس ٹائم زہر لگ رہا تھا کیوں کے وہ نور سے اور نور اس سے باتیں کر رہی تھی

کیوں بھی شادی آپ کی اس سے ہونی ہے میری نہیں......فرہان بولا

ایک آئیڈیا....نور دماغ میں کچھ آتے ہی بولی

تم تو چپ رہو اپنے آئیڈیاز اپنے پاس رکھو

دریاب جانتا تھا وہ پھر کچھ الٹا ہی بولے گی اس لیے چپ کروا دیا

ہاؤ یہ کیا بات ہوئی ی وہ ناراضگی سے بولی

اتنے اچھے آئی یڈیاز تو دے رہی ہے دریاب...نور بولو بولو

فرہان کے یوں کہنے سے وہ اور تپ گیا تھا

میں رابیل اور سدرہ آپ کے ساتھ چلے جائیں گے فرہان اور حرا کو اِن کے ساتھ بھج دیں گے کیسا؟

نور بولی

میں رابیل اور سدرہ آپ کے ساتھ چلے جائیں گے فرہان اور حرا کو اِن کے ساتھ بھج دیں گے کیسا.....میرا تو آج تک نام نہیں لیا ہونہہ

وہ اُس کی نقل اتارتے ہوئے بڑبڑایا

کچھ کہا آپ نے ؟ نور نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی تو وہ طنزیہ بولی

ننںنہیں میری اتنی مجال کہاں

دریاب بھی طنزیہ بولا

ٹھیک ہے ہم ایک گاڑی میں چلیں گے

فرہان مسکرا کر بولا

ہم؟ یہ ہم کیا ہوتا ہے ؟ سیدھا کہو میں اور میری تین بہنیں

دریاب اس کے ہم کہنے پر جیلسی سے تپ کر بولا نور نے نا سمجھی سے اس کی اِس بات پر اسے دیکھا

أَسْتَغْفِرُ اللہ تمھیں کس نے کہا یہ میری بہنیں ہیں؟ چلو کسی دو کو بولا ہوتا تب بھی ٹھیک تھا تم نے تو تینوں کو بہن بنا دیا

فرہان رو دینے والا ہوگیا اور دریاب اور تپ گیا

بیٹا کھانا لگ گیا ہے آجاؤ سب

مبین بیگم وہاں آئی ی اور بولی تو یہ لوگ کھانے کے لیے چلے گے

@@@@@@@@

اوہ سسوری سسسوری

وہ لان کی طرف مڑا تھا کے سامنے سی آتی سدرہ سے ٹکرا گیا سدرہ نے کچھ کہا نہیں وہاں سے جانے لگی تھی کے فرہان نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

سدرہ بہت زیادہ گھبرا گی تھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے وہ تو بول بھی نہیں سکتی تھی

میں جب سے آیا ہوں ایک چیز نوٹ کررہا ہوں آپ مجھ سے چھوپ رہی ہیں

فرہان اسے دیکھتا ہوا بولا جس کی بھوری آنکھیں ہی اس کی زبان تھی

اس نے اپنے ہاتھ چھڑوانا چاہا

آپ کے منہ میں زبان نہیں ہے کیا؟ فرہان بولا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور نہ میں سر ہلا دیا اور اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے چلی گی

عجیب لڑکی ہے نہیں بولنا تو نہ سہی یہ کیا بات ہوئی ی صاف کہہ دیا زبان ہی نہیں ہے

اسے کیا پتہ ہو یونیورسٹی میں لڑکیاں مرتی ہے مجھ سے بات کرنے کے لیے ہونہہ

وہ بڑبڑایا اور لان کی طرف بڑھا

@@@@@@@@

کیا ہوا بھئی اکیلے اکیلے بیٹھے ہو کس کی یادوں میں کھوئے ہو

رابیل نے اسے اکیلے لان میں بیٹھا دیکھا تو اس کے پاس آکر بولی

کیا بات کررہی ہو میڈیم لڑکیاں کھو جاتی ہے ہماری سوچ میں....ہم نہیں

فرہان سوچوں سے باہر آیا اور بولا

واہ بھئی بڑے ڈائی لوگ مارنے آگے ہیں

رابیل بولی اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گی

.....ویسے ایک بات تو بتاؤ رابی یہ جو تمھاری دوست ہے کیا نام ہے اس کا

وہ یاد کرتا ہوا بولا

نور؟ یا سدرہ؟ رابیل نے پوچھا

ہاں یہ سدرہ.....یہ تھوڑی عجیب نہیں ہے؟

فرہان بولا

کیا مطلب؟ کس طرح کی عجیب ؟

رابیل نا سمجھی سے بولی

مطلب میں جب سے آیا ہوں تب سے چپ ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے پوچھا تمھارے منہ میں زبان نہیں ہے تو گردن ہلا کر کہتی نہیں.....مطلب کچھ بھی نہیں بات کرنی تو سیدھی طرح کہہ دیتی

فرہان بولا رابیل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا

کیا ہوا؟ رابیل کی خاموشی دیکھ کر وہ آگے کو ہوا اور بولا

وہ بول نہیں سکتی رابیل نے بتایا اور یہ بات ایک جھٹکے کی طرح لگی تھی فرہان کو

کیا؟ وہ سنجیدہ ہوکر بولا اسے افسوس ہورہا تھا کہ اس نے اُس کو وہ جملہ کیوں بولا

ہمم وہ بچپن سے ایسی نہیں ہے گلے میں کچھ مسلہ تھا جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ زبان چلی گی.....رابیل نے بتایا

اووہ اس کے ماں باپ کہاں ہیں؟ مطلب یہ کہاں رہتی ہے اور علاج نہیں کروایا اس کا اُس نے پوچھا

اس کے ماں باپ اس دنیا میں نہیں ہیں ایک بھیڑیے نے بے رحمی سے مار دیا اس کے ماں باپ کو

رابیل نے بتایا

اوہ.......اُس کے پاس لفظ ختم چلے تھے

تمھاری دوست یہ کیسے اور کب بنی؟اور یہ رہتی کہاں ہے اور کس کے ساتھ

فرہان نے ایک لمبا سانس لیا اور پوچھا

ہائے بہت لمبی کہانی ہے.....وہ بولی اور اُسے ساری بات بتائی ی

اوہ....مجھے تو یقین نہیں آرہا کے یہ سب سچ مچ ہوا ہے وہ کیسے برداشت کررہی ہے یہ سب

اسے بہت دکھ ہوا ساری بات سن کر تو وہ افسوس سے بولا

اور کر بھی کیا سکتی ہے.....میں تو شکر کرتی ہوں یہ ہمیں مل گی ورنہ پتہ نہیں کیا ہوتا اس کا وہ جانور تو اسے مار ہی دیتے

رابیل بولی

دریاب بچانے گیا تھا تم لوگوں کو؟

فرہان نے پوچھا

جی دریاب بھائی ی اور نور

رابیل نے بتایا

نور کا وہاں کیا کام؟

فرہان نے نا سمجھی سے پوچھا

ہائے کیا بتاؤ میں اسی نے تو دریاب بھائی ی سے پہلے حملہ کیا.....میری نوری وہ نہیں ہے جو نظر آتی ہے.... تمھیں پتہ اس دن....رابیل نے ساری داستان سنائی ی

واہ بھئی واہ شیرنی ہے یہ تو

فرہان بولا

شیرنی نہیں ببر شیرنی

رابیل بولی

ویسے دریاب اور اِس کی بنتی نہیں ہے نہ؟

فرہان نے پوچھا

ہاں بلکل بھی نہیں بنتی ایک پاکستانی ہے تو دوسرا انڈین....یاد ہے ایک دفعہ دریاب بھائی ی اسلام آباد سے آئے تھے تو ان کا سر پھٹا ہوا تھا

ہاں ہاں....شاید تمھاری کسی دوست نے پھاڑا تھا

وہ یاد کرتا ہوا بولا

ہاہاہاہا وہ دوست اور کوئی ی نہیں نوری ہی ہے

وہ ہنستے ہوئے بولی

او تیری کھا قسم

وہ حیرت سے بولا

لے قسمے اس دفعہ جب بھائی ی گے تو پتہ پہلے تو اس نے بھائی ی کی گاڑی کا شیشہ توڑ دیا اور پھر پورے کا پورا کیک بھائی ی کے منہ پہ دے مارا

وہ ہنستے ہوئے بولی

ہاہاہاہا یار ویسے اگر ان دونوں کی شادی کروادی جائے سوچو کیا ہوگا پھر اِس شیر اور شیرنی کا

وہ ہنستے ہوئے بولا دریاب گاڑی سے اترا اور اِن کو دیکھ کر وہاں آگیا

کن کی شادی کروا رہے ہو یہاں بیٹھ کر

اس نے ان کا آخری جملہ سنا تھا تو وہ بیٹھتے ہوئے بولا

نور اور میری.....وہ ہنستے ہوئے بولا اور اس کی بجائے اپنا نام لیا

یہ کیا بدتمیزی ہے.... کسی لڑکی کے بارے میں یہ سب کہتے ہوئے شرم نہیں آتی تمھیں

دریاب غصے سے کھڑا ہوا اور بولا اُن دونوں کو اس سے اتنے غصے کی امید نہیں تھی وہ لوگ

حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کھڑے ہوئے

شرم والی کیا بات ہے شادی کا سوچ رہا ہوں غلط کام کا نہیں

فرہان بولا

پڑھ لو پہلے شادی کی تمھاری عمر نہیں ہے اور دوبارہ یہ سب میں نہ سُنو

دریاب کو احساس ہوا تھا وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا

واہ بھئی واہ آپ کی اطاع کے لیے عرض ہے کہ مجھ بندے نہ چیز کی پڑھائی ی مکمل ہوچکی

ہے اب تو بس نور سے شادی کرو گا اور گھر بساو گا

فرہان اسے اور تپاتے ہوئے بولے

ہاں تو اور بھی بہت لڑکیاں ہیں اس دنیا میں کسی سے بھی جاکر شادی کرو

دریاب بولا

نور کیوں نہیں؟ فرہان مزے لیتا ہوا بولا

وہ....وہ تو رابی کی دوست ہے اُس سے کیسے کر سکتے ہو بہنوں کی طرح ہے تمھاری

دریاب کی زبان لڑکھڑا گی تھی

ہاں تو اِس کی دوست ہے تو کیا ہوا....رابی تمھیں تو کوئی ی مسلہ نہیں ہے نہ ؟

فرہان بولا اور رابیل سے پوچھا رابیل نے اپنی ہنسی بڑی مشکل روکی

مجھے بھلا کیوں مسلہ ہو گا بلکے اچھا ہے نوری کبھی مجھ سے دور نہیں ہو گی میں تو کہتی ہوں ابھی

کرلو شادی

رابیل ہنسی روکتی ہوئی ی بولی دریاب نے اسے حیرت سے دیکھا

لو جی اسے بھی کوئی ی مسلہ نہیں تو تمھیں کیا مسلہ ہے دریاب

فرہان بولا

مممجھے ؟ مجھے کککوئی ی بھی نہیں....لیکن وہ اِس کی دوست کو مسلہ ہوسکتا ہے نہ

وہ واپس کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

ارے اُس کی ٹینشن نہ لیں آپ میری کوئی ی بات نہیں ٹالتی وہ اُسے میں منا لوگی

رابیل بھی واپس بیٹھی اور بولی

لو جی سارے مسلے حل.....فرہان ہاتھ پہ ہاتھ مارتا ہوا بولا اور بیٹھا

وہ مجھے زرا کام سے جانا ہے میں چلتا ہوں

وہ بولا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

لڑکی دال میں کچھ تو کالا ہے

فرہان اسے جاتا دیکھ کر بولا

لڑکے دال میں کچھ کالا نہیں دال پوری ہی کالی ہے

رابیل بھی اسے جاتا دیکھ بولی اور دونوں ہنسنے لگے

@@@@@@@@@@@

وہ فرہان سے شادی کیسے کر سکتی ہے

اُسے نہیں کرنی چاہیے

فرہان کو وہ پسند کیسے آگی اُسے تو ہجاب اور یہ پردہ وغیرہ نہیں پسند اسے تو موڈرن لڑکیاں پسند ہیں

تمہیں بھی تو یہ سب نہیں پسند پھر تم کیوں.....اُسے آواز سنائی ی دی تھی

میں....مجھے اب پسند ہے سب.....جو کچھ بھی وہ کرتی ہے یا اُسے پسند ہے

شاید فرہان کو بھی سب پسند ہو؟

نہیں.....وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا اور اس کے فون کی بیل ہوئی ی اس نے کال اٹھائی ی

ہاں سلطان؟ فون کان سے لگا کر بولا

سائی یں میں نیچے آگیا ہوں

وہ گھر کے باہر کھڑا ہوکر بولا

میرے کمرے میں آجاؤ

دریاب نے کہاں اور موبائل بند کر کے بیڈ پر پھنک دیا اور سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی ی

آجاؤ....وہ بولا تو سلطان اندر داخل ہوا

کیا ہوا سائیں آپ کی طبیت ٹھیک ہے؟؟

وہ پریشانی سے دریاب کی لال آنکھیں دیکھ کر بولا

سالے اس چار دیواری میں تو سائیں نہ بول

دریاب مسکراہ کر بولا سلطان اس کے خاص آدمیوں میں سے ایک ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا ایکلوتا دوست بھی تھا زندگی میں ایک یہی بندا تھا جو دریاب کی کتاب تھا جس میں وہ سب کچھ محفوظ رکھتا تھا

تیری طبیت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی

سلطان پریشانی سے بولا

ابھی نماز پڑھو گا نہ تو بلکل ٹھیک ہوجاؤ گا

دریاپ بولا وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا

نماز؟ وہ بھی تُو؟ یہ کب اور کیسے ہوا؟

سلطان حیرت سے بولا......وہ خود اسے نماز پڑھنے کا بہت کہتا تھا لیکن وہ اس کی بات سر سے گزار دیتا تھا اور آج اس کے منہ سے نماز کی باتیں سن کر حیران رہ گیا تھا

ہاں نماز.....کیوں نہیں پڑھنی چاہیے.....آخر کو مسلمان ہوں میں اور میرے رب نے فرض کی ہیں ہم پہ وہ بولا اور سلطان اپنی جگہ جم گیا

دریاب تُو ٹھیک ہے؟ وہ اگے بڑھا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

ہاں ٹھیک مجھے کیا ہونا ہے.....دریاب راجپوت کو کیا ہوسکتا ہے

وہ کسی سوچ میں کھویا ہوا بولا

میری شادی پہ آرہا ہے نہ؟ اس نے پوچھا

شادی؟ ہاں بھئی ضرور تو نے بھی کر ہی لی محبت

دریاب سوچوں سے باہر آیا اور بولا

ہاں الحمدُللہ اور اب شادی کروں گا

سلطان نے کہا

یار ایک بات تو بتا

دریاب نے پوچھا

ہاں ہاں پوچھ

سلطان بولا

یہ محبت کیا ہے؟ مطلب یہ ہوتی کیا ہے اور پتہ کیسے لگتا کے ہوگی ہے؟ وہ کچھ سوچتا ہوا بولا

محبت........وہ نا سمجھی سے بولا

ہاں محبت.....دریاب بولا

محبت نہ ایک بہت خوبصورت احساس ہے اور

محبت ایک عجیب چیز ہے کوئی ی جادوئی ی چیز ہو جیسے جو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا وہ کب اس کے حصار میں آکر کسی کو اتنا چاہنے لگتا ہے کہ اسے کھونے کے تصور سے بھی ڈرنے لگتا ہے یہ کسی کی خوبیوں.....کسی کی خامیوں.....کسی کی خوبصورت......کسی کی بدصورتی نہیں دیکھتی یہ تو بس ہوجاتی ہے پتہ نہیں کب....کیوں....اور کس سے

اگر مل جائے تو انسان خود کو خوش قسمت سمجھتا ہے نہ ملے تو زندگی بے رنگ ہوجاتی ہے اسکے رنگ اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں کہ انسان بس ہر دم ان میں ڈھلتا چلا جاتا ہے کسی اکھڑ مزاج کو عاجز بنا دیتی ہے کسی کی خاموشی کو گفتگو میں بدل دیتی ہے تو کسی کی اداسی کو خوشی میں مگر اس کا ہر رنگ ادھار ہے

یہ روٹھ جائے تو اپنے سارے رنگ سود سمیٹ واپس لے جاتی ہے کسی کی جان لے جائے گی تو کسی کا خون پی جائے گی کوئی ی تنہائی ی میں چلا جائے گا تو کوئی ی گمنام ہوجائے گا

محبت یہ نہیں ہے کہ آپ فارغ ہیں اور کچھ کرنے کو نہیں تو چلو اِس سے بات کر کے ٹائم پاس کر لیتے ہیں....... نہیں محبت تو وہ ہے کہ آپ کے پاس لوگوں کی بھیڑ ہو اور آپ سوچیں کہ نہیں اُسے یہاں ہونا چاہیے تھا آپ اُس کی کمی ہر جگہ محسوس کریں یہ ہے محبت

فرہان بولتا چلا گیا اور دریاب بس اُسے دیکھتا رہا بلکل خاموش

تمھیں پتہ میں جب بھی اُسے دیکھتا ہوں ناں یا اُس سے بات کرتا ہوں تو وہ مجھے اپنے جیسی آخری بندی لگتی ہے ہاں شاید ہونگے اس جیسے بہت سے مگر وہ کسی جیسی نہیں..... میرے جیسی بھی نہیں اور وہ مجھے اپنے رنگ میں ڈھال رہی ہے یا پھر شاید میں خود ڈھل رہا ہوں اُس کے رنگ میں

دریاب کسی سوچ میں کھویا ہوا بولا سلطان نے اسے حیرت سے دیکھا تھا

ہمیں جس سے محبت ہو جاتی ہے نہ پھر ہم چاہتے ہیں اُسکی پسند کے مطابق خود کو ڈھال لیں پورا نہ سہی تھوڑا تھوڑا کر کے مگر یہ بھی حقیقت ہے ہم پسند میں ڈھل کر پسند نہیں بن پاتے دلوں پر راج کرنا ہر کسی کے نصیب میں کہاں ہوتا ہے

فرہان بولا

مجھے اُس سے ملنے کی ہمیشہ ہی طلب رہتی ہے جب کہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہی چیز کو بار بار دیکھنے سے انسان کا دل بھر جاتا ہے لیکن

میں اُسے جب بھی دیکھتا ہوں مجھے پہلے سے زیادہ اُس سے محبت ہو جاتی ہے وہ کچھ بھی کرے مجھے کچھ بھی برا ہی نہیں لگتا میں خود نہیں جانتا مجھے ہو کیا رہا ہے

دریاب ہاتھ مسلتے ہوئے بولا اُس کی آنکھیں بھر گی تھی

محبت جب ہوتی ہے نہ شہزادے تو وہ سب سے پہلے انسان کی انا کو مار دیتی ہے پھر میں کیا ہوں کون ہوں کیوں ہوں نہیں رہتا پھر صرف ایک ہی وجود کا طواف کیا جاتا ہے

فرہان بولا

مار دی ہے اس نے دریاب کی انا.....اُس نے مجھے اللہ سے ملا دیا ہے تُو دعا کر اللہ مجھے اُس سے ملا دے ورنہ اُسے میرے دل سے نکال دے

دریاب بولا

دریاب قابلِ رشک ہے وہ محبت جس میں تم کسی ایسے شخص کو پالو جو تمہارے ایمان کو مضبوطی بخشے اور تمہیں نیک بنادے اور تمہیں حق کا راستہ بتائیے ---

فرہان اُسے مسکرا کر دیکھتا ہوا بولا دریاب جواب میں بس اسے دیکھتا رہا

@@@@@@@@@@@@@

یہ لوگ لونگ ڈرائیو کے لیے نکل رہے تھے اس ٹائم سب گاڑیوں کے پاس موجود تھے مبین بیگم تو شفیق صاحب کے ساتھ ان کے دوست کی بیٹی کی شادی میں گی تھی حرا ابھی ابھی پہنچی تھی

رابی آپنی دوست کے ساتھ میری گاڑی میں بیٹھ جاؤ سدرہ اور یہ فرہان کے ساتھ آجائیں گی

دری میں تمہاری گاڑی میں بیٹھو گی

حرا بولی

میں سدرہ کے ساتھ فرہان کی گاڑی میں بیٹھو گی

اور نور نے اپنا فیصلہ سنایا

جس سے جتنا کہا جائے وہ اتنا ہی کرے تو بہتر ہے

دریاب بولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

لیکن مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ

نور اسے دیکھ کر بولی

تمہاری ضرورت بھی نہیں ہے اس گاڑی میں

حرا بولی اور دریاب کی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا

میں ایک بات کہنے کا بار بار عادی نہیں ہوں اور یہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہوں

وہ حرا کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر بولا

ویسے دریاب یار مسلہ کیا ہے اگر نور میری گاڑی میں اور حرا تمھاری گاڑی میں بیٹھ جائے گی تو

فرہان نے دریاب کا رویہ دیکھ کر رابیل کو آنکھ ماری اور دریاب کی طرف دیکھتا ہوا بولا

مسلہ ہے.....یہ میری ذمہ داری ہے

دریاب بولا تو نور نے اسے حیرت سے دیکھا

اہھم اہھمم ذمہ داری فرہان چھڑتا ہوا بولا

واو ایک غیر لڑکی تمھاری ذمہ داری ہے اور میں؟ میں کیا ہوں؟ جس سے تمھاری شادی ہونے والی ہے

حرا سختی سے بولی

ہاں یہ میری ذمہ داری ہے.....اور رہی بات شادی کی تو جب ہوگی تب دیکھی جائے گی

دریاب تلخ لہجے میں بولا

کیا جو میں نے آج تک نوٹ کیا ہے وہ سب سچ ہے؟ دریاب راجپوت کو مجھ سے.........؟

وہ سوچتی ہوئی ی دل میں بولی اور جملہ ادھورا چھوڑ دیا

کیا تم صاف صاف بیان کرسکتے ہو اس ذمہ داری کا مطلب.... حرا نے دریاب سے کہا

تم جو سوچ رہی ہو سوچتی رہو اور جس نے بیٹھنا ہے بیٹھو ورنہ میں جارہا ہوں

دریاب بولا

ارے صبر یار چلو سب موڈ ٹھیک کرو جلدی جلدی بیٹھو فرہان ہاتھ اٹھا کر بولا تو سب بیٹھ گی حرا بھی فرہان کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی بس نور دونوں گاڑیوں کے درمیان کھڑی کبھی اسے دیکھ رہی تھی تو کبھی اُسے

تمہیں بیٹھنے کا علیحدہ سے دعوت نامہ دینا پڑے گا......دریاب اسے وہاں ہی کھڑا دیکھ کر گاڑی سے اترا اور بولا

نہہییںں میں بیٹھ رہی ہوں لیکن بیٹھو کس میں؟

وہ معصومیت سے بولی کے دریاب کو ہنسی آگی

مطلب اتنی دیر بحس کرنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں ہوا؟

دریاب مسکرا کر بولا

نہیں......نور بولی

ہاہاہاہا پاگل.....بیٹھو

دریاب ہنس کر بولا اور اپنی گاڑی کا پچھلہ دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گی اس نے دروازہ بند کیا اور اپنی جگہ بیٹھا

@@@@@@@@@@

آج یہ لوگ واپس جارہی تھی

اب انشااللہ بھائی ی آپ کی شادی پر ملاقات ہوگی

رابیل دریاب سے ملتی ہوئی ی بولی اُس نے ایک نظر نظریں جھکائی ی کھڑی نور کو دیکھا

اوکے آنٹی اللہ حافظ نور مبین بیگم سے ملی

خوش رہو بیٹا آتی جاتی رہنا مبین بیگم پیار سے بولی

سدرہ بھی اِن کے ساتھ جارہی تھی کیوں کے وہاں گاؤں میں تھا ہی کون ماں باپ کی قبر تک کا تو پتہ نہیں تھا شاید پتہ ہوتا تو وہ وہاں روک جاتی.....لیکن اب وہاں رہنا بس تکلیف ذدہ ہی تھا

مت جاؤ ......وہ کہنا چاہ رہا تھا مگر لفظ زبان پر نہیں آرہے تھے

.......خیر آنے والوں نے جانا تو ہوتا ہی ہے انھیں بھی جانا تھا اور چلی گی

سب پہلے جیسا ہو گیا تھا لیکن کچھ چیزیں کچھ باتیں اور کچھ لوگ ہم چاہ کر بھی نہیں بدل سکتے

اسلام آباد پہنچ کر سدرہ کے فورس کرنے پر نور مجبورن اُسے بسیرا ٹرسٹ چھوڑ آئی ی لیکن ہر اتوار آنے کا وعدہ لیا.....نور اور رابیل تو چاہ رہی تھی کے وہ اِسے اپنے گھر لے جائے مگر وہ کسی

طرح بھی تیار نہیں ہوئی ی وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہونا چاہتی تھی اور انسان کے جب تک سر پر نہ پڑے وہ کبھی اپنے پاؤں پر نہیں کھڑا ہو سکتا.......

وقت گزرتا گیا انھوں نے سوچا تھا شاید وقت کے ساتھ ساتھ محبت ختم ہو جائے لیکن وہ بڑھتی چلی گی وہ چاہ کر بھی اسے اپنے دل سے نہ نکال پائے..... محبت ہے جناب کوئی ی خواب نہیں جیسے کچھ مہینوں یا کچھ سالوں میں بھلا دیا جائے

یہ تو مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتی

کچھ لوگ ہماری زندگی کا فل سٹاپ بن جاتے ہیں ہماری زندگی جیسے ان پر آکر روک سی جاتی ہے وہ لوگ اگر چلے بھی جائیں تو بھی ہم ان سے آگے نہیں بڑھ پاتے ہماری سوچ کا دائرہ ان پر شروع اور ان پر ختم ہونے لگتا ہے اس خاص شخص کے چلے جانے کے بعد بھی ہم زندگی میں آنے والے ہر شخص میں اس خاص کو تلاش کرتے ہیں اورپھر زندگی میں آنے والا ہر شخص موازنوں اور مقابلوں کا شکار ہوتا رہتا ہے

@@@@@@@@@@@@

کتنی خاموشی ہوگی ہے نہ بچیوں کے جانے سے

دوپہر کا کھانا کھاتے ہوئے مبین بیگم بولی کھانے پر وہ اور دریاب ہی موجود تھے

مہمان تھے جانا تو تھا نہ

دریاب بولا

بڑی رونک لگی ہوئی ی تھی دونوں بچیوں سے.....پھر سے پورا گھر مجھے کاٹنے کو ڈورے گا

مبین بیگم اداسی سے بولی

کیوں بھئی میں نہیں ہوں کیا؟

دریاب اُن کو اداس دیکھ کر بولا

کہاں ہو تم.....سارے دن گھر نہیں آتے آ بھی جاؤ تو کمرے سے نہیں نکلتے اور تمھارے

ابو....ان کا جب دل کرتا ہے تب گھر آتے ہیں

مبین بیگم بولی

اگر حرا کا رشتہ نہ مانگا ہوتا تو میں نور کو اپنی بہو بنا کر لے آتی

مبین بیگم بولی دریاب کے کھاتے ہاتھ روکے تھے اُس نے نظر اٹھا کر اُن کو دیکھا تھا

کلکیا بات کر رہی ہیں آپ.....ایسا نہیں ہو سکتا

دریاب جملہ بناتے ہوئے بولا

تمھارا رشتہ نہ کیا ہوتا تو تمھاری ایک نہ سنتی.....دریاب شادی کرلو اب

مبین بیگم بولی

اماں پھر وہی بات.... میں کونسا کہی بھاگ رہا ہوں تھوڑا ٹائم چاہیے مجھے

دریاب بولا

کتنا ٹائم.....دریاب میری ساری دوستیں میں کوئی ی نانی بن گی ہے تو کوئی ی دادی اور یہاں تم ہوکے شادی کے لیے ہی نہیں مان رہے

مبین بیگم بولی

وہ بچہ کس نے کہا تھا کسی کو دیں؟ اسی سے دادی نانی کہلوالیتی نہ

دریاب بولا

مطلب تم نے میری بات نہیں مانی ؟

مبین بیگم بولی

ارے اماں کہاں تو ہے تھوڑا وقت چاہیے

دریاب بولا

ٹھیک ہے ایک ہفتہ ہے تمھارے پاس جتنا سوچنا ہے سوچ لو اس کے بعد میری مرضی چلے گی

مبین بیگم بولی اور دریاب نے بس انھیں دیکھا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا

@@@@@@@@@@@

حاکم کی زمین کے کاغذات ہیں نہ یہ؟

ڈیر پر موجود دریاب نے چارپائی ی سے فائی ل اُٹھائی ی اور سلطان سے پوچھا

جی سائیں.....سلطان نے جواب دیا

ابا کیا کرنا ہے اِس کا؟

دریاب نے شفیق صاحب سے پوچھا

آگ لگاؤ اِسے وہ قابل ہی نہیں ہے اِس زمین کے

شفیق صاحب بلند آواز بولے

اور ابا وہ میں سوچ رہا تھا کے لڑکوں کے سکول کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے لیے بھی سکول بنا دیا جائے

دریاب ان کے پاس بیٹھتا ہوا بولا سلطان کی جھکی نظریں اس کی طرف اُٹھی تھی

یہ کیا کہہ رہے ہو دریاب لڑکیاں پڑھ کر کیا کریں گی شفیق صاحب اُسے دیکھتے ہوئے بولے

ہاں لڑکیوں کا سکول.....وہ مجھے پتہ لگا ہے لوگ اِس دفعہ شیخ کو ووٹ دینے کا سوچ رہے ہیں اور اِس کی وجہ آپ کو پتہ کیا ہے کیوں کے اُس نے سارے گاؤں والوں کے ذہن میں پتہ نہیں کیا کیا بھر دیا ہے کے وہ لڑکیوں کے سکول بنوائے گا اور پتہ نہیں کیا کیا

دریاب بولا
یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو خود خلاف ہے اس سب کے پھر؟ اس نے تو اپنی بیٹیوں کو سکول نہیں بھیجا
بس جیت کے لیے لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ تو پھر بس ایک لڑکیوں کا سکول ہی بنا رہا ہے.....میں تو کہتا ہوں ابھی ٹائم ہے الیکشن میں ٹائم ہے ہم جو سکول لڑکوں کے لیے بنا رہے ہیں اسے لڑکیوں کے سکول کا نام دے دیتے ہیں.....لڑکوں کا سکول تو پہلے بھی ہے نہ.....کیا کہتے ہو سلطان
دریاب بولا اور گفتگو میں سلطان کو شامل کیا جو اسے شکی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا
جججی سائیں اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے ایک سکول ہی تو بنانا ہے (سالے تجھے میں بعد میں پوچھتا ہوں) سلطان بولا اور دریاب کو دیکھ کر منہ پر ہاتھ پھیر کر بڑبڑایا دریاب نے اس کی ہنسی دیکھ کر منہ پھیر لیا
ہممم سوچتا ہوں اِس بارے میں
شفیق سوچتے ہوئے بولے
سوچے نہ ابا.....ورنہ سیٹ ہاتھ سے جائے گی
دریاب بولا

ایک کام کرو سلطان ابھی اعلان کرواو کے رانا صاحب لڑکوں کے بجائے لڑکیوں کا سکول تعمیر کروا رہے ہیں کیوں ابا صیح کہا نہ؟

دریاب کھڑا ہوکر سلطان سے بولا اور شفیق صاحب کو پکا کیا

ہاں ہاں کر دوں اعلان میں بھی دیکھتا ہوا وہ شیخ مجھ سے سیٹ کیسے چھنتا ہے بلکے اُس سکول کو سکول اور کالج دونوں کا نام دے دو

شفیق صاحب جذباتی انداز میں بولے اُن دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا پھر شفیق صاحب کو جو اب وہاں سے جاچکے تھے مگر یہ دونوں ابھی بھی حیران کھڑے تھے

کچھ زیادہ جذباتی نہیں ہوگے؟؟ دریاب نے سلطان سے پوچھا تو وہ ہنسنے لگا

دریاب مان گیا تجھے کہاں رانا صاحب سکول کے لیے نہیں مانتے تھے تُو نے کالج کے لیے منا لیا

سلطان ہنستا ہوا اِس کے پاس آکر بولا

میں تو سکول کے لیے ہی منا رہا تھا ابا کالج خود ہی درمیان میں لے آئے اور اپنی لگلے دس سال کی سیٹ کنفرم کروا لی ہاہاہا

دریاب ہنستا ہوا بولا

ویسے تیرے دماغ میں یہ سب......ایک منٹ کال آرہی ہے

سلطان بول ہی رہا تھا کے اُس کے فون کی بیل ہوئی وہ بولا اور کال اُٹھائی ی

ہیلو؟؟ کوئی ی نیا نمبر تھا تو وہ بولا

کیسے ہو رانے کے چمچے

راجا کی آواز فون میں گونجی

کس کا فون ہے؟ دریاب نے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر پوچھا تو اُس نے فون کو سپیکر پر کیا

ہیلو؟ کون ہے؟ دریاب بلند آواز بولا

ارے رانا صاحب آپ نے کیوں تکلیف کی ہمیں جو کام تھا آپ کے چمچے کو بتا دیتے وہ ہمیں بتا دیتا......ویسے پہچان تو لیا ہو گا

راجا کی آواز گونجی

تم فکر نہیں کرو رانا اپنے دوست اور دشمن کبھی نہیں بھولتا تم اپنی فکر کرو پھر پنگا لے کر اپنا نام نہ بھول جانا

دریاب بولا اور راجا کی ہنسی گونجی تھی

جو بکواس کرنے کے لیے فون کیا ہے وہ کرو

دریاب بولا

میں تو بھابھی کا حال واحوال پتہ کرنے کے لیے کال کی تھی

راجا بولا ان دونوں نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا تھا

کیا بکواس کر رہے ہو کونسی بھابھی

دریاب نا سمجھی سے بولا

ہائے کتنی ہیں جو یاد ہی نہیں.....وہی جو میرے بندوں کو تمھارے ساتھ مل کر پیٹ کر گی تھی

راجا بولا سطان نے دریاب کو حیرت سے دیکھا تھا

میں تیرا منہ اُڑا دوں گا اُس کا نام بھی لیا تو

دریاب غصے سے بولا

ویسے رانے داد دینے پڑی گی کیا شیرنی ڈھونڈی ہے ایک آدھی ہمیں بھی ڈھونڈ دے

راجا بولا.....سلطان کو اب سمجھ آرہا تھا کے دریاب کی بدلی حالت کے پیچھے کون تھا

اپنی زندگی تجھے پیاری ہے نہ تو دور رہ اُس سے اُس کی طرف آنکھ بھی اٹھائی ی نہ تو تیری یہ نحوست سے بھری آنکھیں نوچ ڈالو گا

دریاب غصے سے بولا

ہائے کیا بڑی بڑی آنکھیں ہے.......وہ گھٹیا لہجے میں بولا دریاب کی ہمت جواب دے چکی تھی

اُس نے غصے سے موبائل زمین پر مارا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

دریاب روک دریاب ......سلطان اسے روکتا ہوا اُس کے پیچھے بھاگا اور اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا وہ گاڑی تقریباً اُڑاتا ہوا وہاں سے لے کر نکلا

دریاب ابھی تُو غصے میں ہے میری مان ابھی وہاں مت جا......سلطان اُسے دیکھ کر بولا

اُسکی ہمت کیسے ہوئی ی اُس کے بارے میں گھٹیا بات کرنے کی اُسے تو میں نہیں چھوڑوں گا

آج بس تیرے کہنے پہ آج تک برداشت کررہا ہوں اِسے اب اور نہیں دریاب غصے سے بولا

میں تجھے منع نہیں کر رہا بس ابھی مت جا ابھی تُو غصے میں ہے بعد میں ہم دونوں خود جائیں گے

سطان بولا

سلطان میں تجھے آخری بار کہہ رہا ہوں چپ کر جا ورنہ تجھے یہاں ہی اُتار دوں گا گاڑی سے

دریاب بولا

مطلب تُو اُس لڑکی کی خاطر بھی نہیں روکے گا؟

سلطان بولا ایک جھٹکے سے گاڑی کو بریک لگی دریاب نے اُسے دیکھا سلطان سب جان گیا تھا

اِس بات کا احساس اُسے اب ہوا تھا

میرے گھر کی طرف گاڑی موڑ

سلطان نے اُسے کہا تو دریاب نے گاڑی موڑ لی

@@@@@@@@

نوری میں نے تیری بات پکی کردی ہے
راشدہ بیگم اُسے دیکھ کر بولی جو ابھی یونیورسٹی سے آئی ی تھی

کیا؟؟ اب دن میں کون کون سے کام میرے حصے میں آئے ہیں؟ پہلے بتا دوں میں برتن نہیں دھو گی باقی جو مرضی کروالینا

نور منہ بنا کر بولی

ائے کمبخت میں نے تیری شادی کے لیے بات پکی کی ہے گھر کے کام کے لیے نہیں راشدہ بیگم بولی

کیا!!!!؟؟ کس سے اور کب نور حیرت سے بولی

تمھاری خالہ کے بیٹے عرفان سے

راشدہ بیگم بولی

اماں یار یہ کیا ہے وہ بڑے ہیں مجھ سے اور بچپن سے میں ان کو بھائی ی کہتی آئی ی ہوں اور اب شادی کرلو ان سے عجیب ہے

نور بولی

تو ؟ اب دو سال کے بچے سے شادی کرنی ہے تُو نے

راشدہ بیگم بولی

لیکن اماں مجھے نہیں کرنی ان سے شادی

نور رو دینے والی ہوگی

کس سے کرنی ہے پھر

راشدہ بیگم بولی

ججس سے بھی کرنی ہو مگر اُن سے نہیں کرو گی اور ویسے بھی آپ کو لگتا ہے اُس امریکی کو میں

پسند آؤ گی ؟؟ نور بولی

چپ کر وہ کل آرہا ہے پاکستان اور تیری منگنی کر دینی ہے میں نے راشدہ بیگم بولی

اماں یار نہیں کرنی مجھے شادی نور بولی

دفعہ ہوجا یہاں سے کمبخت.....راشدہ بیگم بولی

کرئی ی جائی یں زبردستی میں بھی بھاگ جاؤ گی

نور بولی کھڑی ہوئی ی اور وہاں سے چلی گی

گھر سے باہر پاؤں تو نکال تیرے پاؤں توڑ دوں گی

راشدہ بیگم پیچھے سے بولی

@@@@@@@@@@@

ممیں اب گھر چلتا ہوں اماں اکیلی ہوتی ہیں نہ

دریاب چائے پینے کے بعد بولا کیوں کے وہ جانتا تھا اب سلطان سوالوں کا گولہ اس کی طرف پھکنے والا تھا

ایسے کیسے دریاب سائیں

وہ اُسے شرارتی نظروں سے دیکھ کر بولا اور اُسے بیٹھا دیا

ننہیں نہ یار جانا ضروری ہے پھر کبھی آؤ گا نہ

دیا اُس سے ہاتھ چھڑواتا ہوا بولا

آج ہی تو شیر جال میں پھنسا ہے پھر تُو کونسا ہاتھ لگنا ہے

وہ ہنستا ہوا بولا اور اس کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا

کیا ہے ؟ بول جو بولنا ہے

اُس نے اُس کی مضبوطی محسوس کی تو ہار مان لی

یہ ہوئی ی نہ بات میرے شہزادے چل شاباش شروع سے شروع ہوجا پٹر پٹر کرنا

سلطان نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور خوشی سے بیڈ پر بیٹھا اور بولا

کیا بتاؤ ؟ دریاب انجان بن کر بولا

بیٹا تُو بھولا ہے نہیں اس لیے بن بھی نہ.....چل اب بتا لڑکی کون ہے

سلطان بولا

کونسی لڑکی؟ اُس کے ذکر پر اور کچھ ہوتا ہو یا نہ لیکن دریاب راجپوت کی دل کی ڈھرکنوں ہاتھ نہ آتی تھیں

اچھا کونسی لڑکی ؟ بتاؤ تجھے کون سی لڑکی

وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور اُس کا بازو مڑور کر بولا

اوئے کتے بازو......چھوڑ دے درد کر رہا ہے

دریاب چیخا

پہلے بتا کون ہے وہ لڑکی

سلطان نے بازو اور پیچھے کیا اور بولا

اچھا میرے باپ بتاتا ہوں چھوڑ تو

دریاب بولا تو اُس نے بازو چھوڑ دیا

چول انسان نکلنے لگا تھا میرا بازو

وہ اپنا بازو دباتا ہوا بولا

شکر کر نکالا نہیں چل بتا اب

سلطان بولا

ہھمم اُس نے ایک لمبی سانس کھینچی اور بولا

کی ہھمم؟؟ اوئے پرا میرے گل دس گل

سلطان پنجابی میں بولا

کیا بتاؤ یار ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو وہ بس رابیل کی دوست ہے اُس سے آگے میں اُسے نہیں جانتا اور نہ ہی جاننا چاہتا ہوں

دریاب بولا

ابھی جانتا نہیں ہے اور اتنی تبدیلی آگی ہے تجھ میں جب جان لے گا تو کیا ہوگا؟ پھر تو میں بھی تجھے نہیں پہچان پاو گا

سلطان بولا

جان لیا تو جان سے جاؤ گا اس لیے جاننا نہیں چاہتا

دریاب اپنی انگلی کی انگوٹھی کو آگے پیچھے کرتا ہوا بولا

کیا نکواس کر رہا ہے کہی یہ وہی تو نہیں جو گاؤں آئی ی تھی رابیل کے ساتھ

سلطان بولا

ہہھمم اُس کا اور میرا کوئی ی جوڑ نہیں ہے

دریاب بولا

محبت جوڑ نہیں دیکھتی جناب ہائے محبت تو بس ہو جاتی ہے

سلطان سوچتا ہوا بولا

مجھے محبت نہیں ہے اُس سے

دریاب ادھر اُدھر دیکھتا ہوا بولا

اچھا چلو مان لیتا ہوں.....زرا میری طرف دیکھ کر یہی بات دوبارہ کر

سلطان اُسے دیکھ کر بولا

مجھے جانا ہے ضروری کام ہے

دریاب بولا اور کھڑا ہوا

کس سے بھاگ رہے ہو؟ مجھ سے ؟ یا اپنے آپ سے ؟

سلطان اُس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا

محبت سے......اُس نے کہا

محبت سے؟ تمھیں لگتا ہے محبت سے بھاگ جاو گے؟ دریاب محبت موت کی طرح ہوتی ہے
اِس سے جہاں بھی بھاگو گے یہ تمھارے پیچھے بھاگے گی

سلطان نے کہا

میں بھاگ جاؤ گا بہت دور بہت زیادہ دور

دریاب بولا

ہاہاہاہا محبت قبر میں بھی پیچھا نہیں چھوڑتی تم تو پھر بھاگ کر دنیا میں ہی رہو گے

سلطان بولا

اچھا چل بھاگ جتنا بھاگنا ہے پر یہ تو بتا اُس کے رنگ میں کیوں رنگ رہا ہے اُن سب کاموں
نے تجھے بدل کر رکھ دیا ہے جو تُو نے آج تک نہیں کیے

سلطان ہاتھ باندھ کر بولا

میں وہ سب......اپنے لیے کر رہا ہوں مجھے سکون چاہیے جو اِس دنیا کی کسی چیز نے نہیں دیا
وہی سکون مجھے سجدہ دے رہا ہے

دریاب تھک کر وہاں بیٹھ گیا اور بولا

اور سجدے کی راہ کس نے دیکھائی ی؟ اُس نے؟ ہینا؟

سلطان بیٹھتا ہوا بولا تو دریاب نے گردن ہلا دی

دریاب تُو اُس محبت سے بھاگ رہا ہے جس نے تیرا ایمان مضبوط کیا؟ تمھیں نیک بنا دیا؟ تمھیں اچھائی ی اور حق کا راستہ دیکھایا؟ تم اِس محبت سے بھاگ رہے ہو؟

سلطان افسوس سے بولا

ہاں کیوں کے مجھے پتہ ہے وہ میرے لیے نہیں بنی اور نہ ہی میں اُس کے لیے

دریاب موٹھی زور سے بند کرتا ہوا بولا

اور یہ سب تجھے کس نے کہا؟ ظاہر ہے تُو نے خود ہی سوچ لیا ہو گا ماشاءاللہ ذہین ہی اتنا ہے تُو

سلطان بولا

ہاں کیوں کے میں گناہگار ہو اور رب نے نیک عورتیں نیک مردوں کے لیے رکھی ہیں اور بدکردار مردوں کے لیے بدکردار عورتیں رکھی ہیں اور میرا ماضی اور حال گناہوں سے بھرا پڑا ہے میں نے زندگی میں کونسا برا کام ہے جو چھوڑا ہے؟ اگر کوئی ی چھوڑا ہے تو شاید وہ میرے دماغ میں نہیں آیا ہو گا اِس لیے رہ گیا شراب تک تو پی چکا ہوں میں

دریاب بولا اُس کی آنکھیں لال ہوچکی تھی اُس کی آنکھوں سے خوف آنے لگا تھا

دریاب دُعائی یں تقدیر بدل دیتی ہیں

سلطان کو ترس آرہا تھا اس پر

برائی یاں نہیں بدلتی تقدیر

دریاب بولا

سچے دل سے کی گی ایک توبہ عرش تک پہنچ جاتی ہے....سلطان نے کہا دریاب نے اُسے ایک نظر دیکھا تھا

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (ف۱۲۷)بیشک وہ جو میری "﴾عبادت سے اونچے کھینچتے (تکبر کرتے)ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر، ﴿۶۰"

اُسے نور کی آواز آئی ی تھی اُس نے ایک نظر سلطان کو دیکھا اور اٹھ کر چلا گیا

@@@@@@@@@@@@

اوئے نوری کیا ہوا؟؟ رابیل چھت پر اسے آواز دینے آئی ی تھی مگر وہ پہلے ہی وہاں موجود تھی

تم کیوں رونے والی ہوئی ی ہو؟ اماں سے جوتی پڑی کیا؟

وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر بولی

یار اماں نے میری بات پکی کر دی ہے لیکن مجھے نہیں کرنی شادی نور بولی

کیا؟ تو تم اس وجہ سے رو رہی تھی؟؟ رابیل بولی

نہیں....رخصتی پر رونے کی پریکٹس کر رہی تھی

نور طنزیہ بولی

ہاہاہاہاہا چل مجھے بھی رو کر دیکھا کے تم کیسے رو گی؟ رابیل ہنستی ہوئی ی بولی

رابی چولیں مارنی ہے تو شکل گم کر لی اپنی

نور تپ کر بولی

ہاہاہاہا یار بتا تو اس میں رونے والی کیا بات ہے شادی تو ہونی تھی نہ بلکے سوچ کتنا مزہ آئے گا

یہ تو بتا لڑکا کون ہے ؟؟ رابیل بولی

یار مجھے نہیں کرنی شادی ساری زندگی اُس عرفان کو بھائی ی کہا ہے اور اب شوہر کیسے بناو مجھے نہیں کرنی شادی اس سے

.....نور بولی

ہائے اوئے عرفان نام ہے اُن کا رابیل اُسے چھڑتی ہوئی ی بولی

دفعہ ہو جا یہاں سے رابی اس سے پہلے کے میں تیری طرف آکر تجھے ماروں نور بولی

میری جان تو کس سے کرنی ہے تم نے شادی رابیل نے پوچھا

کسی سے بھی نہیں نور بولی

لو جی مطلب ساری زندگی ہمارے سروں پر سوار رہو گی ؟؟ رابیل بولی

ہاں ساری زندگی اور تیری جان تو مرنے کے بعد بھی نہیں چھوڑوں گی نور بولی

ہائے یہ ظلم کیوں.......وہ بھی مجھ معصوم پر

رابیل بولی

معصومیت تجھے دیکھ کر شرما نہ جائے نور بولی

ارے ہاں تجھے پتہ ہے دریاب بھائی ی کا رشتہ طے ہو گیا ہے رابیل بولی

کیا؟.......اچھا کس سے ہوا....اسے ایک دم کچھ ہوا تھا جیسے رابیل کی آواز آنی بند ہو گی تھی

ارے وہی حرا وہ شوخی سی جو تھی رابیل بولی

ہمم میں نیچے جا رہی ہوں شاید اماں بلا رہی ہیں

نور بولی اور وہاں سے چلی گی

اِس کو اچانک کیا ہوا؟ رابیل نا سمجھی سے بولی اور دیوار سے نیچے اتر گی

@@@@@@@@@@@

اِن کو میری پہلی شادی کا تو نہیں پتہ نہ؟؟ عرفان اپنی اماں سے پوچھتا ہوا بولا صبح ہی وہ پہنچا تھا

پاگل تو نہیں ہو میں کیوں بتاؤ گی بھلا بس ایک دفعہ شادی ہو جائے پھر بے شک پتہ لگتا ہے تو لگی جائے

رانی بیگم بولی

تو آپ یہ منگنی والا پنگا کیوں ڈال رہی ہے سیدھا نکاح کروایں نہ عرفان بولا

میں تو خود یہی چاہتی تھی مگر وہ نوری نہیں مانی وہ تو منگنی کے لیے راشدہ نے بڑی مشکل منایا ہے

رانی بیگم بولی

کہی کوئی ی چکر وکر تو نہیں چل رہا اُس کا کسی سے

عرفان بولا

چلنے دے چل بھی رہا ہے تو ہمیں تو بس بیٹا چاہیے نہ اور اماں ابا کی پراپرٹی جو راشدہ کے نام ہے وہ تمھارے نام کروانی ہے اور رہی بات چکروں کی تو تم اِسے ساتھ لے جاؤ گے تو چکر شکر سب ختم

رانی بیگم بولی

ہہمم بس اب منگنی کے بعد جلد ہی نکاح کروا دیں عرفان بولا

ہاں ہاں تم دیکھتے جاؤ بس ایک دفعہ منگنی ہو جائے ہفتے کے اندر ہی نکاح کروا دو گی......بس تم دھیان رکھنا ....نوری سے زرا بچ کے وہ کوئی ی عام بھولی بھالی لڑکی نہیں ہے بڑی تیز اور چلاک ہے رانی بیگم بولی

اُس کی آپ ٹینشن ہی مت لیں ایک بار نکاح ہوجائے اُسے میں خود ٹھیک کر لو گا عرفان بولا

یہ ہوئی ی نہ بات......چلو تم آرام کرلو میں راشدہ کے پاس جاکر اُسے جلدی شادی کے لیے مناتی ہوں

رانی بیگم بولی اور وہاں سے چلی گی

@@@@@@@@@@@@@

اَلسَلامُ عَلَيْكُمْ خالہ

وہ اُن کے کمرے میں داخل ہوا اور بولا

ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ وَعَلَيْكُم السَّلَام

مبین بیگم فرہان کو دیکھ کر خوشی سے بولی

کیسی ہیں خالہ جان اورآپ کا سڑیل بیٹا کہا ہے؟

وہ اُن کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

کہاں ہو سکتا ہے.....مبین بیگم بولی

چلیں چھوڑے میں آگیا ہوں نہ مجھے پتہ تھا آپ اکیلی ہوں گی فرہان ان کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا

فرہان اب تو پڑھائی ی بھی مکمل ہوگی ہے تمھاری اب تو آجاؤ یہاں ہمارے پاس کب تک ہوسٹل کے دھکے کھاؤ گے مبین بیگم بولی فرہان کے ماں باپ اس دنیا میں نہیں تھے ایکلوتا تھا وہ پڑھائی ی مکمل کرنے کے لیے شہر ہوسٹل میں رہتا تھا

بس اِسی لیے تو آیا ہوں آپ کے پاس ایک بہت اچھی خبر ہے میرے پاس آپ کے لیے

فرہان بولا

ماشاءاللہ پھر تو جلدی سے بتا دو

مبین بیگم بولی

مجھے لندن سے جوب لیٹر وصول ہوا ہے بہت اچھی کمپنی ہے ایک مہینے میں جوب جوائن کرنی ہے فرہان نے بتایا

کیا؟ ماشاءاللہ ماشاءاللہ اللہ اور کامیاب کرے آمین لیکن تم وہاں رہو گے کیسے پردیس میں رہنا کونسا آسان ہے وہ بھی اکیلے

مبین بیگم خوشی سے بولی اور اداس ہوگی

ارے میری پیاری خالہ جان اُنھوں نے مجھے آپاٹمنٹ بھی دیا ہے رہنے کے لیے بس اس میں رہنے والی لا دیں فرہان بولا

کیا مطلب؟ وہ نا سمجھی سے بولی

وہ خالہ جان مجھے ایک لڑکی پسند ہے آپ میری امی کی جگہ ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں آپ میرا رشتہ اُس سے کروا دیں

فرہان نے کہا

واہ بھئی واہ لڑکی کون ہے مبین بیگم خوشی سے بولی

سدرہ.......وہ بولا اور اُن کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھے

کون سدرہ ؟ وہ جو رابیل کے ساتھ اسلام آباد گی ہے ؟ مبین بیگم نے پوچھا

جی وہی سدرہ فرہان بولا

لیکن بیٹا وہ بول نہیں سکتی

مبین بیگم بولی

تو کیا ہوا خالہ میں زبان بن جاؤ گا اُس کی وہ بچپن سے تو ایسے نہیں ہے نہ اور اِس کا تو علاج بھی ممکن ہے میں علاج کرواو گا اُس کا

فرہان بولا

اگر علاج سے بھی ٹھیک نہ ہوئی ی پھر؟ میں اوپر جاکر اپنی بہن کو کیا منہ دیکھاو گی کے ایک بے زبان سے اس کے بیٹے کی شادی کروا دی

مبین بیگم بولی

وہ فخر محسوس کرئے گی کے آپ نے اُس کا عیب نہیں دیکھا میں جانتا ہوں اپنی اماں کو وہ زندہ ہوتی تو میرا ماتھا چوم لیتی اس خواہش پر اور میں جانتا ہوں اُنھیں اِس ٹائم بھی فخر محسوس ہورہا ہوگا اپنی پروش پر

فرہان بولا

پلیز خالہ جان میں سدرہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں

اُن کی خاموشی دیکھ کر یہ پھر بولا

فرہان بیٹا میں تمھاری خواہش کا احترام کرتی ہوں مگر بیٹا ساری زندگی کے فیصلے ایسے جذباتی ہو کر نہیں کیے جاتے میں تمھیں کہو گی ایک بار پھر سوچ لو

مبین بیگم بولی

خالہ جان میں جذبات میں آکر فیصلہ نہیں کر رہا دل کے ہاتھوں مجبور ہوں اور میں جانتا ہوں یہ دل اُس کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کرے گا

فرہان بولی

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمھاری خوشی تم خوش ہو تو میں بھی خوش.....ہم کل ہی چلتے ہیں اسلام آباد

مبین بیگم بولی

اوہ شکریہ شکریہ خالہ جان آپ کا یہ احسان رہے گا مجھ پر وہ خوشی سے بولا

مائی ڈیر اپنے بچوں پر احسان نہیں کرتی بے وقوف بچے مبین بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی

اوکے جی.....ایک بات اور وہ خالہ جی میں چاہتا ہوں اسے ساتھ لے جاؤ لندن تو اگر جلد از جلد نکاح ہوجائے تاکے میں پیپرز تیار کروا لوگا

فرہان بولا

ان شاء اللہ سب ہو جائے گا پریشان مت ہو

مبین بیگم بولی

@@@@@@@@@@@

یار اتنا ٹھرکی بندا میں نے آج تک نہیں دیکھا اُسے تو یہ بھی لحاظ نہیں کے میں اسے بھائی ی بولتی ہوں فضول میں فری ہوتا رہتا ہے میرے ساتھ

یونیورسٹی میں بیٹھی نور اُسے اپنے دکھ سنا رہی تھی اور وہ بس سُنی جا رہی تھی

ارے یار اب تو بھائی ی نہ بول اب تو منگنی ہونے والی ہے رابیل بولی

کون سی منگنی؟ بیٹا ایسی ایسی حرکتیں کرو گی نہ اُس کے سامنے کے خود اِس رشتے سے منع کرے گا تُو بس دیکھتی جا نوری کو کبھی ہلکی مت لینا

نور بولی

تم کیا کرنے والی ہو؟ نوری دیکھ کچھ گڑبڑ مت کرنا تیری مہربانی.......اچھا خاصہ تو ہے کمی کیا ہے اس میں رابیل بولی

بیٹا میں نوری ہو شکل صورت کی خوبصورتی پر نہیں مرتی......نور بولی

کوئی ی حال نہیں تیرا ویسے اچھا خاصہ بندا ہے

رابیل بولی

تجھے اتنا برا لگ رہا ہے تو تیری بات کر دوں مجھے تو ضرور کسی مجبوری میں پسند کیا ہونا ورنہ آج کل کے لڑکوں کو ہجاب والی تو چھوڑ گلے میں ڈوپٹے والی بھی پسند نہیں آتی اور یہ تو پھر باہر رہتا ہے.......بیٹا دال میں کچھ کالا تو لازمی ہے تُو مان یا نہ مان

نور بولی

تیری بات میں دم تو ہے جانو چل بند کر یہ عرفان نامہ کوئی ی اور بات کر بلکے روک تجھے کچھ دیکھاتی ہوں.......رابیل بولی اور موبائل پر کچھ نکالنے لگی

یہ دیکھ حرا ہے میری ہونے والی بھابھی اور دریاب بھائی ی کی فیونسی پہلے صرف ایک لڑکی کے طور پر جانتی تھی تو اب دریاب بھائی ی کی بیوی کے طور پر دیکھ رابیل بولی ایک منٹ کے لیے اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اب کیا کہتی

کیا ہوا؟ رابیل اسے دیکھ کر بولی جو کہی کھو گی تھی

کککچھ نہیں اچھی ہے اللہ جوڑی سلامت رکھے چل کیفے چلتے ہیں

وہی جانتی تھی کے یہ لفظ اس نے کیسے ادا کیے تھے

ارے بیٹھ تو.....رابیل نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا

وہ یاد آیا حمنا سے نوٹس لینے ہیں میں نے تم یہاں روکو میں بس ابھی لے کر آئی ی

وہ بولی اور وہاں سے بس بھاگ گی رابیل اسے جاتا خاموشی سے دیکھتی رہی

یہ سب سچ ہے یا میرا وہم ؟ دریاب بھائی ی کی طرف سے بھی یہی سب نوٹ کرچکی ہوں میں اور اب یہ...... ہہمم کچھ تو کرنا پڑے گا نوری اور دریاب بھائی ی ہائےئےئےئے کتنا مزہ آئے گا اللہ اِن حق بہتری کرے اور ان کی جوڑی سلامت رکھے آمین آمین آمین فرہان تیرا شک سچ ہورہا ہے وہ بولی اور کھڑی ہو کر نور کے پیچھے جانے لگی

@@@@@@@@@@@@

آپ لوگ کی کہاں کی تیاری ہے بھئی؟

دریاب نے پھر فرحان کو بیگ تیار کرتے دیکھا پھر مبین بیگم کو تو آخری پوچھ ہی لیا

فرحان کا رشتہ لے کر جارہی ہوں بلکے سمجھو نکاح کروا کر ہی آؤ گی اور بہو ساتھ لے کر آؤ گی

مبین بیگم بولی

رشتہ؟ کہاں؟ دریاب نے نا سمجھی سے پوچھا

اسلام آباد .... مبین بیگم بولی

کیا؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے

دریاب کے دل کی ڈھرکنوں کی رفتا بہت تیز ہوگی تھی اس کے قدم جم گے تھے

کیوں بھئی؟ خود تو تم شادی کررہے ہو میری شادی سے کیا مسلہ ہے فرحان اسے دیکھتا ہوا بولا

اس کی حالت نے فرحان کے شک کو یقین میں بدل ڈالا تھا

ننہیں ممجھے ککیا مسلہ ہوگا لیکن اور بھی تو لڑکیاں ہیں اُسی سے کیوں کر رہے ہو؟

دریاب بولا

تو اُس لڑکی میں کیا مسلہ ہے؟ اچھی خاصی تو ہے

مبین بیگم بولی

ننہیں اماں مسلہ نہیں ہے بس

دریاب بولا

دریاب میں نے اُسے جب پہلی بار دیکھا تھا نہ مجھے تب سے اُس سے محبت ہوگی ہے میں نے تب ہی سوچ لیا تھا کے شادی کروں گا تو بس اُسی سے

فرہان اُسے دیکھ کر بولا جس کا بس نہیں چل رہا تھا اُس کا قتل کر دے

کیا؟ تمھیں پتہ بھی ہے محبت کیا ہوتی ہے؟ مجھے پتہ ہے تم اس سے محبت نہیں کرسکتے

دریاب بولا

کیوں بھی میں محبت پروف ہوں کیا جسے محبت نہیں ہوسکتی؟ فرہان بولا

اُسے تم سے محبت نہیں ہوئی ی پھر؟

کوئی ی چکر نہیں شادی کے بعد آہستہ آہستہ ہوجائے گی فرہان نے کہا

مت کرو فرہان....وہ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں سکتا تھا اور کہتا بھی کس حق سے .....اُس کا دل بند ہورہا تھا وہ اِس سے دور جارہی تھی جو پہلے بھی قریب نہ تھی بہت دیر کردی تُو نے دریاب بہت دیر کر دی

تم بھی چلو بیٹا ہمارے ساتھ مبین بیگم نے اِسے کہا

نہیں میں جاکر کیا کرو گا......دریاب بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا فرہان نے اُس کی حالت دیکھ کر بڑی مشکل اپنی ہنسی روکی

@@@@@@@@@@@@

دریاب بھائی ی کی شادی ہو رہی ہے.......اسے رابیل اپنے اردگرد یہ کہتی محسوس ہوئی ی
بچاری کی تو قسمت پھوٹ گی......وہ ہنستی ہوئی ی بڑبڑائی ی
تمھاری یہ زبان میرے چشمہ اتارنے کی مار ہے محترمہ ....اسے کہی دور سے یہ آواز آئی ی تھی
اور اس کا ہنستا چہرہ.......اس نے آنکھیں بند کر کے ایک دم کھول لی
نہیں....دریاب راجپوت مجھے نہیں پسند .....میں پسند کروں بھی کیوں اُسے.....وہ تو ہے ہی برا
بہت برا اور جب گلاسس اتارتا ہے تو اور برا لگتا ہے دل کرتا ہے اسے دنیا سے گم کر
دوں......لیکن دل سے کیسے گم کرتے یہ سمجھ نہیں آرہا میں اپنا دل صاف کرنا چاہتی ہوں اس
گنڈے سے پر کر نہیں پاتی جب اسے بھلانے کی کوشش شروع کرتی ہوں رابی اس کا ذکر چھڑ
دیتی ہے اور میرا دل واپس وہی سب اپنے اندر فیڈ کر لیتا ہے اچھا ہوگا اس کی شادی ہوگی تو
میری جان بھی چھوٹے گی اور میری بھی تو شادی ہورہی ہے
تم مر جاؤ گی نوری اس کھڑوس آوارہ گنڈے کے بغیر ......اس کے دل سے آواز آئی ی تھی
نہیں میں جی سکتی ہوں اس کے بغیر......میں جی سکتی ہوں اس کے بغیر.......جی سکتی
ہوں

وہاں کوئی ی موجود نہیں تھا جس کو وہ یہ بتا رہی ہو وہ یہ بات بار بار خود کو سمجھا رہی تھی جو اس کا دل سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا

ایک دفعہ دل میں کوئی ی جگہ بنا لے تو کہا وہ جگہ خالی کرتا ہے اور دریاب راجپوت تو ہے بھی زدی وہ کہاں خالی کرنے والا تھا

اور ماشاءاللہ سے ادھر بھی نوری تھی کہاں اس کا دل خالی کرنے والی تھی......وہ ڈھیٹ تھا تو یہ مہا ڈھیٹ تھی.....

تمہارے ہوتے ہوئے تو سکوں سے رہتی تھی

تمہارے بعد ہے وحشت عجب اداسی میں!!

تمہارے ساتھ تو ہر لمحہ خوش رہی لیکن

تمہارے بعد گزرتی ہے شب اداسی میں!

@@@@@@@@@@

اُس نے ایک لمبی سانس لی اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے لیکن کتنی ہی دیر وہ خاموشی سے بس اپنے ہاتھ دیکھتا رہا یا شاید اُس میں دعا کرنے کی ہمت نہیں تھی اُس نے نماز تو شروع کر دی

تھی لیکن نماز پڑھ کر وہ دعا مانگے بغیر ہی اُٹھ جاتا تھا آج بھی وہ نہیں جانتا تھا کے اُس کے ہاتھ دعا کے لیے خود بہ خود کیوں اٹھ گے تھے اُس کی آنکھیں بھر چکی تھی لیکن لفظ ابھی بھی ساتھ نہیں دے رہے تھے

اے اللہ میں تیرا گنہگار بندا ہوں مجھ میں تو تیرا سامنے کرنے کی بھی ہمت نھیں ہے میرے اتنے گناہ ہیں کے مجھ سمجھ نہیں آرہا تجھ سے کچھ مانگو بھی تو کس منہ سے مانگو ہر وہ کام جو تجھے سخت نا پسند ہے سب ہی تو کرچکا ہوں میں جب کے میں یہ بھی جانتا تھا کے وہ سب کام غلط ہیں اور حرام ہیں شاید میں تو اب بھی تیری طرف نا لوٹ پاتا اگر وہ........اوہ کسی نامحرم کا ذکر کر کے تجھے اور ناراض کیسے کر دوں پر میں کیا کروں میں پاس اور کوئی ی بات ہی نہیں ہے میری زندگی اُسی پہ تو شروع ہوتی ہے اور اُسی پہ ختم.....اور اب مجھے لگ رہا ہے میں ختم ہو رہا ہوں آہستہ آہستہ.....بس اُس نامحرم کو محرم بنانا چاہتا ہوں جس نے مجھے تیری راہ دیکھائی ی جب کے میں جانتا ہوں تُو نے نیک عورتیں نیک مردوں کے لیے رکھی ہیں اور بدکردار مردوں کے لیے بدکردار عورتیں......میں پھر بھی تجھے سے محرم بنانے کے لیے ایک نیک عورت کو مانگتا ہوں میں جانتا ہوں میں اچھا آدمی نہیں ہوں لیکن میں بدکردار بھی نہیں ہوں لاکھوں برائی یاں کی ہیں میں نے لیکن کردار آج بھی پاک ہے یااللہ یہ تو تُو جانتا ہے نہ.....میں اپنی محبت کو حلال کرنا چاہتا ہوں جب کے میں جانتا ہوں کے آج وہ فرہان کے نام کی آنگوٹھی پہن

لے گی ساری اُمیدیں ختم ہوگی ہیں میری سوائے تیرے...... تجھ سے لگائی ی گی اُمید میرا آخری سہارا ہے

! اے پروردگار

میں بہت خوش قسمت ہوں جو مجھے بھی تُو نے ان لوگوں میں شامل کرلیا جنہیں تُو ہدایت فرماتا ہے اور وہ صراط مستقیم پر چلتے ہیں جو توبہ کرتے ہیں اور جن کی توبہ کو تو قبول کرتا ہے جو تیرا خوب شکر ادا کرتے ہیں اور ان پر تو خاص کرم فرماتا ہے

تیرے کرم کے انتظار میں بیٹھا ہے یہ گنہگار بندا اپنا کرم کردے مجھ پہ جس کی محبت نے مجھے تیرا راستہ دیکھایا ہے اُسے میرا محرم بنا دے یا اُسے میرے دل اور دماغ سے نکال دے میں اور برداشت نہیں کرسکتا ہوں میں اُسے کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھوں گا مجھے تجھ پر پورا یقین ہے پر کیا کروں میں مجھے صبر نہیں آرہا فرہان چلا گیا ہے اُس سے نکاح کرنے وہ کر لے گی اُس سے نکاح میں جانتا ہوں شاید میں بدکردار ہی ہوں جو وہ مجھے نہیں مل پائی ی وہ منہ پر ہاتھ پھیرے بغیر ہی اُٹھ گیا اُس کا چہرا آنسوں سے بھر چکا تھا اُس نے جانماز اٹھایا اور اُسے بیڈ پر رکھا اور سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اُٹھائی ی اور کمرے کے نکل گیا

@@@@@@@@@@@@@@

فرہان نے رابیل کو اپنے آنے کا بتا دیا تھا تاکہ وہ لوگ اِن کے پہنچنے سے پہلے سدرہ سے ساری بات کر لیں نور اور رابیل جاکر سدرہ کو لے آئی ی تھی ٹرسٹ سے اور گھر آکر اُنھوں نے اُس سے بات کی جس کے جواب میں وہ خاموش رہی تھی فرہان اور مبین بیگم تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچے تھے رابیل کی طرف اور سدرہ نور کی طرف تھی نکاح کا مکمل انتظام کرلیا تھا بس سدرہ کی ہاں کا انتظار تھا

بیٹا جو بھی تمھارا فیصلہ ہے تم مجھے بتا دوں تمھاری مرضی کے بغیر میں یہ نکاح نہیں ہونے دوں گی راشدہ بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی نور کا حیرت سے منہ کھولا کا کھولا رہ گیا تھا یہ بات سن کر

وہ مجھ سے ہمدردی کر رہے ہیں اور مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے آنٹی

سدرہ نے ایک پیپر پر لکھ کر کہا راشدہ بیگم نے وہ پڑھا

بیٹا مجھے نہیں لگتا کہ وہ بچہ ہمدردی میں یہ سب کر رہا ہے مبین بیگم بولی

ارے پاگل ہمدردی بھی تو محبت کا پہلا سٹیپ ہے

نور اُس کے پاس بیٹھتی ہوئی ی بولی

تجھ سے کس نے پوچھا ہے؟ زیادہ دادی اماں نہ بن چپ کر کے کھڑی رہ

راشدہ بولی اور نور واپس کھڑی ہوگی

اماں یہ زیادتی ہے ویسے

نور منہ بنا کر بولی

بیٹا اِس کو چھوڑو.....دیکھو بیٹا جو مرد ہمدردی میں ہاتھ بڑھاتا ہے نہ آپ کی طرف اُس سے خوبصورت انسان کوئی ی نہیں ہوتا محبت سے زیادہ ہمدردی اور عزت ضروری ہے اور جو شخص آپ کو یہ دونوں دے تو وہی انسان آپ سے سچی محبت کرسکتا ہے زندگی بھر آپ کا ساتھ دے سکتا ہے

راشدہ بیگم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا

میں کیا کروں آنٹی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں اُن کی زندگی کیسے برباد کردوں لوگ سو سو باتیں کریں گے اُنھیں اور اگر وہ سب سن کر اُنھوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر؟ میں کیا کروں گی پھر میں تو ختم ہو جاؤ گی

سدرہ نے پیپر پر لکھ کر پیپر اُن کے سامنے کیا اس کی پلکیں بھیک چلی تھی

بیٹا ایسا کیوں سوچ رہی ہو جو بندا تمھیں اس حال میں اپنا رہا ہے وہ لوگوں کی باتیں سن کر تمھیں چھوڑ دے گا؟ اگر اُسے لوگوں کی پرواہ ہوتی تو وہ اتنا بڑا فیصلہ ہی نہ کرتا

راشدہ بیگم نے اُسے سمجھایا اور اُس کے آنسو صاف کیے

جیسا آپ کو بہتر لگے آنٹی مجھے کوئی ی اعتراض نہیں ہے کافی دیر سوچنے کے بعد سدرہ نے پیپر پر لکھ دیا جس کو پڑھ کے راشدہ بیگم اور نور کا چہرا کھل اٹھا

ہمیشہ خوش رہو میرا بچہ انھوں نے اُس کے ماتھے پر پیار کیا اور کہہ کر وہاں سے چلی گی

سدرررررررہ میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں تمھارے لیے اللہ ہر بری بلا ہی بچا کر رکھے آمین آمین

نور نے خوشی سے اُسے بیڈ سے اٹھایا اور گول گول گھمانے لگی اور اس کے گلے لگ کر بولی

@@@@@@@@@@@@@

سدرہ سہیل والد سہیل خان آپ کا نکاح فرہان رانا والد اشفاق رانا سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی صاحب نے نکاح کے کلمات دوھرائے

ایک منٹ کے لیے وہ بہت دور جا چکی تھی جہاں اُس کے بابا تھے اُس کی اماں تھی جن کو بہت شوق ٹھا اپنے بیٹی کی شادی کسی اچھی جگہ کرنے کا وہ ہمیشہ سے کہتے تھے سدرہ بیٹا تم ہماری شہزادی ہو اور دیکھ لینا تمھیں لینے ایک دن ایک شہزادہ شان سے آئے گا ایک دم سے سارا منظر اُس کی آنکھوں سے چلا گیا اور وہ منظر سامنے آیا جب راجا نے اُس کے ماں باپ کو بے دردی سے مارا تھا ایک ہنستا کھیلتا گھر برباد کردیا تھا اِسے لگا تھا یہ وہاں ہی مر جائے گی مگر وہ تو جیتی رہی

بیٹا مولوی صاحب پوچھ رہے ہیں

پاس بیٹھی فاریہ بیگم نے اُسے پیار سے کہا تو وہ اپنے سوچ سے باہر آئی ی تب تک اس کا چہرا پورا بھیگ چکا تھا

قققققبول ہے.......اُس نے دل سے کہا اور گردن ہلا دی

سدرہ سہیل والد سہیل خان آپ کا نکاح فرہان رانا والد اشفاق رانا سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی صاحب نے پھر نکاح کے کلمات دوھرائے

قبول ہے.......اُس نے گردن ہلا کر اشارے سے کہا

سدرہ سہیل والد سہیل خان آپ کا نکاح فرہان رانا والد اشفاق رانا سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی صاحب نے آخری بار پوچھا

اور اُس نے ہاں کر کے اپنی زندگی ایک غیر کے حوالے کردی جو اب اُس کا واحد محرم تھا زندگی بھر کا ساتھی........

فرہان رانا والد اشفاق رانا آپ کا نکاح سدرہ سہیل والد سہیل خان سے کیا جارہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

اب مولوی صاحب نے فرہان سے پوچھا اُس نے ایک نظر سامنے صوفے پر بیٹھی سدرہ کو دیکھا جو بہت ڈری ہوئی سی لگ رہی تھی

قبول ہے

کیا آپ کو قبول ھے ؟

قبول ہے

کیا آپ کو قبول ہے ؟

الحمدُ لِلہ قبول ہے شکر ہے اللہ کا

اور فرہان نے اپنی زندگی سدرہ کے نام کی سب نے ہاتھ اٹھا کر اُن کی ن ئی زندگی کے لیے دعا کی اور پھر ایک دوسرے کو مبارک باد دی

@@@@@@@@@@@

کیا ہوا دریاب تیری طبیت ٹھیک ہے ؟

دریاب اُس کے ساتھ زمینوں پر آیا تھا تو سلطان نے اُسے دیکھ کر کہا جو مسلسل چپ تھا

ہاں مجھے کیا ہونا ہے وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر بولا

اچھا وہ زرا آج ٹائم نکال کر نہ سکول دیکھ آنا تقریبا مکمل ہوگیا ہے اب فرنیچر وغیرہ لانا ہے

سلطان نے کہا

لگاتا ہوں میں چکر تم جاکر فرنیچر کا آرڈر دے آنا دریاب بولا اور پاس پڑی چار پائی ی پر بیٹھ گیا اور جیب سے موبائل نکالا

اُس راجا کا کیا بنا ویسے ؟ سلطان نے اُس سے پوچھا اُس کی طرف سے خواب نہ آیا تو اُس نے دریاب کی طرف دیکھا جو موبائل میں کھویا ہوا تھا

اوئے ؟؟ کہا؟؟ سلطان نے اُس کی آنکھوں کے سامنے تالی ماری اور بولا

ہ.....ہ...ہااااں ککچھ کہا؟ وہ ٹوٹے الفاظ بولا دھیان اُس کا ابھی بھی موبائل میں ہی تھا

دریاب تُو ٹھیک ہے؟ وہ زمین پر اُس کے سامنے بیٹھا اور بولا

ہ....ہ....ہ...ہاااااں.......ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے سلطان نے اُس کی آنکھوں پر لگے کالے چشمے کو اتارا اُس کی آنکھیں سوجھی ہوئی ی تھی اور اب اُن میں آنسو بھر چکے تھے

تُو رو رہا ہے ؟ کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے ؟ انکل آنٹی ٹھیک ہیں؟ وہ پریشانی سے بولا

مممممییییں.......لفظ اُس کے منہ سے نکلنے سے انکار کررہے تھے تو اس نے اپنا موبائل اُس کے سامنے کردیا جس میں ایک تصویر کھولی ہوئی ی تھی جس میں فرہان گلے میں پھولوں کا ہار

ڈالے بیٹھا تھا اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی تھی جس کا منہ نکاح مبارک والے ڈوپٹے سے ڈھانپہ ہوا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی فرہان نے اِسے یہ تصاویر بھیجی تھیں

یہ فرہان ہے نہ؟ اِس کی شادی کب ہوئی ی اور کس سے سلطان نے نا سمجھی سے پوچھا

آج......میں ہار گیا یار میں نے بہت دیر کر دی یار فرہان نے نکاح کر لیا اُس سے

دریاب نے بتایا

اوہ......سلطان کو بہت دکھ ہوا تھا

میں نے اُس کھو دیا ہمیشہ کے لیے ہاہاہا اب وہ میری کبھی نہیں ہوسکتی نہ ہی کسی دعا سے

دریاب نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کھیلتا ہوا بولا

......تُو نے تو اُسے اُس کی بہتری کے لیے کھویا ہے نہ پھر کس چیز کا پچھتاوا

جب سب کچھ میرے قابو میں آگیا تھا میں نے تو اُسے تب بھی نہ اپنایا......مرد وہ ہوتا ہے جس کو اگر کسی سے محبت ہو جائے تو وہ کچھ نہیں دیکھتا سیدھا نکاح کر لیتا ہے جیسے فرہان نے کیا ہے میں تو اُس سے کچھ کہہ بھی نہ پایا تو نکاح کیا خاک کرتا......پتہ فرہان اُس کی جان کو یہاں خطرہ تھا اور اگر راجا تک یہ بات پہنچ جاتی کے اُس کے ساتھ میرا کوئی ی رشتہ ہے تو وہ اُسے نقصان پہنچاتا وہ مجھ سے اُس کے بدلے میں عائشہ کو مانگ لیتا تو میں کیا کرتا

دریاب بولتا چلا گیا لفظ بہت مشکل ادا کررہا تھا

شاید قسمت میں نہیں تھی وہ

فرہان نے کہا

نصیب اور قسمت انسان خود بناتا ہے اپنے عمل سے وہ میرے عمل ایسے تھے ہی نہیں کے وہ مجھ مل پاتی وہ بولا اور اٹھ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا

@@@@@@@@@@@@

ویسے یار ایک بات بتاؤں میں......آج میں دل سے خوش ہوں سچی جب سے سدرہ سے ملی تھی اُس کے بارے میں ہی سوچتی رہتی تھی میں اور دیکھا آج وہ اپنے گھر رخصت بھی ہوگی ہے

ماشاءاللہ

رخصتی کے بعد وہ دونوں اکٹھی بیٹھی تھی تو نور نے رابیل سے کہا

بات تو سہی ہے تیری.... شکر ہے اللہ کا....مجھے تو اُمید بلکل بھی نہیں تھی کے فرہان ایسا کچھ کرسکتا تھا

رابیل بولی

بے شک اللہ نے انسان کے لیے بہترین فیصلے کر رکھے ہیں ہم انسان ہی ہیں جو ناشکرے ہوجاتے ہیں

نور بولی

بے شک یار....ہائے ویسے ایسی محبت قسمت والوں کو ہی ملتی ہے

رابیل کو سدرہ کی قسمت پر رشک آرہا تھا

اور محبت کی قدر کرنے والے خوش قسمتی سے ملتے ہیں

اور نور کو فرہان کی قسمت پر رشک ہوا تھا

ایک ہم ہی ہیں منحوس جن سے کسی کو محبت تو دور کی بات ہے قدر تک نہیں ہوتی

رابیل منہ بنا کر بولا

ہاہاہا پاگل لڑکی ایسے نہیں بولتے ہر چیز کا ایک وقت ہے اور اپنے اُس وقت کی گھڑی کا ٹائم زرا آہستہ آہستہ گرزر رہا ہے

نور ہنستے ہوئے بولی

بھن آہستہ آہستہ نہیں اُس گھڑی کے سیل ہی ختم ہیں اور اُس گھڑی کے سیل جو کمپنی بناتی تھی وہ بند ہوچکی ہے

رابیل منہ بنا کر بولا تو نور کھلکھلا کر ہنسنے لگی

یار ویسے سچی اگر اللہ نے مجھے بھائی ی دیا ہوتا نہ تو اُسے تیرے ساتھ فکس کروا دیتی

نور ہنستے ہوئے بولی

اور میری قسمت دیکھ بھائی ی ہونے کے باوجود تجھے آج تک اُن کے ساتھ فکس تو دور کی بات ہے پیار سے بات تک نہ کروا پائی ی

رابیل بولی

کون؟ نور نا سمجھی سے بولی

دریاب بھائی ی اور کون رابیل نے کہا

تیرا سگا بھائی ی ہوتا تو میں خودہی اُسے فکس کر لیتی نور بولی اور دونوں ہنسنے لگی

@@@@@@@@@@@

رات کو وہ کافی لیٹ گھر آیا تھا اِس کے آنے سے پہلے ہی فرہان اور مبین بیگم دولہن لے آئے تھے اُس نے فرہان کی گاڑی کھڑی دیکھی تھی تو اندازہ لگا لیا تھا کے وہ لوگ پہنچ چکے ہیں وہ بہت ہمت کر کے اندر کی طرف بڑھا تھا وہاں لاونج میں پہنچا تو خاموشی اور گلاب کی خوشبو نے اُس کا استقبال کیا تھوڑا اور آگے بڑھا تو پاؤں وہاں زمین میں ہی جم گے سامنے ٹیبل پر دو فریش پھولوں کے ہار پڑے تھے ٹیبل کے پاس ہی ایک ہینڈ کیری پڑا تھا جس میں شاید اُس کا سامان تھا وہ میز پر جھکا اور پھولوں کے ہار کو ہاتھ میں پکڑا اور اُس کو ناک کے پاس لے جاکر خوشبو کو محسوس کیا جو کسی نشے کی طرح اُس کے پورے جسم میں اُتر رہی تھی

دریاب تم کب آئے؟ ہم تمھارا کب سے انتظار کر رہے تھے

فرہان کال سُنے کمرے سے باہر آیا تھا تو سامنے دریاب کو دیکھ کر بولا دریاب ایک دم چونک گیا اور ہار کو ٹیبل پر واپس رکھا اور اُسے دیکھا

کیا ہوا؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہو مبارکباد ہی دے دو یار ساتھ تو گے نہیں

فرہان اسے دیکھ کر بولا

ممبارررکک ہہو......اُسے اِس ٹائم فرہان دنیا کا خوش قسمت ترین انسان لگ رہا تھا

اتنا روکھا مبارک ہو؟؟ بندا خوشی سے گلے لگاتا ہے

فرہان بولا

خوش قسمتی نے تمھیں گلے لگا لیا ہے میں تو بدنصیب سا گنہگار لڑکا ہوں گلے مل کر میری بدنصیبی لینی ہے کیا؟

دریاب ہلکا سا مسکرایا اور بولا

کیا ہوا ہے بھئی؟ خوشی نہیں ہوئی ی کیا؟ تجھے پتہ نور اور رابیل تو خوشی سے پاگل ہونے والی تھی تُو تو جانتا ہی ہے اُن کو

فرہان کو بڑا مزا آرہا تھا اُس کی حالت دیکھ کر اِس لیے بات کو نور کا نام لے کر اور مرچ مسالے لگائے

میں چلتا ہوں اب...نیند آرہی ہے امی کہاں ہیں؟

وہ سب اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ فیل کروا رہا تھا اندر سے پھٹ رہا تھا

ارے ایسے کیسے اپنی بھابھی سے تو مل خالہ بھی اُسی کے پاس ہیں آجا شاباش

فرہان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا وہ اُسے اور تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا

میں کونسا پہلے کبھی نہیں ملا اُسے

دریاب بولا

ارے بھابھی کی حیثیت سے تو پہلی بار ملنا ہے نہ چل اب آجا

تنگ مت کر فرہان میں بہت تھکا ہوا ہوں صبح مل لو گا اب یہاں ہی رہے گی وہ کونسا بھاگی

جارہی ہے

دریاب بولا اور اپنا ہاتھ چھڑوایا

کوئی ی تھکا ہوا نہیں ہے چپ کر کے چل نہیں تو اٹھا لے جاؤں گا

وہ اسے کھنچتا ہوا بولا اور اُسے کمرے تک لے گیا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اُس نے نظریں جھکا لی کیوں کے وہ جانتا تھا کے وہ کمرے میں

جب اکیلی ہوتی ہے تو سر پر ڈوپٹہ نہیں ہوتا

ملو بھئی اپنے بھابھی سے اور سدرہ آپ اِس گبر کو تو جانتی ہو گی

فرہان آگے بڑھا اور بولا کہ حیرت اور شوک سے دریاب کی نظریں سدرہ کی جانب اُٹھی

سدرہ؟ وہ نا سمجھی سے بولا

تجھے اِس کا نام بھی نہیں یاد کیا؟ چل کوئی ی نہ اب تو بھابھی ہے اب یاد رہے گا

فرہان مسکراہ کر بولا

تم نے اِس سے شادی کی ہے؟ وہ شوک سے باہر ہی نہ آرہا تھا

ظلاہر ہے جس سے شادی کروں گا اُسی کو لے کر آؤ گا نہ.....فرہان نے کہا

لیکن تم تو اسلام آباد گے تھے شادی کے لیے

اُس وہ منظر وہ الفاظ سب خواب لگ رہے تھے

تو بھائی ی میرے اسلام آباد سے ہی لایا ہوں اِسے

فرہان بولا

لیکن ......یہ ......سب.....بہت بہت مبارک ہو وہ جو کہنا چاہ رہا تھا اُسے چھوڑ کر فرہان کے گلے لگ گیا اور خوشی سے مبارکباد دی

مبارک ہو بھابھی......فرہان سے جدا ہوکر پھر سدرہ کو دیکھ کر بولا اور کمرے سے چلا گیا

اوئے سن تو.....فرہان نے پیچھے سے آواز دی لیکن وہ نہ روکا

@@@@@@@#@@@@@@@

محبت ایک بہت خوبصورت احساس ہے میں جانتی ہوں میں بھی محبت کر سکتی ہوں
انسان ہوں میں محبت تو کوئی ی بھی کرسکتا ہے نہ
میں اُسے رب سے بھی مانگ سکتی ہوں۔
اور مجھے میرے اللہ سے مانگی ہر دعا پر یقین بھی ہے۔کہ وہ کبھی مجھے مایوس نہیں ہونے دے گا مگر مانگو کس منہ سے.......میں ایسا کرنے سے بہت ڈرتی ہوں کیونکہ یہ میرے رب کو پسند نہیں ہے کہ میں ایک نامحرم کو مانگو جب میں نماز اپنے رب کو خوش کرنے کیلئے پڑھتی ہوں تو میں اُسی نماز میں کسی نامحرم کو کیسے مانگ سکتی ہوں----؟
اور پھر جب جوڑے آسمان پر بن ہی چکے ہیں اللہ نے بنا دیے ہیں تو میں کیوں اپنا جوڑ خود بناؤ؟ میں کیوں ہر مرد میں وفا ڈھونتی پھروں----؟جب کے میں جانتی ہوں کو میرے لیے بہترین فیصلہ ہوچکا ہے یہ جو نکاح سے پہلے ہی محبت جتانے لگ جاتے ہیں ناں مجھے ان پہ یقین نہیں ہوتا---!
نامحرم کی محبت ہمیشہ دُکھ دیتی ہے میں صرف اِسی لیے------ محبت نہیں کرسکتی میری محبت صرف اُسی کی امانت ہے جسکو میرے پروردگار نے میرے لیے حلال کیا ہے یہ محبت جو ہے ناں .....اپنے وقت پر ہی اچھی لگتی ہے محبت جتنی پاکیزہ ہوگی اُتنی اچھی لگے گی کیونکہ محبت

حلال اور محرم ہی اچھی لگتی ہے حرام محبت نے ہمیشہ رُسوا ہی کیا ہے میں اِسی لیے آئیڈیل نہیں بناتی کسی کو اور اِسی لیے محبت۔۔ نہیں کرتی

کیوں کہ۔۔۔رب کے فیصلے ہماری خواہشوں سے بہتر نہیں بہترین ہوتے ہیں اور جو میرے اللہ نے میرے لیے چنا ہوگا وہ بہترین ہوگا

گہری خاموشی تھی ہر طرف وہ چاند کو دیکھتی ہوئی ی سوچنے میں مصرف تھی

@@@@@@@@@@

وہ کمرے میں آتے ہی وضو کر کے سجدے میں گر گیا تھا جیسے مرنے والے کو ن ئی زندگی ملی ہو وہ خوش نہیں تھا وہ تو جی اُٹھا تھا پھر سے ایک اُمید تھی جو پھر سے جاگ گی تھی اور اُسے اب یہ موقع نہیں کھونا تھا

اے اللہ مجھے شکر کرنا نہیں آتا لیکن آج تُو نے جو موجزہ کر دیا ہے میں اُس کے لیے تیرا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں پر کیا کروں میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں تُو تو دلوں کے حال جانتا ہے نہ میں کیا بولی جارہا ہوں میں یہ بھی نہیں جانتا شاید میں اِس سے اچھا اور بہت کچھ کہہ سکتا ہوں پر کیا کروں میری زبان ساتھ ہی نہیں دے رہی تُو بہت مہربان ہے اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے ایک ہم انسان ہی ہیں جو کسی کو معاف نہیں کرسکتے

وہ سجدے سے اُٹھا اور چھت کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا تھا کے اُس کا موبائل بجا اُس نے جیب سے موبائل نکالا تو سامنے رابیل کا نمبر دیکھ کر مسکرایا اور فون کان سے لگایا

اَلسَلامُ عَلَیکُم

رابیل نے سلام کیا

وَعَلَیکُم السَّلاَم کیسی ہو

دریاب مسکراہ کر بولا

میں ٹھیک آپ سُنائی یں

رابیل بولی

اللہ کا بہت کرم ہے

دریاب سے اپنے خوشی کو برداشت کرنا بہت مشکل ہوگیا تھا

بھائی ی میں ناراض ہوں آپ سے....

وہ ناراضگی سے بولی

کیوں بھئی ؟ دریاب بولا

آپ آئے کیوں نہیں تائی ی جان اور فرہان کے ساتھ

وہ ناراضگی سے بولی

وہ.....ہاہاہا بس ویسے ہی

وہ سوچتے ہوئے ہنسنے لگا کے وہ پاگل کیا سمجھ رہا تھا اگر اُسے سچ پتہ ہوتا تو وہ ضرور جاتا بلکے ڈھول لے کر برات لے جاتا

خیر تو ہے آج بڑا اچھا موڈ ہے میرے بھائی ی کا

راہییل اُس کی ہنسی سن کر مسکرا کر بولی

اچھا نہیں بہت زیادہ اچھا ہے میں آؤ گا تھوڑے دنوں میں اسلام آباد.... سرپرائی ز ہے تمھارے لیے

دریاب بولا

ہائے سچی کیا سرپرائی ز ہے ؟ جلدی بتائیں نہ کہی آپ کی شادی ؟؟

وہ اپنے سے تکا لگاتی ہوئی ی بولی

ارے نہیں بھئی اِس سے بھی بڑا سرپرائی ز ہے اور سرپرائی ز بتائے نہیں جاتے اِس لیے تھوڑا انتظار کرو

دریاب بولا

ہائے مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہورہا...آپ نوری کی منگی والے دن آجانا نہ اگلے ہفتے ہے

رابیل خوشی سے بولی لیکن کئی دفعہ ایک ہی بات کسی کے لیے خوشی کی طرح لگتی ہے اور کسی کو جھٹکے کی طرح اور دریاب راجپوت کو یہاں شدید جھٹکا لگا تھا

ہیلو؟؟ بھائی ی؟؟ آپ کو میری آواز آرہی ہے؟ ہیلو

رابیل سمجھی تھی کال بند ہوگی ہے لیکن کال نہیں دریاب کی کان بند ہوچکے تھے

ہ....ہ..ہا...ں م.....ی...ں

لفظوں سے جملے بنانے کی طاقت اُس کے جسم میں کہاں رہی تھی پہلے تو شاید اُسے صبر آجاتا لیکن اب کیسے آئے گا

آپ نے بتایا نہیں آپ آئے گے؟

رابیل نے پوچھا

کک...سس سے ہہوو ررہی ہے؟

جس سے بھی ہوجاتی جواب یہی تھا کے بس دریاب راجپوت سے نہیں ہورہی تھی

کزن ہے اُس کا امریکہ سے پڑھ کر آیا ہے

رابیل نے بتایا

ووہ خوش ہے؟

یہ بس دریاب راجپوت کو ہی لگتا تھا کے وہ اُس کے علاوہ کہی خوش نہیں رہ سکتی تھی اور شاید سہی لگتا تھا

نہیں کہاں وہ تو یہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی اُسے اپنا کزن زرا پسند نھیں ہے خیر اُسے تو کوئی ی پسند آتا ہی نہیں ہے پتہ نہیں کیا بنے گا اُس کا آپ اُسے چھوڑے آپ بتائیں نہ کیا سرپرائز ہے ؟ ہیلو؟ ہیلو؟ لو جی کال ہی بند ہوگی ہے اور میں پاگلوں کی طرح لگی ہوں

رابیل بولتی چلی گی جب دریاب کی آواز نہ آئی ی تو اُس نے موبائل کو کان سے ہٹایا اور دیکھا تو کال بند ہوچکی تھی

@@@@@@@@@@

جی تو جناب اب بولیے

وہ سارے کاموں سے فری ہوکر بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھا اور بولا جو اُسے تب سے دیکھ رہی تھی اِس کے پاس آتے ہی اُس نے نظریں جھکا لی

میں بول نہیں سکتی اُس نے اشاروں میں کہا

تو کیا ہوا اِس میں کونسا بڑی بات ہے بھئی ہم آنکھوں سے بات کرلیتا ہیں

فرہان پیار سے بولا اور اُس کا چہرا اُوپر کیا

اُس نے اشارہ کر کے پینسل اور پیپر مانگا

کیوں بھئی؟ لانعت ہے میری محبت پر اگر آپ کی بات نہ سمجھ پاؤ تو

فرہان ہاتھ باندھ کر بولا

آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟ اُس نے اشاروں میں پوچھا

ہہہمم آپ کا سوال جناب یہ ہونا چاہیے تھا کے بھئی فرہان صاحب آپ نے مجھ سے محبت کیوں کی کیوں کے محبت کے بعد کچھ بھی سوچ کر نہیں ہوتا فرہان نے مسکراہ کر کہا وہ بس اُسے سنتی رہی

میں بول نہیں سکتی

وہ اشاروں میں بولی اور نظریں جھکا لی اُس کی آنکھیں نم ہوچکی تھی

میں آپ کی زبان بنو گا جناب

فرہان بولا وہ اِس سے بہت محبت کرتا تھا اللہ نے اُسے بہترین سے نوازہ تھا اتنا سب ہونے کے باوجود

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ یہ کیا ہے بھئی؟

اُس نے پیار سے اس کا چہرا اوپر کیا تو اُس کی آنکھیں بھری ہوئی ی تھی تو وہ بولا

میں آپ کے قابل نہیں ہوں فرہان

اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے

یہ کہو کے میں تمھارے قابل نہیں ہوں

فرہان بولا

مت کریں اتنی محبت.... مجھے محبت راس نہیں آتی سدرہ نے اشاروں میں کہا

میں اِس سے بھی زیادہ کروں گا...... جتنا میرا دل کرے گا اُس سے بھی زیادہ کرو گا تمھیں

کوئی ی مسلہ ہے؟ بس تم ایک وعدہ کرو مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤ گی کسی بھی حال میں

فرہان بولا اور اپنا ہاتھ آگے کیا

رکھ لو ہاتھ بھئی حق حلال کا شوہر ہوں تمھارا

وہ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر رکھنے سے ہچکچا رہی تھی تو فرہان بولا تو وہ مسکراہ دی اور اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے دیا زندگی بھر کے لیے..... ہر سکھ دکھ کے لیے.....

@@@@@@@@@@

ارے بیٹا تمھارا پہلا دن ہے آج گھر میں اور تم میرے ساتھ لگ گی ہوں

مبین بیگم بولی سدرہ سے جو اُن کے ساتھ ناشتا لگا رہی تھی تو وہ بس مسکرا دی

واہ بھئی واہ اتنا پیار ساس اور بہو میں

فرہان وہاں آیا اور اِنھیں دیکھ کر بولا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

نظر نہ لگا دینا اب میری بیٹی کو

مبین بیگم اُسے دیکھتی ہوئی ی بولی جو مسلسل سدرہ کو دیکھ رہا تھا وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہورہی تھی

واہ جی واہ بیٹی بنا بھی لیا؟

فرہان بولا

نہیں یہ میری بیٹی نہیں ہے اور نہ میں اِسے بیٹیوں کی طرح رکھوگی یہ تو میری بہو ہے یہ میرے گھر پر حکمرانی کرے گی بیٹیاں تو چلی جاتی ہیں کسی اور کا گھر آباد کرنے

مبین بیگم پیار سے بولی سدرہ نے مسکراہ کر انھیں دیکھا تھا

کیا بات کہی ہے چھاگی ہیں خالہ جان مزا آگیا بھئی

فرہان بولا اور اِسی دوران دریاب وہاں داخل ہوا تھا اور خاموشی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا اور ناشتا کرنے لگے تھا

دریاب ادھر دیکھو زرا...... ساری رات جاگتے رہے ہو کیا؟ طبیت ٹھیک ہے میرے بچے کی؟

مبین بیگم اُسے دیکھتی ہوئی ی پریشانی سے بولی

جی ٹھیک ہوں اُس نے بس یہی کہا اور ناشتا کرنے لگا

اور دریاب اب تم بھی شادی کر لو میری بیوی کو اکیلے کھانا بنانا پڑتا ہے

فرہان اُسے دیکھ کر بولا سدرہ اور مبین بیگم ہنسنے لگی تھی

اماں جب کروائی یں گی کر لو گا

اُس نے کھانے سے نظر نہ اٹھائی ی اور بولا

میں تو کل کروا دوں

مبین بیگم بولی

توکروا دیں جتنی جلدی اور جس سے بھی کروانی ہے دریاب بولا وہ تینوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

تم سچ کہہ رہے ہو نہ دریاب؟ مبین بیگم خوشی سے بولی

میں نے کبھی مزاق کیا ہے؟ آپ سے سوچنے کا ٹائم مانگا تھا اب نہیں چاہیے وہ ٹائم...... میں کل ہی نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں

دریاب نے کہا اُس کی لال آنکھیں دیکھ کر اور اس کے رویے پر سب حیران ہوئے تھے

لیکن بیٹا اتنی جلدی سب کیسے؟

مبین بیگم بولی

کل کے بعد میں کبھی شادی نہیں کروں یہ بات میری یاد رکھنا آپ

دریاب بولا

لیکن بیٹا....... ٹھیک ہے آنٹی سہی تو کہہ رہا ہے آپ پریشان نہ ہوں میں ساری تیاریاں دیکھ لو گا

مبین بیگم کچھ کہنے گی تھی کے فرہان بولا تو وہ خاموش کر گی

حرا کی شاپنگ کیسے ہوگی اتنی جلدی برائیڈل جوڑا وغیرہ کہاں سے آئے گا اتنی جلدی

مبین بیگم پریشان سے بولی

میں اُسے شاپنگ پر لے جاؤں گا اُسے کال کر کے بولا لیں لیکن یاد رکھیں کل نہیں تو کبھی نہیں اور یہ بات اسلام آباد نہیں بتانی کسی کو

وہ بولا اور اٹھ کر چلا گیا وہ سب ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہے تھے

اِسے ہوا کیا ہے؟ اگر سائمہ اتنی جلدی حرا کی شادی کرنے کے لیے نہ مانی پھر......اور شفیق صاحب بھی نہ مانے پھر مبین بیگم پریشانی سے بولی

آپ پریشان نہ ہوں خالہ آپ بات کریں ان سے آگے اللہ بہتر کریں گا ان شاء اللہ

وہ بولا اور اُن کو تصلی دی

@@@#@@@@@@@@@@@

وہ حرا کو مارکیٹ لے کر گیا تھا شادی کا جوڑا دلوانے کے لیے

یہ وہی دکان تھی جہاں رابیل اور نور نے برائیڈل جوڑے پہنے تھے اُسے وہ دکان بھلا کیسے بھول سکتی تھی

یہاں سے دیکھتے ہیں

حرا اُس شاپ کی طرف اشارہ کر کے بولی دریاب چپ چاپ اندر کی طرف بڑھ گیا سامنے پڑے شیشے پر اُسے اُس دشمنِ جان کا عکس نظر آیا اُسی عروسی جوڑے میں اُس کی نظریں ایک بار پھر وہاں جم گی حرا کپڑے دیکھ رہی تھی

سُنئے یہ والا...... حرا بولتی بولتی روک گی دریاب وہاں تو تھا مگر پھر بھی وہاں نہیں تھا اس نے ایک نظر اس طرف دیکھا جہاں دریاب دیکھ رہا تھا مگر وہاں کوئی ی نہیں تھا

وہ اس نے پاس آئی ی اور اس کے بازو کو ہاتھ لگا کر ہوش میں لائی ی

کیا ہوا دری ؟ وہ دیکھیں نہ کتنا اچھا برائیڈل ڈریس ہے حرا بولی تو وہ ہوش میں آیا اب اُس شیشے کے پاس کسی کا عکس نہیں تھا وہ اس ڈریس کی طرف بڑھا اور ایک دفعہ پھر وہ ڈریس دیکھ کر کھوگیا اسے ہاتھ میں پکڑا اور اس پر ہاتھ پھرنے لگا

اچھا ہے نہ..... حرا بولی

بہت.... ننںنہیں تمھارے اوپر یہ اچھا نہیں لگے گا تم کوئی ی اور دیکھو دریاب بولا

لیکن اتنا تو اچھا ہے مجھے یہی تو پسند آیا ہے

حرا بولی

وہ مجھے رابیل نے سیم ایسا ڈریس بھیجا تھا اسے چاہیے یہ کسی کے لیے تم کوئی ی اور لے لو.......یہ پیک کر دیں

دریاب بولا اور دکان دار کو کہاں

سر اِس طرح کا سیم مل جائے گا اور بھی

دکان دار بولا

ننہیں بس یہی پیک کریں اس جیسا اور کوئی ی نہیں اور اِس کے ساتھ کوئی ی ہجاب ہے آپ کے پاس

دریاب نے کہا اور پوچھا حرا نے کچھ حیران ہوکر اُسے دیکھا

یہ کس کے لیے ہے؟ اور برائیڈل ڈریس کے ساتھ ہجاب.... عجیب بات نہیں ؟؟ آج کل کون کرتا ہے ہجاب

حرا ناسمجھی سے بولا

دریاب نے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرانے لگا مگر کچھ کہا نہیں

سر یہ ہجاب ہے اِس کے ساتھ اچھا لگے گا

دکان دار ہجاب اٹھا کر لایا اور بولا

ٹھیک ہے یہ پیک کر دیں آپ..... تم جلدی لو جو لینا ہے دریاب بولا تو اس نے ایک ڈریس کنفرم کر کے پیک کروا لیا...... تم بھی ہجاب لیا کرو

دکان سے باہر نکل کر دریاب بولا حرا نے کچھ حیران ہو کر اسے دیکھا

کیا؟ وہ نا سمجھی سے بولی وہ پہلے ایسا نہیں تھا پھر کیا ہوا تھا اسے وہ سمجھ نہ پائی ی تھی

چلو تمھیں گھر چھوڑ دوں دریاب بولا

نہیں میں آپ کے ساتھ ہی جاؤ گی مبین آنٹی نے کہا تھا حرا بولی اور گاڑی میں بیٹھی تو دریاب گاڑی لے گیا

دری یہ ڈریس کس کے لیے لیا ہے تم نے ؟

حرا نے پوچھا

بتایا تو ہے

دریاب بولا

اُس نور کے لیے ؟

حرا نے پوچھا دریاب کو اس سوال کی بلکل امید نہیں تھی اس نے جھٹکے سے گاڑی روکی

دوبارہ اُس کا ذکر مت کرنا سمجھی تم

دریاب سختی سے بولا

......سوری ایک وہی ہجاب کرتی ہے تو میں نے سوچا شاید

حرا بولی

اب اُس کا ذکر کیا تو گاڑی سے اتار دوں گا پھر خود ہی جاتی رہنا گھر جیسے مرضی

دریاب غصے سے بولا تو وہ خاموش ہوگی کیوں کے وہ جانتی تھی کے دریاب اسے گاڑی سے اُتار بھی سکتا تھا

@@@@@@@@@@@@@

دور سے آزان کی آواز اِس کے کانوں میں پڑئی ی تھی

نماز نہیں بڑھتے اس لیے ہر وقت بے سکون رہتے ہیں آپ.....نماز ضرورت کے لیے نہیں پڑھی جاتی یہ فرض ہے ہم سب پر......زندگی کا تو سکون ہی نماز میں ہے....

اسے اپنے اردگرد یہ الفاظ گونجتے محسوس ہوئے اس نے آنکھیں بند کی تو پھر آزان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

میں آتا ہوں وہ اٹھا اور بولا

دری مجھے گھر چھوڑ آؤ پہلے حرا نے اسے اٹھتے دیکھا تو بولی

میں نماز پڑھ کر آتا ہوں پھر چھوڑ آؤ گا

دریاب بولا

......کیا؟ مجھے دیر ہو رہی ہے آکر پڑھ لینا

سب نے ہی اسے حیران ہو کر دیکھا تھا تو حرا بولی

میں تمھارے لیے نماز کو انتظار نہیں کروا سکتا اتنی جلدی ہے تو خود ہی چلی جاو

وہ بولا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا حرا حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر مبین بیگم کو دیکھا جو خود حیران تھی

@@@@@@@@@@@

دریاب مجھے لگتا ہے تجھے ایک دفعہ جانا چاہیے اسلام آباد

سلطان نے کہا

کیا فائدہ؟ میں کروں گا کیا وہاں جاکر؟

دریاب نے پوچھا

تُو نے ابھی تو کہا کے وہ زبردستی شادی کر رہی ہے

سلطان نے کہا

تو تجھے کیا لگتا ہے میرے وہاں جانے سے وہ نہیں کرے گی؟

دریاب نے پوچھا

شاید........سلطان نے کہا

پاگل تو نہیں ہوگیا میرے جانے سے وہ کیوں منع کرے گی دریاب بولا

ہوسکتا ہے دریاب ایسا.....امید اچھی رکھ

سلطان نے کہا

سلطان اگر ایسا نہ ہوا تو میں کیا کروں گا

دریاب بولا

سب چھوڑ بس تُو کل ہی نکل اسلام آباد کے لیے اور اللہ پہ یقین رکھ جو تیرا ہوگا تجھے مل جائے گا

سلطان نے کہا دریاب نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا

@@@@@@@@@@@

اماں آپ آرام سے شادی کی ساری تیاریاں کریں مجھے ایک کام سے اسلام آباد جانا ہے

دریاب نے ناشتا کرتے ہوئے کہا

کیا؟ یہ کیا کہہ رہے ہو دریاب پہلے تم نے ہی کہا تھا کے تمھیں ہر حال میں کل نکاح کرنا ہے ورنہ کبھی نہیں کرنا

مبین بیگم بولی

اب یہ بھی میں ہی کہہ رہا ہوں اسلام آباد جانا میرا بہت زیادہ ضروری ہے

دریاب بولا

تمھاری شادی سے بھی زیادہ ضروری ہے کیا؟

مبین بیگم بولی

جی میری شادی سے بھی ضروری ہے

دریاب بولا

ایسا کیا کام ہے ؟

مبین بیگم بولی

نہیں بتا سکتا معذرت

دریاب بولا

دیکھ رہیں ہیں آپ اِسے.......آپ ہی کچھ کہہ دیں

مبین بیگم بولی اور شفیق صاحب کو دیکھا

میں کیا کہہ سکتا ہوں تم نے کبھی میری مانی ہے جو یہ مانے گا شفیق صاحب بولے

یہ تیس سال ایسے ہی گزار دیے نہ زندگی کے مبین بیگم طنزیہ بولی

ارے بس پھر مت شروع ہو جانا ایک تو اس گھر میں بیٹھنا بھی حرام ہے جا رہا ہوں میں اور جب دل کرے گا آجاؤ گا واپس سارے کام ختم کر کے ہی جا رہا ہوں

دریاب غصے سے بولا اور کھڑا ہوا اور وہاں سے چلا گیا

دریاب بیٹا ناشتا تو کر لو ....آپ کی وجہ سے ناشتہ بھی ن ئی کر کے گیا

مبین بیگم بولی اور وہاں سے دریاب کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@

دریاب بھائی ی آرہے ہیں آج

رابیل کلاس میں بیٹھی کتابیں بیگ میں ڈالتی ہوئی ی بولی

کیا؟؟ کیوں؟؟ وہ ایک دم سے گھبرا گی تھی

ویسے ہی کیوں تمھیں کیا ہوا؟

رابیل نے پوچھا

کککککچھ پچچچھ بھی تو نہیں مجھے کیا ہونا ہے

نور بولی

نوری اِدھر دیکھ......کیا ہوا ہے

رابیل بولی

کچھ نہیں پاگل وہ بس خالہ یہاں شفٹ ہوگی ہیں نہ تو اماں کو انھوں نے کہا ہے کے وہ مجھے بھیج دیں ان کی طرف ان کی مدد کرنے کے لیے اب بندا پوچھے میں ان کی نوکر ہوں جو جاؤ

نور نے بڑی مہارت سے بات کا رخ بدلہ تھا

اوہو تو اب تم جاؤ گی؟

رابیل نے پوچھا

تو اور کیا اماں پہ تو لگتا ہے انھوں نے کوئی ی جادو کروا دیا ہے ان کی کسی بات پر منع ہی نہیں کرتی

نور بولی

کب جانا ہے؟ رابیل نے پوچھا

پرسوں منگنی ہے اُس سے اگلے دن......تجھے پتہ وہ کہتی منگنی کے بعد اِسے میں پورے حق سے اپنے گھر لے کر جا سکتی ہوں.....بندا پوچھے منگنی ہے یا نکاح نور نے اُن کی نقل اتاتے ہوئے کہا

اتنا حق جمانا ہے تو سیدھا نکاح کر لے

رابیل بولی

او بہن شکر کر منگنی ہو رہی ہے پر تُو میری یہ بات لکھ لے وہاں سے آنے تک یہ رشتہ نہ ختم کروایا پھر دیکھ لینا اس لیے تو میں ان کے گھر جانے کے لیے مان گی ہوں

نور بولی

ہاہاہاہا سہی ہے ویسے گھر لیا کہاں ہے

رابیل نے پوچھا

G-10

والی سائیڈ پر ہے

نور نے بتایا

ہممم ڈریس لے لیا منگنی کا ؟؟

رابیل نے پوچھا

میں پاگل ہوں جو لوں ہاں اگر منگنی رکھنی ہوتی میں نے تو ہر چیز اپنی پسند کی لیتی لیکن اب جو خالہ دے جائے گی لے لوگی آخر مفت کی چیز کون چھوڑتا ہے جانِے من

نور ہنستے ہوئے بولی

ہاہاہاہا یہ بھی سہی ہے ویسے یار مجھے وہ عرفان کو فلرٹی لگتا ہے لوفر سا

رابیل بوگی

ہاں نہیں تو اور کیا ایک نمبر کا فلرٹی ہے وہ کمینہ تب ہی تو جان چھڑوانی ہے اُس سے

نور بولی

کیا کرو گی تم ؟ رابیل نے پوچھا

بس پہلے تو یہ پتہ کروں گی یہ مجھ سے شادی کر کیوں رہا پھر دیکھتی ہوں آگے بس تم دعا کرو میرے حق میں

نور بولی

ان شاء اللہ سب بہتر ہوگا

ان شاء اللہ

@@@@@@@@

بھائی ی اور سُنایں وہاں سب ٹھیک؟

رابیل بولی اور پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے وہاں تم بتاؤ یہاں سب کیسے ہیں

دریاب نے پوچھا

ماما بابا سے آپ مل چکے ہیں اور میں بھی بلکل ٹھیک ہوں رابیل نے بتایا وہ جانتی تھی وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے

ہممم اور باقی سب؟ دریاب نے لڑکھڑاتی زبان سے پوچھا

باقی سب کون؟ ہم تینوں ہی تو ہیں یہاں

رابیل بولی وہ بس اس کے منہ سے سن کر کنفرم کرنا چاہتی تھی کے واقع وہ سب سچ ہے یا نہیں

ہہمممم اور بتاؤ دوبارہ تو نہیں گری تم اس دیوار سے

دریاب نے پوچھا

بھائی ی آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں سیدھا سیدھا پوچھ لے نہ یوں بات میں سے بات کیوں نکال رہیں ہیں

رابیل بولی

نہیں میں کسی کے بارے میں نہیں پوچھنا چاہتا تمھیں کوئی ی غلط فہمی ہوئی ی ہے دریاب بولا تو میں نے تو کسی کی بات بھی نہیں کی

رابیل بولی وہ خاموش رہا

تمھاری دوست کی شادی کب ہے پھر

دریاب بولا

کل پرسوں منگنی ہے اس کی

رابیل نے بتایا اور اس کے بعد وہ اِس سے نظریں چرانے لگا

چلو اچھا ہے پورے محلے کو سکون ہوگا وہ جائے گی تو دریاب بولا

آپ کو بھی؟؟ رابیل نے ایک دم پوچھا وہ حیران ہو کر اسے دیکھتا رہا

ظاہر ہے مجھے ہی تو سب سے زیادہ سکون ہوگا

دریاب بولا

اور تکلیف بھی....ہینا؟

رابیل بولی

یہ کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

دریاب اِدھر اُدھر دیکھتے ہوا بولا

بھائی ی خود سے تو مت چھپایں اپنے احساسات کیوں نہیں مان لیتے کے سب سے زیادہ بے سکون آپ ہوں گے سب سے زیادہ تکلیف آپ کو ہو گی کیوں کر رہیں ہیں آپ اپنے اور اس

کے ساتھ ایسا مان لے کے محبت کرتے ہیں آپ اس سے یہ بات آپ کے ماتھے پر صاف صاف لکھی ہے

رابیل بولی اور وہ بلکل خاموش رہا

بھائی ی اس کی شادی زبردستی ہو رہی ہے جس کو وہ توڑنے کے پلینز بنا رہی ہے آج کل.......وہ لڑکا اچھا نہیں ہے بھائی ی نہ ہی نوری اس کے ساتھ خوش رہ پائے گی شاید وہ آپ کے علاوہ کسی کے ساتھ بھی خوش نہ رہ پائے پلیز اپنے اور اس کے ساتھ زیادتی ہونے سے بچالیں

رابیل بولی اور وہ گردن جھکا کر بیٹھا رہا

میرے ساتھ وہ خوش کیسے رہے گی میں خود اسے خوش نہیں رکھ پاؤں گا اور تمھیں پتہ کے میں دوست کیوں نہیں بناتا؟

کیونکہ میں دوستی نبھا نہیں سکتا میں تھک جاتا ہوں بھاگنے لگتا ہوں سب سے اور میں بہت تھکا ہوا ہوں پہلے سے ہی اس سب سے

میرے نزدیک دوستی میں وفا نبھانا بہت ضروری ہے

پر مجھ میں وفا نہیں ہے میں کبھی وفا نہیں نبھا سکتا مجھے نبھانی آتی ہی نہیں ہے اب میں لوگوں کی مزید کسی وفا کا بوجھ اٹھانے کی طاقت بھی نہیں رکھتا

یقین مانو وفا بہت بھاری ہوتی ہے یہ اتنا جھکا دیتی کہ آنکھیں دھول دھول ہو جائیں۔ میں دوست بن کر چھوڑنے کی بجائے دوست بنانے سے ہی گریز کرتا ہوں کیوں کی دوست بنانے کے بعد چھوڑنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے

کبھی کبھی مجھے ایسی چپ لگ جاتی ہے کہ میں اس چپ کو خود بھی سجھ نہیں پاتا اِسی طرح میں محبت کا اظہار کرنے سے بھی ڈرتا ہوں مجھے پا کر کھو دینے سے خوف آتا ہے

مجھے اپنوں کو کھونے کا فوبیا ہے اس لیے میں اپنوں کی لسٹ میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا، میں کئی لوگوں کو اچھا سمجھ کر برا بن چکا ہوں، سو مزید کسی کو اچھا سمجھ کر اسکے برے روپ کو نہیں سہنا چاہتا، میں کسی کو دکھ نہیں دینا چاہتا نہ کسی سے دکھ لینا چاہتا ہوں، میرے دل میں بہت کچھ چھپا ہے اس لیے میں اب کسی کے لیے بھی اسکے دروازے نہیں کھول سکتا یہ میرے بس میں نہیں میں اسے تکلیف نہیں دے سکتا.......گاؤں کے حالات تم جانتی ہو.......دشمنوں کا کیا ہے کہی سے بھی اور کبھی بھی نکل سکتے ہیں اور میں یہ کبھی نہیں چاہو گا اُس کو میری وجہ سے کوئی ی تکلیف ہو یا پھر کوئی ی میرا بدلہ اس سے لے

دریاب بولتا چلا گیا اور رابیل حیرت سے دیکھتی رہی

آپ حفاظت کریں گے نہ وہاں اس کی.....آپ کے ہوتے ہوئے اس کی طرف کوئی ی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا اپنے آپ کو حالات کے سامنے کمزور مت سمجھیں بھائی ی یہ کیا بات

ہوئی ی آپ خطرے کی وجہ سے خود کو اور اُس کو تکلیف دے رہیں ہیں مجھے یقین نہیں آرہا بھائی ی یہ آپ کے ہی الفاظ ہیں ایک بار بس ایک بار اپنے دل سے پوچھے کے کیا ہوگا آپ کا اس کے بغیر.......

رابیل کو ترس آرہا تھا اس پر

میں محبت نہیں کرتا اس سے .....دریاب بولا

چلو مان لیتی ہوں پھر یہ کیا ہے وہ جوڑا جو اُس نے صرف ایک بار پہنا تھا وہ آپ نے حرا کو کیوں نہیں پہنے دیا بلکے میرا نام لے کر آپ وہ یہاں لے آئی یں ہیں نوری کے لیے اس کی منگنی کا سن کر آپ کا دل ڈوبنا کیوں شروع ہوگیا تھا......اور تو اور اس کی ہر پریشانی میں آپ ایسے پریشان ہوتے ہیں جیسے وہ پریشانی آپ کی ہو

اس کے لیے آپ کے اندر کتنی تبدیلیاں آگی ہیں جو صرف آپ کو نہیں ہم سب کو واضح نظر آنے لگ گی ہیں.......ہیلوٗاَلسَلامُ عَلَیْکُم ہاں بول سلمان

رابیل بول رہی تھی کے فون اٹھا کر کان سے لگا کر بولا اور وہاں سے باہر چلا گیا رابیل نہیں جانتی تھی کے واقع کال تھی یا پھر وہ بس بھاگنا چاہتا تھا اِس کے سوالوں سے

@@@@@@@@@@@@

جلدی لگا مہندی میں نے گھر بھی جانا ہے

وہ مہندی لگوانے آئی ی تھی رابیل کے پاس آنا نہیں چاہتی تھی دریاب کی موجودگی میں وہاں پر راشدہ بیگم نے زبردستی بھیج دیا تھا

یار کیا ہاتھ بھری جارہی ہو بس ایک ٹکی ڈالو بہت ہے نور اس سے بولی

صبر نہ ایسے اچھا نہیں لگے گا تُو بس چپ کر کے بیٹھ جا یہاں رابیل مہندی لگاتی ہوئی ی بولی

چاچی رابیل کہاں ہے نظر نہیں آرہی آج

دریاب بولا اور فاریہ بیگم سے پوچھا

بیٹا وہ نوری کو مہندی لگا رہی ہے اوپر کمرے میں کل منگنی ہے نہ اُس کی

فاریہ بیگم نے دال چونٹے ہوئے جواب دیا

دریاب پانی پی رہا تھا کے اس کا ہاتھ روکا اور نظریں چھت کی طرف بڑھی

وہ میرا موبائل تھا یہاں

ٹیبل پر دیکھتا ہوا بولا

بیٹا وہ تو آپ نے رابی کو دیا تھا چارج پر گانے کے لیے وہ اوپر لے گی ہے

فاریہ بیگم بولی

میں وہ موبائل لے آؤں مجھے ضروری کال کرنی ہے

وہ بولا اور اوپر کی طرف بڑھا اور کمرے کے باہر جاکر روک گیا اس دیکھ کر دل پھر بغاوت کرنے لگتا تھا اس کے دماغ کی

..!!محبت

،دل نہیں مانگتی

!!_البتہ دل کی "مہار "ضرور مانگ لیتی ہے

..!!محبت

،اختیار بھی نہیں مانگتی

"البتہ آپکے اختیار کے اندر چھپا "اعتبار

!!___ضرور مانگ لیتی ہے

..!!محبت.

،پیار نہیں مانگتی

!!_مگر اس پیار کے پروں کا سوار ضرور مانگ لیتی ہے

..!!محبت

،آپ سے نیند کبھی نہیں مانگے گی

!!__خواب مانگے گی

..!!محبت

،سوال نہیں کرتی

!!__ہمیشہ "جواب "مانگے گی

،، اور کبھی آپ سے یہ بھی نہیں کہے گی

کہ صرف "میرے "ہو کے رہو مگر کسی

__اورکا ہونے نہیں دے گی

وہ کمرے کے باہر جاکر روک گیا تھا وہ اُسے سنا چاہتا تھا دیر تک

ویسے یار نوری اگر تیری شادی عرفان سے نہ ہورہی ہوتی تو تجھے کس طرح کا ہمسفر پسند آتا؟

رابیل مہندی لگاتی ہوئی ی بولی

آئے ہائے پتہ یار تجھے پتہ میری خواہش تھی کہ میرا ہمسفر کوئی بزدل نہ ہو ایک بہادر مرد ہو جو دو ٹوک بات کرنے کی ہمت رکھتا ہو جو نبھانا جانتا ہو جو عزت کرنا جانتا ہو جو اپنی کہی بات پہ پورا اترے جسے جھوٹے وعدے نہ کرنے پڑیں بلکہ وہی کہے جو کر سکے اور اسے اسکی حد با خوبی معلوم ہو وہ اگر محبت سے لا علم بھی ہو، لیکن وہ جذبات کو سمجھنے کا ہنر رکھتا ہو .وہ ہزاروں کی

بھیڑ میں بھی چلے تو اپنا ایک الگ انداز رکھتا ہو۔ وہ خوش مزاج شخص اور مخلص ہو جس کی ہمسفر بن کر میں خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی قرار دے سکوں وہ سب سے الگ نہ سہی مگر سب کے جیسا بھی نہ ہو-----

نور سوچتی ہوئی ی بولتی چلی گی درياب کی نظریں اندر کی طرف اٹھی تھیں

وہ... مممم موبائل لینا تھا

وہ اندر کی طرف بڑھا اور ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد نظری جھکالی کیوں کے اس نے سر پر ڈوپٹہ نہیں لیا تھا اس کو دیکھتے ہی وہ ایک دم گھبرا کر کھڑا ہوئی ی اور سر ڈوپٹہ لیا

نور کو اِس کا نظریں جھکانا اچھا لگا تھا

ارے رُوکو ابھی تو نام بھی لکھنا ہے لڑکے کا

نور وہاں سے جانے لگی تھی تو رابیل نے اس روکنا چاہا

اُس کی ضرورت نہیں ہے

اُس دیکھ کر بولی اور وہاں سے چلی گی

نوری سُن تو.....رابیل بولی اور اس کے پیچھے گی وہ وہاں ہی کھڑا رہا

وہ کل کسی اور کے نام کی آنگوٹھی پہن لے گی یہ سوچ کر ہی اس کا دل ڈر رہا تھا

وہ محبت کا اظہار کر کے اسے کھونے سے ڈر رہا تھا لیکن ایسے بھی تو کھو ہی رہا تھا اُسے مل تو وہ اب بھی نہیں رہی تھی

@@@@@@@@@@@@

ماما یار جانے دیں نہ میں کون سا اکیلی جارہی ہوں نوری بھی تو ساتھ ہے

نہیں مطلب تو نہیں چپ کر کے بیٹھ جاؤ گھر

فاریہ بیگم بولی

ارے یار ماما جانے دیں نہ قسم سے تھوڑی دیر میں واپس آجائی یں گے پلیز

رابیل بولی

رابی تنگ نہ کرو مجھے جاؤ یہاں سے

فاریہ بیگم ہانڈی بناتی ہوئی ی بولی

ماما یار مسلہ کیا ہے جانے میں

اتنی دور ہے اس کا گھر اور تم لوگ اکیلی کیسے جاؤ گی اوپر سے شام ہوگی ہے پھر کبھی چلی جانا

فاریہ بیگم بولی

ماما جان سارہ کو کل کے لیے بولانا ہے نہ اسے نہیں پتہ نوری کی منگنی کا رابیل نے بتایا

تو فون کر دو فاریہ بیگم بولی

نہیں نہ خود جانا ہے

کہاں جانا ہے بھئی میں لے جاتا ہوں

دریاب بولا

یہ چیز ماما اب تو جانے دیں اب تو بھائی ی ساتھ ہوگے رابیل بولی

جاؤ بھئی لیکن جلدی آجانا

تھنکیو تھنکیو رابیل خوشی سے ان کو پیار کرتی ہوئی ی بولی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی تیار ہونے کے لیے

@@@@@@@@@@@@

یہ کس کے سوٹ ہیں اماں

راشدہ بیگم کو پیٹی سے کپڑے نکالتے دیکھ بولی

تمہارے بابا لے کر آئے تھے ان کو بڑا خواہش تھی تمہاری شادی کی پر وہ کیا جانتے تھے وہ خود ہی اِس موقعے پر نہیں ہوں گے

راشدہ بیگم کی آنکھیں نم ہوگی تھی بات کے اختتام پر نور نے ان کپڑوں پر ترستی نگاہیں ڈالی اور ہاتھ پھیرا

لیکن تم پریشان مت ہو میں جانتی ہوں اب ان کا فیشن نہیں ہے میں تمھیں یہ ساتھ نہیں دوں گی

راشدہ بیگم بولی

اماں یہ سب بابا میرے لیے لائے تھے یہ چیزیں کبھی اولڈ فیشن نہیں ہو سکتی میں یہی پہنو گی بلکے دیکھائی یں زرا

نور بولی اور ان سے کپڑے پکڑے

یہ والا جوڑا میں کل پہنو گی بس فائی نل ہوگیا

مہرون رنگ کا فراک ان کی طرف کیا اور بولی

نوری یہ کام آج کل نہیں چلتا جو اس پر ہوا ہے رانی باتیں کرے گی کے ایک سوٹ نہیں لے کر دے سکتی میں تمھیں.......ان کے رشتے دار بہت امیر ہیں تو ان کے حساب سے ہی کپڑے پہنو تم میں نہیں چاہتی بعد میں تمھیں کوئی ی باتیں سنائے

راشدہ بیگم بولی

امیر ہوں گے تو اپنے گھر میں ہم کوئی ی زبردستی رشتہ نہیں کررہے وہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں اتنی اپنی عزت کا خیال ہے تو اپنے اُس امیر خاندان سے ہی رشتہ لے لیتے ہمارے دروازے پر کیوں آئے ہیں بھیک مانگنے اور رہی بات اس سوٹ کی تو میری نظر سے دیکھے تو یہ کرڑوروں سے بھی زیادہ مہنگا ہے مجھے نہیں پرواہ کون کیا کہتا ہے نہ ہی میں نے کسی کی عزت رکھنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے

نور غصے میں بولتی گی بھڑاس نکال رہی تھی

نوری سوچ سمجھ کر بولا کرو اب دوسرے گھر جانا ہے تم نے وہاں یہ زبان بولو گی تو دو دن میں واپس بھیج دیں گے وہ لوگ.....اتنا سمجھاتی ہوں تمھیں مگر مجال جو کوئی ی بات سمجھ میں آجائے تمھارے

راشدہ بیگم بولی

اُن سے پوچھ لیں اگر تو دو دن بعد واپس بھجنا ہے تو میں جاتی ہی نہیں کیونکہ زبان تو یہی رہے گی

اور میں زرا رابیل کے ساتھ سارہ کی طرف جارہی ہوں تھوڑی دیر میں آجاؤ گی

موبائل دیکھتی ہوئی ی بولی اور وہاں سے گیٹ کی طرف بڑھی

کل کے لیے سوٹ بھی لے آنا

راشدہ بیگم نے پیچھے سے آواز لگائی ی نور نے ایک نظر مڑ کر دیکھا اور کچھ کہے بغیر ہجاب کیا اور باہر کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@

چلو اب کس کا انتظار ہے نور نے اسے ویسے ہی روکے دیکھا تو بولی

بس بھائی ی کو آنے دو

رابیل نے گھر میں جھانکا اور بولی

کیا؟ اُن کا انتظار کیوں کرنا ہے ہم چلتے ہیں نہ آنے جانے میں بھی ٹائم لگے گا

نور اُس کے بار بار سامنے آنے پر دل کی گستاخی پر مجبور تھی اس لیے اس کا سامنہ نہیں کرنا چاہتی تھی

یار وہ ساتھ جائیں گے ہمارے ماما ایسے جانے نہیں دے رہی تھیں

رابیل نے بتایا

میں ٹیکسی میں چلی جاتی ہوں تم اُن کے ساتھ آجاؤ

نور بولی اندر سے آتا دریاب اِس کی بات پر روک گیا تھا

وجہ؟ جانا ایک جگہ ہے تو اکیلے اکیلے کیوں جائیں روک میں بھائی ی کو بولاتی.......ارے
بھائی ی آپ آ گے
رابیل بولتی ہوئی ی مڑی اور پیچھے کھڑے دریاب کو دیکھ کر بولی ایک دم نور کی نظریں اُس کی طرف
اُٹھی تھیں
اب چلیں نہ پہلے ہی بہت لیٹ ہوگے ہیں
رابیل نے اسے ویسے ہی کھڑا دیکھا تو بولی نور کی کی نظریں اس کی آواز پر اس سے ہٹ تھی تو
دریاب گاڑی کی طرف بڑھا یہ دونوں اس کے پیچھے بڑھی اور گاڑی میں بیٹھ گی
بھائی ی آپ اس ٹائم تو گلاسسز اتار دیں
رابیل بولی
نہیں اتار سکتا دراصل میری آنکھوں سے لوگوں کو خوف آتا ہے دریاب نے مڑ کر اسے دیکھا اور بولا
اور گاڑی سٹارٹ کی......نور کو اس دن والی ملاقات یاد آئی ی تھی
"تمھاری یہ زبان میرے گاسسز اتارنے کی مار ہے محترمہ"
ہونہہ......وہ منہ موڑ کر بیٹھ گی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی
پھر خاموشی چھاگی
کیا ہوا جانے من بہت چپ ہو خیر تو ہے کوئی ی بات دل پر لگ گی یا دل لگا بیٹھی ہو

رابیل کی آواز پر خاموشی ٹوٹی تھی وہ نور سے بولی جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اس کی بات پر گھبرا گی دریاب نے بھی شیشے میں اسے دیکھا تھا

کککچھ نہیں بس بولنے کا دل نہیں کر رہا

نور نے دریاب کی نظریں اپنے اوپر محسوس کی تو شیشے میں دیکھا وہ اِسی کو دیکھ رہا تھا تو نظریں ہٹا کر بولی

مطلب دل لگا بیٹھی ہو؟

رابیل شرارتی انداز میں بولی

ہاں.....کیوں نہیں لگانا چاہیے تھا؟ انسان ہوں آخر دل تو لگا ہی سکتی ہوں

نور نے دریاب کی طرف دیکھ کر کہا

دریاب کے ہاتھوں کی گرفت سٹیرنگ پر مضبوط ہو رہی تھی دل ڈھرکنا بھول رہا تھا

کون ہے وہ بد نصیب

رابیل سے پہلے دریاب بول پڑا

ہاہاہا بھائی ی خوش قسمت ہوگا جیسے میری جان پسند کرے گی ویسے ہے کون

رابیل نے نور کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور بولی

ظاہر ہے عرفان.....میرے ہونے والے شوہر

میں بہت خوش قسمت ہوں جو اُن کا ساتھ مجھے مل رہا ہے شکر ہے اللہ کا

نور مسکراتی ہوئی ی بولی اور ایک جھٹکے سے گاڑی روکی یہ دونوں اچھل پڑی

جلدی واپس آنا میں باہر انتظار کر رہا ہوں

وہ ایک دم بولا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور زور سے دروازہ بند کیا وہ دونوں حیرت اور نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی اور پھر گاڑی سے اُتر گی وہ گاڑی سے کچھ فاصلے پر کھڑا سگریٹ پینے میں مصروف تھا انھوں نے ایک نظر اسے دیکھا اور گھر کے اندر کی طرف بڑھی تقریبا آدھے گھنٹے کے بعد یہ لوگ واپس آئی ی تو دیکھا وہ اسی حالات میں مسلسل سگریٹ پینے میں مصروف تھا نور چپ کر کے گاڑی میں بیٹھی گی اور رابیل اس کی طرف بڑھی اُسے بولایا تو وہ سگریٹ پھینک کر گاڑی کی طرف رابیل بھی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اور وہ گاڑی لے گیا سارا ٹائم خاموشی رہی اور وہ گھر پہنچ گے نور اور رابیل اتر گی تو وہ گاڑی لے گیا

@@@@@@@@@@@

لو آگی نوری....آؤ نوری دیکھو رانی تمھارے لیے منگنی کا سوٹ لے کر آئی ی ہے

وہ گھر کے اندر گی تو سامنے ہی راشدہ بیگم کے ساتھ بیٹھی رانی بیگم اور عرفان پرِ اس کی نظر پڑی

اَلسَلامُ عَلَيكُم

ربردستی مسکرا کر سلام کیا اور اُن کی طرف بڑھی

وَعَلَيكُم السَّلَام ان دونوں نے جواب دیا

بیٹا یہ دیکھو عرفان نے خود پسند کیا ہے تمھارے لیے یہ ڈریس

رانی بیگم بولی اور شاپر اِس کی طرف کیا

بہت شکریہ خالہ لیکن میں یہ نہیں پہنوگی

نور نے مسکراہ کر جواب دیا

کیوں بیٹا؟ کوئی ی ڈریس لے لیا ہے کیا؟

رانی بیگم بولی

جی میرا ڈریس تو بہت ٹائم پہلے ہی میرے بابا نے پسند کر کے خرید لیا تھا

نور مسکراتی ہوئی ی بولی اور ایک نظر عرفان کو دیکھا جو بہت عجیب نظروں سے اِسے دیکھ رہا تھا جو اِسے بہت بری لگ رہی تھیں

ارے وہ تو پھر پتہ نہیں کس زمانے کا ہوگا تم یہی پہنوگی عرفان نے بڑے پیار سے لیا ہے تمھارے لیے

رانی بیگم بولی

میرے بابا نے زیادہ پیار سے لیا تھا

نور طنزیہ بولی

نوری چپ کر کے لے لو ایسے منع نہیں کرتے

راشدہ بیگم بولی

کوئی ی بات نہیں خالہ یہ جو بھی پہنے گی اس پر اچھا ہی لگے گا شادی کے بعد تو میری مرضی ہی چلے گی نہ

عرفان بولا

شادی ہوگی تو پھر ہے نہ

نور طنزیہ بولی

کیا مطلب

وہ لوگ نا سمجھی سے بولے

....ارے ابھی منگنی تو ہونے دیں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی کیوں عرفان بھائی ی

وہ ہنستے ہوئے بوگی اور آخری میں بھائی ی پر زور دیا

اب بھائی ی تو مت کہو کل منگنی ہے تم لوگوں کی

رانی بیگم بولی

منگنی ہے شادی نہیں خالہ..... منگنیوں کا کیا ہے آج ہے کل نہیں

نوری بولی وہ سب اِسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

کیسی باتیں کر رہی ہو تم عقل سے کام لو

راشدہ بیگم بولی

اماں جان سہی ہی کہاں ہے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے منگنی کے بعد پتہ لگتا کے بھئی لڑکے کی پہلے سے ہی شادی ہوئی ی ہے بلکے بچے بھی نکل آتے ہیں اور پھر منگنی ختم ہو جاتی

اس نے عرفان کو دیکھ کر بات مکمل کی رانی بیگم اور عرفان تو اچھل ہی اٹھے تھے

ککککیسی باتیں کر رہی ہو تم نور اااایسی وویسی کوئی ی بات نہیں ہے

عرفان گھبراتا ہوا بولا

تو میں نے کب کہا کے آپ کی پہلے شادی ہوچکی ہے میں نے تو ایک بات کی ہے بس

نور مسکرا کر اُسے دیکھتی ہوئی ی بولی

چچچلو بات ختم کرو عرفان جاؤ تم نوری کو مارکیٹ لے جاؤ شاپنگ وغیرہ کروادو

رانی بیگم نے بات بدلنے چاہی

ہاں ہاں چلو

عرفان ایسے بولا جیسے تیار ہی بیٹھا تھا بس رانی بیگم کے بولنے کا انتظار تھا

نہیں میرے پاس سب ہے الحمدُللہ مجھے نہیں جانا

نور بولی

چلی جاؤ نوری راشدہ بیگم بولی

اماں مجھے نہیں جانا بس

نور کھڑی ہوگی اور بولی

نوری.......راشدہ بیگم نے آنکھیں دیکھائی ی

اچھا لیکن رابی کو ساتھ لے کر جاؤ گی میں

نور بولی

کیوں بیٹا تم دونوں اکیلے جاؤ نہ کچھ باتیں بھی کرلینا رانی بیگم بولی

تو آنٹی رابی نے کونسا میرے منہ پر ٹیپ لگا دینی ہے اس کے سامنے بھی بات ہو سکتی ہے......میں رابی کو بولا کر لاتی ہوں آپ بس دو منٹ انتظار کریں بس عرفان بھائی ی

نور بولی اور ہوکر بھائی ی پر زور دیا اور وہاں سے چلی گی اور وہ تپ گیا

@@@@@@@@@@@@@

گاڑی روکے گاڑی روکے

نوری سامنے دیکھ کر بولی یہ رابی کے ساتھ پچھلی سیٹ پر ہی بیٹھی تھی عرفان نے ایک دم گاڑی روکی

کیا ہوا؟ دونوں نے بروقت پوچھا

وہ تیرا بھائی ی ہے نہ؟؟

نور نے سامنے اشارہ کرکے پوچھا جہاں وہ گاڑی کے پاس چکر لگاتا ہوا سگریٹ پی رہا تھا

ہاں یہ تو دریاب بھائی ی ہیں

رابی غور سے دیکھتی ہوئی ی بولی

کون دریاب؟؟ عرفان نے نا سمجھی سے پوچھا

ارے آپ کو نہیں پتہ یہ رابی کے بھائی ی ہیں ہم گاؤں انھیں کے گھر گے تھے بہت مزہ آیا قسم سے اتنے مہمان نواز لوگ ہیں یہ کے کیا بتاؤ اور یہ دریاب راجپوت ایسا کمال بند ہے کے کیا بتاؤ لڑکیاں مرتی ہیں اِن پر ہائے ئے کیا لوکس ہیں اِن کی.....ہائے پر افسوس ان کی شادی ہونے والی ہے

نور بولتی چلی گی اور عرفان تو عرفان رابیل بھی اِسے حیرت سے دیکھنے لگی لیکن جلد ہی معاملہ سمجھ کر اپنی ہنسی روکنے لگی اور عرفان اسے شکی اور غصے والی نظروں سے دیکھنے لگا

چلو نہ رابی ان سے پوچھتے ہیں وہ یہاں کیا کر رہیں ہیں وہ بولی اور رابیل کے ساتھ گاڑی سے اتری

عرفان دور کھڑے دریاب کو ناپسندگی نظروں سے دیکھنے لگا

یہ ہے امی کی نیک سیرت بھانجی......ضرور ان کے بیچ کچھ چل رہا ہے ورنہ اتنی طریفیں......ایک بار بس شادی ہونے دو تمھاری زبان کاٹ دوں میں اس شخص کا نام لینے پر

وہ بڑبڑایا اور گاڑی سے اتر کر ان کی طرف بڑھا

تم لوگ کیا کر رہی ہو یہاں کس کے ساتھ آئی ی ہو؟

دریاب نے انھیں دیکھا تو سگریٹ نیچے پھنک کر اسے پاؤں سے مسل دیا اور غصے سے بولا

بھائی ی وہ شاپنگ کر کے اب کھانا کھانے جارہے تھے

رابیل نے بتایا

یہ کوئی ی ٹائم ہے اور یہ لڑکا کون ہے دریاب نے غصے سے پوچھا

میرے منگیتر.....عرفان اور عرفان یہ ہیں رابیل کے بھائی ی دریاب راجپوت

نور مسکرائی ی اور عرفان کے پاس کھڑی ہو کر بولی

اُس کے یہ الفاظ چیر رہے تھے اس کے دل کو وہ بہت دور جارہی تھیں اُس سے ....آج پتہ لگا تھا کہ وہ اِسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر مر رہا تھا

ہیلو؟؟؟ عرفان نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی ی تو وہ ہوش میں آیا اور اس سے ہاتھ ملایا

بھائی ی آپ کیا کر رہے تھے یہاں

رابیل اس کی حالت سے واقف تھی اس لیے بات بدل دی

ووہ ببس گگاڑڑی خخراب ہھو گی تتتھی

وہ مشکل اس نے ٹوٹے ہوئے جملوں سے اپنی بات مکمل کی اُس کی زبان لڑکھڑا گی تھی لفظ گلے میں آٹک گے تھے وہ نہیں دیکھ سکتا تھا اُسے کسی کے ساتھ

تو آپ ہمارے ساتھ آجائے گاڑی تو اب صبح ہی ٹھیک ہوگی نہ

رابیل نے کہا

نہیں میں آجاؤ گا تم لوگ جاؤ مجھے کام سے جانا ہے

دریاب بولا

بھائی ی آجائے نہ...... عرفان بھائی ی آپ کہے نہ

رابیل بولی

ہاں یار آجاؤ ہمارے ساتھ

عرفان نہ چاہتے ہوئے بولا

بہت شکریہ مگر تم لوگ جاؤ میں نہیں آسکتا

دریاب بولا

آجائیں ہمارے ساتھ ہر وقت کی ضد اچھی نہیں ہوتی کبھی دوسروں کی بھی مان لیتے ہیں

کیوں رابی

نور بولی اس نے ایک نظر اسے دیکھا لیکن ساتھ کھڑے عرفان کو دیکھ تو آنکھیں بند کر لی

بھائی ی چلیں بھی مان لیا کریں رابیل بولی

چلیں مان لی آپ لوگوں کی

وہ بولا اور یہ لوگ گاڑی کی طرف بڑھے

@@@@@@

ارے آپ نے میری مہندی تو دیکھی نہیں

نوری کھانا کھاتی ہوئی ی بولی اور اپنے ہاتھ عرفان کے سامنے کیے دریاب نے اپنی آنکھیں جھکا لی تھی

میرا نام کیوں نہیں لکھا اپنے ہاتھ پر

عرفان دیکھتا ہوا بولا

ہاتھ پر لکھنے کی کیا ضرورت دل پہ لکھ لیا ہے یہی بہت نہیں ہے........نور بولی

مجھے بھوک نہیں ہے میں باہر ہو آپ لوگ کھا کر آجانا

دریاب بولا اور کھڑا ہوکر ہوٹل سے نکل گیا

رابیل کو ترس آرہا تھا اس پر.....پر وہ کر بھی کیا سکتی تھی جب وہ خود ہی کچھ کرنا نہیں چاہتے تھے

آپ لوگ باتیں کریں میں آتی ہوں

رابیل بولی اور اٹھ کر وہاں سے باہر کی طرف بڑھی

دریاب سامنے ہی کھڑا تھا

بھوک کیوں نہیں ہے؟

رابیل اس کے برابر کھڑی ہوکر بولی لیکن اسے دیکھا نہیں

نہیں جانتا .....وہ بولا

کیوں نہیں جانتے

رابیل سامنے سڑک پر جاتی گاڑیوں کو جاتا دیکھ بولی

.......نہیں جانتا

دریاب بولا

آپ کو وہ کسی اور کے ساتھ اچھی نہیں لگی نہ؟

رابیل بولی

نہیں جانتا....

دریاب اسی انداز میں بولا

بھائی ی روک لیں اُسے

رابیل بولی

نہیں روک سکتا

دریاب بولا

کیوں؟

رابیل نے پوچھا

نہیں جانتا......

دریاب بولا

اگر وہ آپ کے روکے کی منتظر ہوئی ی تو؟؟

رابیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا وہ خاموش کھڑا رہ گیا اور وہاں خاموشی چھا گی

@@@@@@@@@@

محبت تو پتوں کی سائیں سائیں کی طرح ہوتی ہے نہ دکھائی دیتی ہے نہ پکڑ میں آتی ہے بس اپنے حصار میں لے لیتی ہے

" ہاں کیوں نہیں لگانا چاہیے تھا ؟ انسان ہوں آخر دل تو لگا ہی سکتی ہوں"
ظاہر ہے عرفان میرے ہونے والے شوہر میں بہت خوش قسمت ہوں جو ان کا ساتھ مل رہا"
" ہے مجھے شکر ہے اللہ کا
"ہاتھ پر نام لکھنے کی کیا ضرورت ہے عرفان دل پہ لکھ لیا ہے یہی بہت ہے"

بسسسس.........

وہ زور سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا صبح کے 5:30 ہو رہے تھے لیکن نیند نے اب کہاں آنا تھا مسلسل رات والی باتیں اسے اپنے اردگرد کہتی ہوئی ی محسوس ہورہی تھی اور صبح کا خوف اسے سونے نہیں دے رہا تھا
خدا کے لیے بسسس.....جان چھوڑ دو میری، نہیں ہے مجھے محبت نہیں ہے مجھے محبتتت

وہ اتنی زور سے چیخا کے آنکھوں سے پانی..... نہیں شاید آنسو تھے

مجھے نہیں رہنا یہاں میں چلا جاؤ گا کل..... کل وہ بھی تو کسی اور کے نام کی آنگوٹھی پہن لے گی میں کبھی واپس نہیں آؤ گا کبھی نہیں

میں کیسی جیوں گا اس کے بغیر..... اُسے کسی کا کیسے ہونے دو

اے خدا میری تکلیف کم کر دے یا میری فریادیں سن لے گھیر لیا ہے مجھے اس نے

میرا دل بس اُسے ہی پانا چاہتا ہے مجھے بے شک مجھ سے مجھے چھین لے

میں لاکھ اپنے دل کو سمجھا لوں کے وہ اُس کے ساتھ خوش ہے میرا دل نہیں مانتا یہ بند ہو جائے گا

زندگی میں کبھی تجھ سے کچھ نہیں مانگا.... شاید کبھی کسی نے مانگنا سکھایا ہی نہیں یا پھر کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی مانگنے کی..... اور تجھ سے کچھ نہ مانگ کر میں نے تجھے ناراض کردیا

مجھے معاف کردیں اللہ تعالی اور مجھے وہ دے دیں جس نے مجھے تیری راہ دیکھائی ی میں تو اس راہ کو بھول چکا تھا اُس نے مجھے تجھ سے ملا دیا

میں مر جاؤ گا اُس کے بغیر اے خدا تُو رحیم ہے کریم ہے مجھ پر رحم کر دیں... میرے اس حال پر رحم کر دے یا مجھے اُس سے ملا دے یا اسے میرے دل سے نکال دے اللہ اُسے نکال دے میرے دل سے

میں اسے نہیں رکھ پاؤں گا محفوظ اور خوش، میں خود کو خوش نہ رکھ پایا آج تک تو اُسے کیا رکھو گا......اُس کے لیے یہ بہتر ہے کے وہ میرے دل سے نکل جائے ئے ئے ئے نکل جاؤ میرے دل سے میری زندگی سے تمھیں تمھارے رب کا واسطہ ہے میں مر جاؤ گا چلی جاؤؤؤؤؤ بولتے ہوئے نا جانے کب اس کی آنسو سے آنسو نکلنے شروع ہوئے اور اس کا پورا چہرا بھیگ گیا

.....نہیں ہوں میں اُس کے قابل

کھڑی کے پردے ہل رہے تھے شاید باہر بہت تیز ہوا چل رہی تھی اور سردیوں کی پہلی ہوا

وہ بیڈ سے اٹھا اور کھڑکی سے باہر جھانکتا ہوا آہستہ آواز میں بڑبڑایا

@@@@@@@@@@@

بابا آج بہت یاد آرہی ہے آپ کی کاش آج آپ ہوتے اور محبت سے میرے سر پر ہاتھ رکھتے اور میں مسکراہ دیتی.....آپ کو پتہ آج میں نے آپ کا لایا سوٹ پہنا ہے سب کہہ رہیں ہے میں " بہت پیاری لگ رہی ہوں.......کاش آج کے دن بس ایک بار آپ کے منہ سے میں "گڑیا کا لفظ سن پاتی.....آپ بہت جلدی چلے گے ہیں بابا......میں نا خوش ہوتے ہوئے بھی خوش ہوں کیوں کے اماں بہت خوش ہیں وہ تو جیسے پھر سے جی اُٹھی ہیں اُن کے چہرے پہ جو مسکراہٹ ہے وہ میں نے آپ کے جانے کے بعد پہلی دفعہ دیکھی ہے

آخر میں اُس کی پلکیں بھیگ گی صبح سے بخار تھا اسے میڈسن کھانے کے بعد اب بڑی مشکل اٹھنے کے قابل ہوئی ی تھی......رابیل نے اِسے تیار کر دیا تھا سب تیاریاں مکمل تھیں بس لڑکے والوں کے آنے کا انتظار تھا

تھوڑی دیر بعد جیسے ہی لڑکے والے آئے تو رابیل اسے باہر لے گی.....نور کی نظروں نے بس ایک ہی شخص کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ وہاں نہیں تھا کہی بھی نہیں پھر رابیل سے پتہ چلا کے دریاب صبح سے گاڑی ٹھیک کروانے گیا ہے جیسے ہی گاڑی ٹھیک ہوگی وہ وہاں سے چلا جائے گا واپس گاؤں.....یہ لفظ تکلیف دہ تھے اس کے لیے اور سوال بس یہی تھا کے آخر کیوں؟ کیوں جا رہا ہے وہ واپس ؟؟

نوری تجھے پتہ وہ جو راجو تھا نہ وہ اور اس کے ساتھی پکڑے گے ہیں......اور وہ سب اس ٹائم تھانے میں ہیں

رابیل اس کے پاس آئی ی اور اس کے کان میں بولی

شکر ہے اللہ کا.....کب؟ کیسے

(نور بولی)

یہ سب تو نہیں پتہ پر ابھی بھائی ی سے بات کر رہی تھی تو انھوں نے بتایا....اور تجھے پتہ میں کل بھائی ی کے ساتھ گاؤں جا رہی ہوں پرسوں نکاح ہے اُن کا

(رابیل نے بتایا)

ہر طرف خاموشی چھاگی یا شاید اس کے کان ہی کچھ سسننا نہیں چاہتے تھے اس کی آنکھوں سے خود بہ خود آنسو نکلنے شروع ہوگے تھے جیسے زندگی روک سی گی تھی رابیل کو اس کی یہ حالات دیکھ کر ترس آیا

ساتھ بیٹھے عرفان کی نظر اس پر پڑی

کیا ہوا نور... تم ٹھیک ہو؟؟

اُس نے اس سے پوچھا.....نور نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تو عرفان کو اس کی لال آنکھیں دیکھ کر خوف آیا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گی

ارے اِسے کیا ہوا؟

رانی بیگم نے اسے جاتا دیکھا تو راشدہ بیگم سے پوچھا

پتہ نہیں میں دیکھتی ہوں راشدہ بیگم پریشانی سے بولی اور اس کی طرف بڑھنے لگی تھی کے رابیل نے روکا

......آنٹی آپ یہاں مہمانوں کے پاس روکے میں دیکھتی ہوں

رابیل بولی اور نور کے کمرے کی طرف بڑھی

وہ سامنے بیڈ پر منہ نیچے کیے بیٹھی تھی

رابیل اندر گی اور دروازے کی کونڈی لگا کر اسکے پاس جاکر گی

نوری؟

وہ اُس کے سامنے کھڑی ہوئی ی اور اُسے پکارا

نور نے منہ اُٹھا کر اِس دیکھا اور براداشت جیسے ختم ہوگی وہ اٹھی اور اُس کے گلے گی اور آواز کے ساتھ رونے لگی

کیا ہوا میری جان ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟ بس بس چلو شاباش چپ کرو اب

رابیل اُسے چپ کرواتی ہوئی ی بولی اور اُسے خود سے جدا کیا اور بیڈ پر بیٹھا کر اُس کے برابر بیٹھ گی

بس شاباش رونا بند........ارے تمھیں تو بہت تیز بخار ہے

رابیل اس کے آنسو صاف کرتی ہوئی ی بولی اور اس کا گرم چہرا دیکھ کر پریشانی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی

کچھ کھایا بھی نہیں ہے تم نے ایک منٹ روکو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں

رابیل بولی اور اس کے پاس سے اٹھنے لگی تھی کہ نور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک دیا

مگر.......رابی میرا دل بہت گھبرا رہا ہے پلیز میرے پاس بیٹھی رہو بس

رابیل کی بات کاٹ کی نور بولی

ککککیا ہوا تم ٹھیک ہو ایک منٹ یہ لو پانی

رابیل پریشانی سے بولی اور پاس پڑا پانی اس کی طرف کیا

میں ٹھیک ہوں بس میرے پاس بیٹھی رہو

نور نے پانی کا گلاس پکڑا اور بولی

کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے نہ؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟؟ رابیل نے پوچھا

کککچھ غلططط ہونے والا ہے میں نہیں جانتی وہ کیا ہے لیکن کچھ بہت غلط ہونے والا ہے

اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی پورا جسم کے اندر سردی کی لہر ڈور رہی تھی جس سے وہ کانپنے لگی تھی

تمھاری طبیت بہت خراب ہے نوری پلیز مجھے باہر سے کی کو بولانے دو تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہوگا

رابیل پریشانی سے اس کا کانپتا جسم دیکھتے ہوئے بولی

ننننہیں ررابی مممیرے......رابیی

ابھی وہ بولی رہی تھی کے رابیل اٹھ کر باہر کیطرف بھاگی

آنٹی وہ....وہ نوری وہ اس کی طبیت بہت خراب ہے پلیز میرے ساتھ چلیں

باہر بھاگ کر گی اور سامنے کسی کی پرواہ کیے بغیر وہ سٹیج پر بیٹھی راشدہ بیگم سے بولی وہ وہ رابیل کے ساتھ اندر کی طرف بھاگی

ضرور یہ کوئی ی ڈرامہ کررہی ہے منگنی روکنے کے لیے.....اماں آج ہر حال میں منگنی کر میری دوبارہ یہ ہاتھ نہیں آئے گی اور پراپرٹی سمجھ ہاتھ سے گی

عرفان ساتھ بیٹھی رانی بیگم سے بولا

تم فکر ہی نہ کرو مجھے تو خود اِس کے چونچلے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے چل اندر جا کر دیکھے

رانی بیگم بولی اور عرفان کے ساتھ اندر کی طرف بڑھی

.....ککیا ہوا میری جان.......اتنا بخار کیسے ہوگیا

راشدہ نے اسے پریشانی سے دیکھا جو بخار کی شدت کی وجہ سے اب بے ہوشی میں جارہی تھی

عرفان بیٹا جلدی گاڑی نکالو نوری کو ہسپتال لے کر جانا ہے......بیٹا جاؤ نہ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو

راشدہ نے نور کو اپنی ساتھ لگایا اور کمرے میں آتے عرفان سے بولی

آآئے ئے ہائے اتنا رولا کیوں ڈال دیا ہے کچھ نہیں ہوا بھئی پیچھے ہٹو میں دیکھتی ہوں

رانی بیگم آگے بڑھی اور راشدہ بیگم سے نور کو جدا کیا اور بولی

رانی بہت تیز بخار ہے اِسے عرفان تم جا کیوں نہیں رہے

راشدہ بیگم کی آنکھوں سے اب آنسو نکل آئی ے تھے

آنٹی یہ کیا کررہی ہیں آپ کم سے کم تھوڑا سا تو خیال کریں

رانی بیگم نے بیگ سے رنگ نکالی اور نوری کی طرف بڑھی تو رابیل یہ دیکھ کر غصے سے بولی

ائے لڑکی تم چپ کرو تم سے مشورہ نہیں مانگا میں نے.......رانی بیگم بولی اور نور کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا دی

رانی تمھیں خدا کا واسطہ ہے اب تو عرفان سے کہو نوری کو ڈاکرڑ کے پاس لے جائے

راشدہ بیگم روتے ہوئے بولی

ارے بھئی اتنی سی بات پر کون ڈاکٹروں کے پیچھے بھاگتا ہے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرو خود ہی ٹھیک ہوجائے گی ٹھکاوٹ کی وجہ سے ہوگیا ہے بخار

چلو ہم چلتے ہیں کافی ٹائم ہوگیا ہے

وہ بولی اور اسی حالت میں چھوڑ کر اسے چلی گی وہاں سے مہمان بھی چلے گے سارے

آنٹی میں ابھی آئی ی گاڑی لے کر آپ نور کو چادر دیں......رابیل بولی اور بھاگتی ہوئی ی باہر کی طرف گی

سامنے سے آتی گاڑی کی طرف دھیان نہیں دیا تو وہ ایک دم اسے آلگی یہ بہت بری زمین پر گر گی گاڑی کی ہیڈلائیٹس بند ہوئی ی اور کوئی ی گاڑی سے باہر نکلا

رابیل.....اٹھو کیا کررہی تھی تم یہاں اکیلی

دریاب نے اسے اٹھایا اور پریشانی سے بولا

بھائی ی وہ اندر... بھائی ی نوری

رابیل کی ٹانگ پر کافی چوٹ آئی ی تھی تکلیف سے بڑی مشکل کھڑی ہوئی ی اور نور کے آگے اپنی تکلیف بھول گی

ککیا ہوا ہے اُسے؟ وہ ٹھیک ہے؟ رابیل بتاؤ؟ وہ ٹھیک ہے؟

دریاب پریشانی سے بولی

بھائی ی آپ بس گاڑی سٹارٹ کریں میں ابھی اسے لے کر آئی ی

رابیل بولی اور بڑی مشکل اندر کی طرف بڑھی

آنٹی چلیں جلدی......رابیل نے راشدہ بیگم سے کہا راشدہ بیگم اور رابیل نے اسے سہارا دیا اور باہر تک لے کر آئی ی

دریاب نے اس کو اس حالت میں دیکھتا تو اس کے ہاتھ ٹھنڈے ہونے لگے فوراً گاڑی کا دروازہ اُن کے لیے کھولا وہ اندر بیٹھ گی تو دروازہ بند کیا اور اپنے سیٹ کی طرف بھاگا اور بیٹھا اور گاڑی اُڑا لے گیا

اسے کسی کی فکر نہیں تھی ایک فکر تھی تو بس نور کی اس کے دل کی ڈھڑکنیں گاڑی سے بھی زیادہ تیز ڈور رہی تھی وہ لگ رہا تھا ایک دم روک جائی یں گی

@@@@@@@@

رات ایک بجے کے بعد جاکر اُس کی تھوڑی حالت بہتر اور بخار تھوڑا کم ہوا تو وہ ہوش میں آئی ی

وہ تینوں ہسپتال میں ہی تھے

رابیل اور راشدہ بیگم اس کے ساتھ اندر کمرے میں تھی اور وہ باہر کمرے کے سامنے ہی موجود تھا اور اندر سے کسی کے نکلنے کا منتظر.....

شکر ہے اللہ کا...... بھائی ی آپ گھر چلے جائی یں کل آپ نے گاؤں بھی جانا ہے

رابیل باہر آئی ی اور اُسے دیکھ کر بولی

ککیسی ہے وہ؟ دریاب یکدم کھڑا ہوا اور بولا

شکر ہے اللہ کا بہت بہتر ہے اب آپ چلیں جائے گھر پرسوں نکاح ہے آپ کا تو تیاریاں بھی تو کرنی ہو گی میں اور آنٹی ہیں یہاں

رابیل اسے دیکھ کر بولی جو بہت تھکا ہوا اور پریشان لگ رہا تھا

کیا ہوا تھا اُسے ؟؟

اُسے اِس ٹائم کسی کی پرواہ نہیں تھی یہاں تک کے اپنے نکاح کی بھی نہیں ......پرواہ تھی تو بس اُس کی جس کی حالت تھوڑی دیر پہلے والی دیکھ کر اُس کی جان نکل رہی تھی

پتہ نہیں بخار تھا اور ایک دم حالت اتنی کیسے بگڑ گی......رابیل نے بتایا

کچھ تو ہوا ہو گا نہ....اتنی حالت ایسے کیسے بگڑ گی ایک دم

درياب بولا

جہاں تک مجھے یاد ہے دن میں بخار چڑھ گیا تھا اسے لیکن رات کو......وہ سوچتی ہوئی ی بولی

اُس نے اپنے بابا کا لایا ہوا سوٹ پہنا تھا تیار بھی میں نے اُسے کیا تھا پھر مہمان آئے تو میں باہر آگی تھی آنٹی کے بولانے پر اور پھر جب اُسے لینے اندر گی تو وہ اپنے بابا کو یاد کر کے بہت رو رہی تھی اُس کی آنکھیں بہت لال ہوگی تھی میں نے بڑی مشکل اسے چپ کروایا تھا اور باہر لے جاکر عرفان بھائی ی کے ساتھ بیٹھا دیا تھا وہ خاموش تھی بلکل اتنی خاموش وہ آج تک نہیں رہی تھی.......یہاں تک سب ٹھیک تھا پھر.....رابیل بتاتی بتاتی روک گی

پھر؟ درياب نے اسے دیکھا اور پوچھا

آپ نے بتایا تھا نہ کال کر کے کے وہ راجا پکڑا گیا ہے.....تو میں نے اسے یہ بتایا تو وہ ایک دم بہت خوش ہوگی تھی پھر جب میں نے بتایا کے پرسوں آپ کا نکاح ہے تو وہ خاموش ہوگی میں

نے اسے بہت بار مخاطب کیا مگر وہ ایسے تھی جیسے وہاں ہو ہی نہ اور پھر ایک دم وہ اٹھ کر اندر چلی گی تھی

رابیل نے بتایا اور خاموش ہوگی دریاب بھی سوچ میں پڑ گیا تھا کے وہ اب کیا بولے یا اسے کیا بولنا چاہیے اس نے چپ چاپ سامنے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اور ایک قدم پیچھے ہوکر دیوار سے جا لگا اور نظریں چرا لی

بھائی ی بس کردیں اب وہ بھی نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر......پلیز اپنی اور اس کی زندگی برباد مت کریں

رابیل نے اسے دیکھ کر کہا

وہ تمھیں ڈاکٹر صاحبہ بولا رہی تھی جاؤ اُن سے مل لو......دریاب نے کہا

میری بات کا جواب یہ نہیں تھا..... خیر جائی یں آپ گھر پرسوں نکاح ہے آپ کا......اور یہاں ہم بہت ہیں اس کے لیے

رابیل طنزیہ بولی اور وہاں سے آگے کی طرف بڑھی دریاب خاموش رہا اور زمین کو گھورتا رہا

بہت ہمت کرکے روم کے دروازے کی طرف بڑھا.....اُسے بہت مشکل کھولا خاموشی میں ہلکی سی دروازے کی آواز آئی ی وہ اندر کی طرف بڑھا وہ سامنے ہی بیڈ پر سو رہی تھی یہ آگے بڑھا تو اِس کی نظر اُس کے لٹکتے ہاتھ پر پڑی جو بیڈ سے لٹک رہا تھا وہ قریب جاکر رک گیا اپنا ہاتھ اس

کے ہاتھ کی طرف بڑھایا تھا کے ایک دم روک گیا اور اِدھر اُدھر نظریں دھرائی یں تو ٹیبل پر پڑا اخبار نظر آیا تو یہ اس کی طرف بڑھا اور اُسے اٹھایا اور واپس بیڈ کی طرف بڑھا اخبار کو کناروں سے پکڑا اور اس کے بازو کے درمیان میں ڈالا اور اس کے ذریعے اُس کا بازو بیڈ پر رکھا اور جیسے ہی اُس کی نظریں اُس کے ہاتھ میں موجود آنگوٹھی پر پڑی وہ دو قدم پیچھے ہوگیا اُس کی گرفت مضبوط ہوگی تھی اخبار پر اتنی مضبوط کے اخبار پھٹ رہا تھا

بیٹا تم؟؟ راشدہ بیگم واش روم سے نکلی اور اسے کھڑا دیکھا تو بولی

ججججی ووووہہہ مییں پچچچائےئےئے کا پوچھنے آیا تھا آپ سے

وہ ان کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا

نہیں بیٹا بہت شکریہ

راشدہ بیگم پیار سے بولی

ٹھیک ہے آنٹی میں باہر ہی ہوں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور بتائیے گا

دریاب بولا اور کمرے سے نکل گیا

@@@@@@@@@@@@@

میں نہیں آسکتا اماں کتنی بار کہوں آپ کو میری مجبوری سمجھیں

دریاب نے فون کان سے لگائے کہا

لیکن دریاب تمھاری شادی ہے کل میں کیا جواب دوں گی سب کو

مبین بیگم پریشانی سے بولی

میں نہیں جانتا جو کہنا ہے کہہ دیں

دریاب بولا

لیکن دریاب ایسا نہیں ہوتا سب تیاریاں مکمل ہیں اور اب تم یہ سب......پہلے بھی تم نے یہی کیا تھا اور اب پھر.....آخر تم چاہتے کیا ہو

مبین بیگم بولی

میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا....اور نہ ہی میں کروں گا

دریاب بولا اور مبین بیگم کو جھٹکا لگا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو دریاب پاگل تو نہیں ہوگے

مبین بیگم بولی

.....ہاں میں ہوگیا ہوں پاگل

دریاب بولا اور فون کو کان سے ہٹا کر کال بند کر دی اور غصے سے موبائل بینچ پر پھنکا

@@@@@@@@@

وہ کیسی ہے اب

رابیل کمرے سے باہر نکلی تو دریاب نے کھڑے ہوکر پوچھا

آپ گے نہیں ابھی؟

رابیل ناراضگی سے اُس نظر انداز کرتی ہوئی ی بولی نہیں.....وہ کیسی ہے؟

دریاب بولا اور پھر سے پوچھا

آپ کی شادی ہے آج آپ گھر چلے جائی یں ہم بھی آدھے گھنٹے میں چلے جائی یں گے

رابیل بولی اور پھر سے اُسے نظر انداز کیا

وہ کیسی ہے رابیل؟ میں کچھ پوچھ رہا ہوں

دریاب سختی سے بولا

آپ کو کیا؟ وہ ٹھیک ہو یا نہ ہو

رابیل ناراضگی سے ہاتھ باندھ کر بولی اِسی دوران اُس کی نظر سامنے سے آتی رانی بیگم اور عرفان پر پڑی تو وہ دریاب کی بات سُنے بغیر اُن کی طرف بڑھی دریاب نے مڑ کر اُسے دیکھا

کیا کرنے آئے ہیں آپ لوگ یہاں؟ ہلکا سا تو بخار تھا گیلی پٹیاں کرنے سے اُتر جانا تھا نہ

رابیل اُن کے سامنے کھڑی ہو کر طنزیہ بولی

اے لڑکی اپنی حد میں رہ سمجھی نہ اور ہٹ ہمارے سامنے سے

رانی بیگم بولی اور سائیڈ سے گزر کر آگے کی طرف بڑھی اور کمرے میں چلی گی دریاب نے نا سمجھی سے یہ سب دیکھا تھا

رابیل اُن کے پیچھے کمرے میں گی تھی

نور نے اِن کو نفرت بھر نگاہوں سے دیکھا تھا

رانی؟ تم یہاں؟ آؤ بیٹھو

راشدہ بیگم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا

کیسی ہے اب میری بچی

رانی بیگم نور کی طرف بڑھی اور ماتھے پر پیار کرتی ہوئی ی بولی نور نے منہ موڑ لیا تھا

راشدہ پانی پلا دوں بہت ہی پیاس لگی ہے

رانی نے کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھا پانی نظر نہ آیا تو بولی

ابھی منگواتی ہوں تم بیٹھو

راشدہ بیگم بولی اور کمرے سے باہر چلی گی

کیا ہوا آنٹی؟ دریاب نے انھیں باہر نکلتے دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں بیٹا پانی چاہیے تھا

راشدہ بیگم بولی

آپ روکے میں ابھی لے کر آتا ہوں

دریاب بولا

بیٹا بڑا سہارا دیا ہے آپ نے مجھے.... ہمیشہ خوش رہو بہت اچھے بچے ہو بیٹا میں نہیں جانتی میری زندگی کتنی ہے لیکن ایک بات کا مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی میرے بعد آپ لوگوں کے ہاتھ میں محفوظ رہے گی اُس کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے آپ لوگوں نے......پتہ بیٹا میری بیٹی نہ بہت بہادر ہے لوگ اِسے منہ پھٹ بدتمیز کہتے ہیں لیکن بیٹا یہ دل کی بہت اچھی ہے اور جب باپ اور بھائی ی سر پر نہ ہوں تو منہ پھٹ ہونا پڑتا ہے ورنہ یہ دنیا کہاں جینے دیتی اکیلی عورتوں کو اپنے والد کے انتقال کے بعد سارے گھر کو اور مجھے میری نوری نے سنبھالا تھا آپ بھی کہہ رہے ہو گے کے پانی کا کہنے آئی ی تھیں اور اپنی بیٹی کی طریفیں کرنے بیٹھ گی ہیں

راشدہ بیگم بولتی چلی گی ناجانے کیوں ان کا دل بھرا ہوا تھا

ننہیں آنٹی آپ مجھ سے کچھ بھی کسی بھی وقت کہہ سکتی ہیں اپنا بیٹا سمجھ کر

دریاب پیار سے بولا

خوش رہو بیٹا راشدہ بیگم بولی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ پانی لینے کے لیے چلا گیا راشدہ بیگم وہاں ہی کھڑی رہی

ویسے فضول میں ہی لے آئی ی راشدہ تمھیں ہسپتال....پیسہ ہی ضائع کیا
رانی بیگم اِس کے پاس بیڈ پر بیٹھتی ہوئی ی بولی
پیسہ آپ کے بیٹے کا نہیں تھا جو آپ کو اتنا دکھ ہو رہا ہے
رابیل غصے سے بولی نور اُس کی طرف دیکھ کر مسکرائی ی تھی
ویسے اگر پراپرٹی کا مسلہ نہ ہوتا اور اِس کی پہلی بیوی نے اسے بیٹا جم دیا ہوتا تو تھوکتی بھی نہ تم لوگوں پہ
رانی بیگم بولی ان تینوں کو جھٹکا لگا تھا نور رابیل اور دروازے کے پاس کھڑی راشدہ بیگم
تم لوگوں کو کیا لگا میں اپنا امریکہ سے پڑھ کر آیا بیٹا آرام سے تم لوگوں کے حوالے کر دوں گی؟
جن کو پورے خاندان میں سے کوئی ی منہ بھی نہیں لگاتا
رانی بیگم بولتی چلی گی اور اُن کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گی
تمھاری ماں نے بھی پسند کی شادی کی تھی نہ تُو بھی اپنی ماں کی طرح بدکردار ہے پتہ نہیں کہاں کہاں چکر چلا رہی ہے پتہ نہیں کتنی لڑکے پھنسا رکھے ہوں گے اپنی ماں کی طرح اور تو اور
وہ ابھی بول ہی رہی تھی راشدہ بیگم بہت زور سے زمین پر بے ہوش ہو کر گری
اماں....ں....ں......آنٹیییی

رابیل اور نور بروقت دروازے کی طرف بھاگی رانی بیگم اور عرفان نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا

امانننننن اٹھیں نہ امانننن کیا ہوا آپ کو......پلیز آنکھیں کھولے

اُس کی جان نکل رہی تھی دریاب نے یہ سب دیکھا تو بھاگتا ہوا وہاں آیا

دددددرریاااااب اااا مممماں.....ڈڈڈڈاااکٹر

اُس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے لفظ منہ سے نکل ہی نہیں رہے تھے دریاب نے ہاتھ میں پکڑی بوتل سے پانی اُن کے چہرے پر پھنکا مگر اُن کو ہوش نہ آئی ی تو دریاب نے اُن کو اٹھا کر بیڈ پر ڈالا اور نور اور رابیل ڈاکٹر کو بولانے کے لیے بھاگی رانی بیگم اور عرفان ایک دوسرے کے کانوں میں کچھ بولتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گے وہ دونوں ڈاکٹر کو لے کر وہاں پہنچی تو ڈاکٹر نے اِن کو باہر انتظار کرنے کا کہا اور خود اندر داخل ہوئی ی

مجھے بھی جانے دوں پلیز میری اماں اندر ہیں اکیلی میں ان کو اکیلی کیسے چھوڑ دوں

نور نے روتے ہوئے التجا کی مگر نرس نے دروازہ بند کر دیا

رابی.....اماں

اس نے ترستی ہوئی ی نگاہوں سے رابیل کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے اُن لوگوں کو دیکھا اور آنکھوں میں خون لیے اُن کی طرف بڑھی

میں جان سے مار دوں گی تم دونوں کو اگر میری اماں کو کچھ بھی ہوا تو سمجھے تم دونوں......دفعہ ہو جاو یہاں سے چلے جاؤؤؤؤؤؤ

وہ زور سے چیخی

چلو بھئی عرفان یہ تو پاگل ہو گی ہے

رانی بیگم نے عرفان سے کہا اور یہ لوگ وہاں سے چلے گے رابیل اِس کی طرف بڑھی

چلے جاؤ یہاں سے.....چھوڑ دو ہمارا پیچھا کیا بگاڑا ہے ہم ماں بیٹی نے....جاؤ یہاں سے

وہ اُن کی پشت دیکھ کر بولی اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گی

رابیل اُس کے پاس بیٹھی تو اُس کو گلے لگا لیا

سوری اِن کو بہت شدید قسم کا ہارٹ اٹیک آیا تھا ہم نہیں یہ زمین پر گرتے ہی انتقال کر گی تھیں پھر بھی ہم نے بہت کوشش کی مگر جو اللہ کو منظور

ڈاکٹر نے دریاب کو بتایا اور وہاں سے چلی گی

" بیٹا بڑا سہارا دیا ہے آپ نے مجھے.... ہمیشہ خوش رہو بہت اچھے بچے ہو بیٹا میں نہیں جانتی میری زندگی کتنی ہے لیکن ایک بات کا مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی میرے بعد آپ لوگوں کے ہاتھ میں محفوظ رہے گی اُس کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے آپ لوگوں نے "

دریاب کو اُن کی آخری ملاقات یاد آئی ی وہ تو پہلے ہی اپنی زمہ داری اُسے سونپ گی تھی لیکن وہ جس سب کو بس اُن کے دل کا غبار سمجھ رہا تھا اب سمجھ آئی ی تھی اُن کی باتوں کی سمجھ..... زندگی اور موت کا کیا بھروسا ہے موت تو آنی ہی ہے مگر اے اللہ کسی اپنے کے ہاتھوں آئی ی ہوئ ئی موت بڑی تکلیف دیتی ہے وہ کتنی ہی دیر اُن کا چہرہ دیکھتا رہا وہ اُس کو کیسے بتائے گا کے اُس کا آخری سہارا بھی ختم ہو گیا وہ خاموشی سے کمرے سے بے جان قدموں کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا سامنے ہی وہ ترستی ہوئ ی نگاہوں سے اِسے دیکھ رہی تھی پھر بھاگتی ہوئ ی اِس کے پاس آئی ی

ککیا ہوا ہے؟ دررریبیااببب اااامممااننن ٹٹھھیییک ہہییں نہ؟

کاپتی ہوئ ی زبان سے اُس نے پوچھا وہ بس اُسے دیکھتا رہا...... کہتا بھی تو کیا کہتا؟

ٹھیک ہیں وہ پریشان مت ہو

دریاب اُسے سچ بتانا چاہتا تھا مگر زبان اُسے اور تکلیف دینے کے لیے تیار نہیں تھی

شکر ہے اللہ تیرا...... میں مل کر آتی ہوں

وہ حیران تھا کے اُسے اِس کی اتنی سی بات پر یقین آگیا تھا

اااا ببببھی نہیں.....ووہ ابھی میڈسن کی وجہ سے نیند میں ہیں ایسے ان کے سامنے جاؤ گی تو وہ پریشان ہو جائی یں گی.......رابیل اِسے گھر لے جاؤ میں آنٹی کو لے کر آتا ہوں

دریاب نے کہا

لیکن اماں سے مل تو لینے دیں

نور ترستے لہجے میں بولی

نور بات مانو ابھی گھر جاؤ میں لے کر آرہا ہوں نہ اُنھیں گھر چلو شاباش گھر جاؤ تمھیں اِس حالت میں دیکھ کر اُن کی پھر طبیت خراب ہوگی تو؟

دریاب نے اُسے کسی بچے کی طرح سمجھایا

اااایبیبیلللک بااااررر دددیییکھ لو؟ اپنی اامماں کو؟ مممجججھے سلللکون آججائے گگا پھر پکا گگگھر چلی ججاؤ گگی

وہ کسی بچے کی طرح زد کرتی ہوئی ی بولی تو دریاب نے سر ہلا دیا اُس کا دل بھر آیا تھا اُس کی حالت دیکھ کے وہ نہیں جانتا تھا جب اُسے سب سچ پتہ لگے گا تو وہ کیا کرے گی

اُس نے دروازے سے جھانکا اور روتے ہوئے بھی مسکراہ دی دریاب نے اشاروں میں رابیل کو سچ بتا دیا تھا جیسے سن کر اس کی آنکھیں بھر گی

اماں جلدی گھر آجاؤ.....آپ کو پتہ ہے نہ مجھے اکیلا رہنا نہیں آتا..... سچی اب آپ کو بلکل بھی تنگ نہیں کروگی برتن بھی خوشی خوشی دھو دوں گی س آپ ٹھیک ہو جائیں میں گھر جاکر صفائی وغیرہ کرتی ہوں دیکھنا آپ خوش ہو جائیں گی اوکے میں انتظار کررہی ہوں آپ کا جلدی آجائیں.......وہ اندر جھانکتی ہوئی بڑبڑائی ی اور مڑی تو رابیل نے اپنے آنسو چھپا لیے دریاب کی بھی آنکھیں نم ہوگی تھی یہ سب دیکھ کر

تم کیوں رو رہی ہو پاگل اماں ٹھیک ہوگی ھیں میری اماں بھلا مجھے چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہیں اُس نے رابیل کے آنسو دیکھے اور بولی اتنے میں رابیل کے والد اِن کو لینے آگے تھے تو یہ دونوں ان کے ساتھ چلی گی دریاب نے میسج پر انھیں سب بتا دیا تھا

@@@@@@@@@@@@

رابی کی بچی...کہا ہے نہ کسی کام کو ہاتھ نہ لگا میں خود سب کروں بھی مجھے پتہ تُو یہ سب اماں کے سامنے نمبر بنانے کے لیے کر رہی اِس بار تو نمبر میں ہی بناؤ گی

رابیل نے اُس کی حالت دیکھی جو جب سے ہسپتال سے آئی ی تھی کام کر رہی تھی اب بھی جھاڑو دے رہی تھی تو رابیل بیڈ کی چادر درست کرنے لگی تھی کے اُس نے روک رک دیا

مت کر یہ سب......بس کر دے یار

رابیل نے اُس کے ہاتھ سے جھاڑو لیا اور بولی وہ جتنا بھی برداشت کرنے کی کوشش کرتی تھی نور کی حالت دیکھ دیکھ کر ہمت ختم ہوجاتی تھی وہ نہیں برداشت کر پائے گی یہ سب

بیٹا مجھے پتہ ہے تجھے بڑا مزہ آتا ہے جب اماں مجھے جوتا مارتی ہیں اور اب بھی تُو یہی چاہتی ہے نہ کہ اماں گھر آکر گند دیکھے اور مجھے جوتی پڑی

نور ہنستے ہوئے بولی وہ ہنس رہی تھی مگر پلکیں خود بہ خود بھیگی جا رہی تھیں

نہیں کہے گی وہ کچھ........اب وہ کبھی کچھ نہیں کہے گی

اُس کی ہمت ختم ہوگی تھی اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے وہ بولتی ہوئی ی اِس کے پاس آئی ی

کککککییووں ککچھ نہیں کککہے گگی مممیری ااامماں ہہیں مییں جانتتی ہووں اُنھیں

اُس کا دل ڈوب رہا تھا وہ لڑکھڑاتی زبان سے بولی

کککیااا ہہوووااا ہہے تتتمہیں؟ اااوورر ییہ تتییییرررراا ببھائی ی مممیری امماں کو لے ککر ابھی تک ککککییوں نننہیں آآیا؟ فففوون کررر اُسے اووور ببول جلدی آآآئے مممیری امماں کو لے کککر

وہ لڑکھڑاتی ہوئے لہجے میں بولی اتنے میں باہر سے ایمبولینس کی آواز آئی ی اِس کی جان نکل رہی تھی

بھائی ی آگے.....رابیل بولی اور دروازہ کھولنے کی طرف بڑھی وہ وہاں ہی کھڑی ترستی نگاہیوں سے دروازہ کھولنے کے بعد باہر کا منظر دیکھ رہی تھی رابیل اِس کے پاس واپس آئی ی اور اِس کا ہاتھ مظبوطی سے پکڑ لیا نور نے اُس کے ہاتھوں کی مضبوطی محسوس کی تو خالی آنکھوں سے پہلے اُس کا ہاتھ دیکھا پھر اُس کا چہرہ وہ آنسوں سے بھرا ہوا تھا پھر واپس سامنے دروازے کی طرف دیکھا وہاں اب سٹیچر کو گھر کے اندر لا رہے تھے وہ رابیل سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر دو قدم پیچھے ہوگی نظروں وہاں ہی تھی رابیل نے اُس کے پاس جاکر اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھا

نننہیں.....نہیں..... نہییں پیچھے ہٹ جاؤ مجھ سے

وہ رابیل سے دور ہوئی ی اور زور سے چیخی

میری جان سنبھالو خود کو

رابیل نے اُسے زبردستی گلے سے لگا لیا اور بولی

دور رہو مجھ سے.....کہا نہ دور رہووو

اُس نے خود کو رابیل سے دور کیا اور بھاگتی ہوئی ی سٹیچر کے پاس گی وہاں کھڑے احمد صاحب کو ترستی نگاہوں سے دیکھا

اااننںلکہ کللل آآآپ لللوگ تتو ممییری ااامماں کو لا ررر ہے تتھے ننہ پپھر ییہہ ککلگووون ہییں

ممییری اامی ککہاں ہہییں

اُسے احمد صاحب سے پوچھا وہ اپنے ہوش میں تھی ہی کہاں

بیٹا ہمت سے کام لو اللہ کو شاید یہی منظور تھا

انھوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہہ

کککیوں ہمت سے کامم للوں مییں ییہ میری اممی ہہیں ہی ننہیں.....ددرریاب آآپپ ننے مجھے گھھر بھجاا تتھا ننہ اوور کہا تھا ککہ میںنں تمھارری امی ککو لے کرر آتا ہہوں تتو کہاں ہہیں ممیری امی ببتتائییں مجمجھے ممیرری ااامماں ککہاں ہہیں

وہ زور سے چیخی اور دریاب کی طرف بڑھی جو خاموش نظریں جھکائے کھڑا تھا

مممیںں خخوود ہی لے آآآتی ہووں اپنی امی کو.....وہ چیخی اور گرتی ہوئی ی دروازے کی طرف بڑھی

رابیل اور فاریہ بیگم نے اُس پکڑا مممممی

چچھووڑڑڑے مجھے ے ے اااا

وہ بلند آواز چیخی وہ چیخ اتنی دردناک تھی کے سب کی آنکھیں بھیگ گی تھی

میرا بچہ ہوش کرو راشدہ نہیں رہی اِس دنیا.....وہ جا چکی ہیں ہم سب کو چھوڑ کر

فاریہ بیگم نے اُسے اپنے سینے سے لگایا اور حوصلہ دیا

نہیںںں سبب جھوٹ کہہ رہیں ہیں میری امی مجھے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتی ممممیییییییی ا

وہ اُس سے علیحدہ ہوئی اور چیختی ہوئی زمین پر بیٹھ گی

ممممیییی نہ جائیں مجھے چھوڑ کے ااااا

وہ اتنی زور سے چیخی کے اُس کا دل پھٹے والا تھا رابیل کے پاس آکر بیٹھ گی

رررابی دیکھ نہ امی نہیں اٹھ رہی اُٹھا نہ میری امی کو ممممییییی اااااا

وہ روتے ہوئے بولی اور چیخی

اممی نہیں جانا تھا مجھے چھوڑ کر آپ نے.....ااا مممیی اُٹھ جائیں آپ کو اللہ کا واسطہ ہے اُٹھ جائیں میں کیسے.......جیوں گی ااا مممیی بابا بھی چھوڑ کر چلے گے آپ تو مت جائیں...... مممیں کیاا کروں گی

وہ چیخی ہوئی بولی اور زور سے اپنے بال نوچے

راابی اُٹھ دے امی کو پلیز اُٹھا دے اُنھیں بول نہ کے مت جائیں مجھے چھوڑ کر وہی تو جینے کا سہارا تھی میرے اب میں کیا کروں گی ممممیییی اااا

وہاں موجود سب کی آنکھیں نم ہو گی تھی کسی کے پاس بھی وہ الفاظ نہ تھے جن سے وہ اُس کو حوصلہ دے سکتے اِسی دوران رانی بیگم فرہان کے ساتھ رونے کا ڈرامہ کرتی ہوئی ی گھر میں داخل ہوئی ی نور نے اُن کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور گرتی ہوئی ی ان کی طرف گی

کیا کرنے آئے ہو تم لوگ....مار دیا میری ماں کو اب بھی چین نہیں آیا...میری ماں کی موت کا یقین نہیں آیا ہو گا تو سوچا میت دیکھ کر تصلی کرلو ہینا؟

کھا جانے والے لہجے میں وہ بولی ان کو اس سے خوف آنے لگا تھا

آآخری دیدار کرنے......رانی بیگم بولنے لگی تھی کے اس نے بات کاٹی

آخری دیدار؟ میری ماں کو مار کے اب اُن کی میت سے معافی مانگنے آئی ی ہو تاکہ تمھاری آخرت سنور جائے؟ میں اُن کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے کبھی بھی تم لوگوں کو اپنی ماں کا چہرہ نہیں دیکھنے دوں گی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ے ے ے ے......وہ زور سے چیخی

ایسے کیسے نہیں دیکھنے دوں گی چہرہ وہ میری بہن تھی

رانی بیگم بولی

بہن؟ ہاہاہاہا بہن ہاہاہا

وہ بولی اور پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی

جاؤ یہاں سے ورنہ اپنی ماں کی میت کے ساتھ تم دونوں کی میتیں بچھا دوں گی نکل جاؤ یہاں سے ے ے میری ماں کو تو مار دیا تم لوگوں نے لیکن میری بدعا ہے تم لوگوں کو موت بھی نصیب نہیں ہوگی وہ غصے سے چیخی اِس سے پہلے کے اُن میں سے کوئی ی کچھ کہتا دریاب اُس کے آگے آکر کھڑا ہوگیا

شرافت سے چلے جاؤ ورنہ طریقے اور بھی بہت آتے ہیں....دریاب غصے سے اپنی جیب سے پستل نکال کر بولا وہ دونوں منٹ سے پہلے غایب ہوگے وہاں سے

مار دیا میری ماں اِنھوں نے مار دیا.....وہ بے ہوشی کی حالت میں بڑبڑائی ی اور ایک دم بے ہوش ہوکر زمین پر گر گی

@@@@@@@@@@@

میری جان تھوڑا سا کھانا کھا لو بس تھوڑا سا

جنازہ جب سے لے کر گے تھے اُسے ہوش ہی نہیں آرہا تھا رابیل اُس کے پاس کمرے میں موجود اُسے کھانا کھلانے کی کوشش کررہی تھی

ددددوورر ررہو مممجھ سے

وہ ہوش میں آئی ی اور رابیل کو دیکھ کر ایک دم اُٹھی اور اُس سے دور ہوکر بیٹھ گی

میں کیوں دور ہوں اپنی جان سے میں تو ہمیشہ تمھارے ساتھ رہو گی

رابیل اُس کے پاس ہوئی ی اور اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی ی بولی

ججھھوٹٹ جھوٹ تتم سسبب جھووٹے ہو میرے بابا بھی کہتے تھے کے وہ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے مگر وہ چلے گے پھر ااا ممی بھی کہتی تھی کے وہ مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی مگر دیکھو وہ چلی گی تم بھی چلی جاؤ گی سسبب چچھووٹ ببولتے ہیںں ککوئی ی کسی کا خیال نہیں کرتا یہ تک نہیں سوچتا کے اگلا بندا کیسے جیے گا چلی جاؤ تم بھی یہاں سے جاؤؤؤؤ

وہ بولتی ہوئی ی بچوں کی طرح رونے لگی

میں اپنی جان کو چھوڑ کر کبھی کہی نہیں جاؤ گی رابیل اسے چپ کرواتی ہوئی ی بولی

رابیل وہ آنٹی بولا رہی ہیں باہر

دریاب اندر آکر بولا تو رابیل باہر کی طرف بڑھی دریاب اندر داخل ہوا تھا نور نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا

چھوڑ آئے میری امی کو؟ نور نے بہتی آنکھوں کے ساتھ دیکھتے ہوئے پوچھا

ہہمممم.....وہ چاہ کر بھی اس کا دکھ ختم نہیں کرسکتا تھا

کیوں چھوڑ آئے اُنھیں؟

وہ اپنی ہوش میں نہیں تھی اُس کے دماغ پر بہت گہرا اثر ہوا تھا وہ خاموش رہا....جواب دیتا بھی تو کیا؟

مجھے بھی چھوڑ آئی ہیں وہاں

اس نے جیسے التجا کی تھی وہ پھر خاموش رہا

پلیز چھوڑ آئی ہیں نہ مجھے وہاں میری امی اکیلی ہوں گی میں ان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی وہ وہاں اکیلی ہوں گی نہ

وہ روتے ہوئے بولی

نہیں میری جان آنٹی کے ساتھ انکل ہیں نہ وہاں وہ اکیلی نہیں ہیں

رابیل کمرے میں داخل ہوئی ی اور بولی

ہاں....امی اور بابا تو ایک ساتھ ہوں گے تو مجھے کیوں اکیلا چھوڑ گے وہ......خود دونوں چلے گے میری پرواہ ہی نہیں کی

وہ بڑبڑائی ی اور چھت کو گھورنے لگی آنسو تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

خدارہ ماں باپ کی قدر کریں ماں باپ کی اہمیت ان سے پوچھو جنھیں ماں باپ سے ملنے کے لیے قبرستان جانا پڑتا ہے --اللہ پاک ہم سب کے والدین کو سلامت رکھے !..آمیـــــــن

@@@@@@@@@@@@@

.........ایک سال کے بعد

کسی کے چلے جانے وقت کہاں روکتا ہے مرنے والوں کے ساتھ مرا تو نہیں جاسکتا لیکن ان کو بھولایا بھی تو نہیں جاسکتا اور ماں باپ کو رشتہ تو پھر وہ رشتہ ہے جسے چاہ کر بھی ہم نہیں بھولا سکتے وہ زندہ ہو تو گھر آباد ہوتا ہے اور دنیا سے رخصت ہوکر وہ قبرستان آباد کر دیتے ہیں

وہ بھی ایک سال میں کہاں سنبھال پائی ی تھی فاریہ بیگم نے اور رابیل نے تو بہت اسرار کیا کے وہ اُن کے ساتھ اُن کے گھر میں رہے دو تین دن تو رہ لیا اُس نے لیکن پھر واپس آپنے گھر میں آگی جہاں اُس کی زندگی کی سب کی خوبصورت یادیں تھی اُس کے ماں باپ کی یادیں تھی جنہیں وہ چاہ کر بھی بھول نہیں پائی ی تھی بس اِس سال میں اُس نے پڑھائی ی میں دل لگا لیا تھا اور اللہ کے نزدیک وہ پہلے سے بھی زیادہ ہوگی تھی ایم اے کے آخری سال کا رزلٹ تھا آج اُس کا اور رابیل کا

نور رزلٹ دیکھنے کی بجائے گراؤنڈ میں ہی روک گی تھی رابیل اپنی اور اُس کا رزلٹ دیکھنے گی تھی

ننننننوووورری........رابیل خوشی سے اِس کی طرف آئی ی

پاس ہوگے ہم؟

اُس نے بس اتنا ہی پوچھا

ہاں میں تو پاس ہوگی ہوں پر تُو نے پوری یونیورسٹی میں ٹوپ کیا ہے ٹوپ

رابیل خوشی سے بولی

گھر چلیں؟ اُس نے کوئی ی خوشی ظاہر نہیں کی اور پوچھا

تمھیں خوشی نہیں ہوئی ی؟

رابیل جانتی تھی کے راشدہ بیگم کے انتقال کے بعد وہ بہت بدل گی تھی لیکن حیران ہوئی ی تھی کے اُسے اپنے ٹوپ کرنے کی زرا بھی خوشی نہیں ہوئی ی تھی جب کے پہلے جب رزلٹ آتا تھا وہ پورے پورے نمبر لے کر پاس ہوتی تھی تب بھی اس سے خوشی سنبھالی نھیں جاتی تھی آج ٹوپ کرنے پر وہ بلکل خاموش تھی

ہوئی ی ہے خوشی.....گھر چلتے ہیں مجھے جوب کے لیے بھی جانا ہے

نور بھی اسے تھوڑے دن پہلے ہی ایک بہت اچھی نوکری ملی تھی اور اب اُس کی ڈگری مکمل ہونے پر اُس کی پرموش تھی جس سے اُسے گھر اور گاڑی دی جانی تھی

......تم بہت بدل گی ہو یار

رابیل اُسے دیکھ کر بولی

حالات انسان کو بدل دیتے ہیں خیر چلو جلدی

نور مسکراہ کر بولی اور اس کے ساتھ آگے کی طرف بڑھی

@@@@@@@@@@@@@@

رابیل واپسی پر زبردستی اسے ہوٹل لے آئی ی تھی اس کی خوشی منانے کے لیے

بہت فٹ کھانا ہے

رابیل کھانے کی طریف کرتی ہوئی ی بولی

ہھہم......وہ بس مسکراہ دی

نوری تو نھیں جانتی تیری یہ چپ مجھے مار رہی ہے اندر ہی اندر تمھیں وہ دن یاد ہیں جب تم اتنا بولتی تھی کے میں سنتی سنتی تھک جاتی تھی مگر تم کبھی بولتی بولتی نہیں تھکتی تھی اور اب میں ترس جاتی ہوں تیری باتیں سُننے کے لیے

رابیل اداسی سے بولی

مجھے بھی یاد ہیں وہ دن....جب میں تمہیں دن بھر کی داستان سناتی تھی، آج میں نے یہ کیا...وہ کیا...یہاں گی ...وہاں گی آج امی نے ڈانٹا، آج میں روئی، آج میں بہت خوش ہوں، آج ،بہت اداس ہوں

...ایسے کیا ....ویسے کیا، آج میرے سر میں درد ہے

،بولنے پر آتی تھی تو چپ کرنا بھول جاتی تھی

تم بھی چپ چاپ سنتی رہتی تھی میری پاگل باتیں، بلکے کبھی کبھی تم بھی تنگ آجاتی تھی

مگر اب کسی سے کچھ کہنے کا دل ہی نہیں چاہتا، کتنی ہی تکلیف ہو.....کتنا ہی دکھ ملے... کسی کو نہیں سناتی، میں نے اپنی ذات کو دفن کردیا ہے

امی کے چلے جانے کے بعد میں نے چپ رہنا سیکھ لیا اس لیے اب بولنے کا دل ہی نہیں کرتا

نور مسکراتی ہوئی ی بولی

مجھے پیاری والی نوری ہی پسند تھی

رابیل بولی

مجھے بھی.....اب باتیں چھوڑ کے کھانا کھاؤ مجھے کام پہ بھی جانا ہے میڈم

نور مسکراہ کر بولی اور کھانا کھانے لگی

@@@@@@@@@@

بہت مبارک ہو رانا صاحب آپ کا خواب پورا ہوگیا ہے

وہ اپنی ساتھیوں کے ساتھ اپنے گاؤں میں بننے والے کالج کو دیکھ رہا تھا ساتھ کھڑا آدمی بولا تو

اُس نے اُسے دیکھا اور آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی اور بولا

الحمدُللہ

اُس نے مسکراہ کر کہا

ویسے سائیں آپ نے لڑکوں کی تعلیم پر تو اتنا غور کبھی نہیں کیا پھر لڑکیوں کے لیے کیوں؟

شہباز اِس کے چہرے کا سکون دیکھ کر بولا

مجھے کبھی کسی نے ایک بہت خوبصورت بات کہی تھی کہ قوم کی ترقی تعلیم یافتہ ماؤں کے بغیر ناممکن ہے۔ اگر اس ملک کی خواتین تعلیم یافتہ نہ ہوں تو تقریباً آدھے لوگ جاہل ہو جائیں گے۔ لڑکیوں کے لیے تعلیم انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ انہیں ایک ایسے فرد کے طور پر تیار کرتی ہے جو معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، اچھی طرح باخبر اور خود مختار ہوتی ہے۔ یہ وہی ہیں جو بچوں کی پرورش کا باعث بنتے ہیں اور راستے میں ان کی تعلیم کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ ''جو ہاتھ جھولا ہلاتا ہے وہی دنیا پر حکمرانی کرتا ہے' ' ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک ماں اپنے بچوں کی زندگیوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہاں لوگ لڑکیوں کو تعلیم نہیں دینا چاہتے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کو تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ تعلیم خواتین کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ خواتین آنے والی نسل کی مائیں ہیں اگر خواتین ان پڑھ رہیں تو آنے والی نسلوں کو بے شمار چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اگر ہم معاشرے کو ایک درخت سمجھیں تو مرد اس کے مضبوط تنا کی مانند ہیں جو عناصر کا مقابلہ کرنے کے لیے درخت کو سہارا دیتا ہے اور عورتیں اس کی جڑوں کی مانند ہیں۔ پرورش

کرنے والا اور وہ جو معاشرے کو اکٹھا رکھتا ہے۔ جڑیں جتنی مضبوط ہوں گی درخت اتنا ہی بڑا اور مضبوط ہوگا۔

دریاب نے سوچتے ہوئے نور کی بات لفظ بہ لفظ دھرائی ی

سائیں آپ کے استاد نے بتائی ی ہوگی پکہ ورنہ اتنا مطالعہ اور کس کے پاس ہو سکتا ہے

شہباز بولا

ہاں......وہ بولا اور سوچنے لگا استاد ہی تو تھی وہ میری مجھے اللہ اور انسانیت کی راہ دیکھنے والی استاد ہی ہو سکتی ہے

پتہ نہیں کیسی ہوگی وہ؟ ایک سال بیت گیا اُسے دیکھے ہوئے پتہ نہیں کیسی ہوگی کیا کرتی ہوگی اکیلی کیسی رہتی ہوگی آخری بار جب دیکھا تھا تو وہ بہت تکلیف میں تھی پتہ نہیں اُس کی تکلیف کم ہوئی ی ہوگی یا نہیں........وہ سوچتا ہوا دل میں بولا اور ایک لمبی سانس لے کر آسمان کی طرف دیکھا

@@@@@@@@@

رات کے سات بجے کا وقت تھا جب دروازے پر دستک ہوئی ی

ضرور رابی ہوگی......اُس نے ہانڈی کے نیچے سے چولہا بند کیا اور دروازے کی طرف بڑھی اور بغیر پوچھے دروازہ کھولا کیوں کے وہ جانتی تھی اس ٹائم بس رابیل ہی آسکتی تھی

ہیلو ڈیر کزن.....سامنے کھڑے عرفان نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر کہا تاکہ وہ دروازہ بند نہ کر دے

تتتم؟ تمھاری جرت کیسے ہوئی ی یہاں آنے کی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے

نور اُسے دیکھ کر آگ بگولہ ہوگی اور غصے سے بولی

ارے میری پیاری کزن اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا کول ڈاؤن

اُس نے جھٹکے سے دروازہ پورا کھولا اور اندر داخل ہوا

تمھیں سمجھ نہیں آرہا نکل جاؤ یہاں سے......کرنے کیا آئے ہو یہاں

نور اُس کی طرف تیز قدم اٹھاتی ہوئی ی بڑھی اور بولا

بھئی میں نے سوچا کوئی ی خیر خبر ہی پوچھ آؤ کیوں تمھیں میرا آنا اچھا نہیں لگا نوری

وہ ہنستے ہوئے بولا

میں تمھاری زبان نوچ لوگی اگر دوبارہ اپنی گھٹیا زبان سے میرا نام بھی لیا تو

نور غصے سے بولی

یہ دروازہ کیوں کھولا ہے؟ ضرور رابیل گی ہو گی اتنی بار بولا ہے بچیوں کو کے دروازہ کھولا نہ رکھو کرو

احمد صاحب کام سے گھر واپس آئے تھے کے نور نے گھر کا دروازہ کھولا دیکھا تو بڑبڑائے اور اپنے گھر کے اندر داخل ہوئے

بیٹا تم یہاں؟ سامنے ہی بیٹھی رابیل کو دیکھ کر وہ حیرت سے بولے

کیوں کیا ہوا بابا......رابیل کھڑی ہوتی ہوئی ی بولی

وہ ساتھ والے گھر کا دروازہ کھولا تھا میں سمجھا تم وہاں گی ہو....اگر تم یہاں ہو تو وہاں......؟

انھوں نے بولتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی اور پریشانی سے گھر سے باہر بھاگے رابیل بھی ان کے پیچھے بھاگی اور نور کے گھر کے اندر گی

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ تم کیا لینے آئے ہو یہاں

احمد صاحب اُس کو دیکھ کر سختی سے بولے رابیل فورا نور کے پاس آکر کھڑی ہوگی تھی

اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں

وہ اپنا کالر ٹھیک کرتا ہوا بولا اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتا احمد صاحب کا ہاتھ اٹھ گیا تھپر کی آواز گونجی

آئی ندہ میں نے تمھیں اس گھر کے آس پاس بھی دیکھا نہ تو پولیس میں کمپلین کر دوں گا سمجھے تم......احمد صاحب غصے سے بولے

ہاہاہاہا پولیس؟ ڈی سی سے بہت اچھی جان پہچان ہے کہو تو بات کروا دوں؟ بڈھے جس پولیس کا تُو مجھے ڈراوا دے رہا ہے نہ وہ میری جیب میں ہیں....آئی کچھ سمجھ یا نہیں؟

عرفان ہنستے ہوئے بولا

میں تمھیں کہہ رہا ہوں نکل جاؤ یہاں سے

احمد صاحب غصے سے بولے

ہاں ہاں جا رہا ہوں جا رہا ہوں پر ایک بات میں یاد رکھنا میں واپس ضرور آؤ گا یہ نور پہلے مجبوری تھی اب زد ہے اور عرفان شاہ خوب جانتا ہے اپنی زد کو پورا کرنا......اور یہ جو تھپڑ مارا ہے نہ اس سے تُو نے میرے اندر کا شاہ باہر نکالا ہے اب میں تم لوگوں کو بتاؤ گا کے عرفان شاہ کس چڑیا کا نام ہے

اُس نے احمد صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور وہاں سے چلا گیا تو احمد صاحب نور کو اپنی طرف لے گے

@@@@@@@@@@@

میں اتنی کوشش کرتا ہوں اُسے بھولانے کی مگر ہر روز وہ اور دل اور دماغ پر قبضہ کرلیتی ہے

کبھی سنا تھا نفسیات کی رو سے دیکھا جائے تو اگر ہم کسی شخص کو بھولنا چاہے تو اُسے بھُلانے میں ہمارا دِماغ اِکیس دِن لیتا ہے مگر نفسیات کا یہ اُصول صرف اور صرف دِماغ کے لیے ہی ہے ، جب کہ دِل کا کوئی اُصول نہیں ہوتا ، بات جب دِل کے معاملے پر آن ٹکے تو تب سو سال بھی کم پڑ جایا کرتے ہیں کسی کو بھولانے کے لیے

اے اللہ میں جانتا ہوں میں جتنا مرضی نیک بن جاؤ اُس کے قابل نہیں ہوسکتا ہم جتنا بھی خود کو بدلنا چاہے اتنا ہی ہمارا ماضی سائے کی طرح ہمارے ساتھ چلنے لگتا ہے

دس بجنے والے تھے وہ ابھی بھی اپنے گھر کی بجائے سلطان کی طرف موجود تھا وہ بدل گیا تھا اب وہ سب کو حیران کر دیتا تھا

دریاب اُس سے نکاح کر لے.......

سلطان نے کہا تو دریاب نے نظریں اٹھا کر دیکھا

نکاح اُن سے ہوتے ہیں جن کے قابل آپ ہوں

اُس نے نظریں جھکا لی اور بولا

محبت میں قابلیت نہیں دیکھی جاتی محبت دل سے کی جاتی ہے

محبت مجھے ہے اُسے تو نہیں......وہ تو مجھے کوئی ی آوارہ سمجھتی ہے

دریاب نے زمین کو گھورتے ہوئے کہا

اُس نے کبھی تجھ سے کہا ہے کہ اسے تم سے محبت نہیں ہے؟ بلکے اُسے چھوڑ تُو نے کبھی اُسے نہیں بتائی اپنے دل کی بات....دریاب وہ لڑکی ہے وہ سیدھی بات کیسے کرے گی کیسے کہے تجھ سے کہ تیرے بغیر مر جائے گی تیرے علاوہ کچھ نہیں چاہیئے اسے یہ ساری باتیں تو مرد کرتا ہے نہ

عورت !تو ساری عمر پہلیوں میں ہی باتیں کرتی ہے

سلطان اُس کے پاس بیٹھا اور سنجیدگی سے بولا

وہ اور دور ہوجائے گی مجھ سے.....اور نفرت کرنے لگی گی

یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ایسا نہ ہو؟ اور ویسے بھی سال ہوگیا شکل تک نہیں دیکھی تُو نے اُس کی اور کتنا دور ہوگی بلکے سب چھوڑ ابھی کال کر اُسے فورا

سلطان بولا

نمبر نہیں ہے میرے پاس اس کا دریاب نے کہا

کیا؟ تیرے پاس اُس کا نمبر بھی نہیں ھے؟ کیا عجیب چیز ہو تم رانا صاحب خیر تجھ سے یہ امید رکھی جاسکتی ہے تُو ایک کام کر رابیل کو فون کر اور اُس سے نمبر مانگ

سلطان بولا اور موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑایا

پپپاگل تو نہیں ہو گیا میں کیسے مانگ سکتا ہوں وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں

دریاب فورا بولا

یہی سوچے گی کہ اس کا بھائی ی اُس کی دوست کو بھابھی بنانا چاہتا ہے اُس کی

سلطان شرارتی انداز میں بولا بولا

نننہیں میں یہ نہیں کرسکتا

دریاب بولا

دریاب میں تیرے رکھ کے مارو گا ایک شرافت سے کال کر اور ہاں کال سپیکر پر رکھی

لیکن میں کہو گا کیا؟-

وہ پریشانی سے بولا

تُو کال تو کر مینٹل انسان......سلطان بولا تو دریاب نے کال ملائی ی اور موبائل سپیکر پر کیا کافی

دیر بیل جاتی رہی مگر کسی نے کال نہیں اٹھائی ی

شکر ہے......دریاب نے لمبا سانس لیا اور موبائل بند کر کے رکھا

بیٹا کوئی ی بات نہیں کل پھر صیح

سلطان اسے دیکھ کر بولا

فلحال میں چلتا ہوں اب اللہ حافظ

دریاب بولا اور اس سے مل کر نکل گیا

@@@@@@@@@@

مممممیییی

!!!!

وہ نیند سے چیختی ہوئی ی اٹھی اُس کا چہرہ پسینے سے بھرا ہوا تھا وہ اُٹھ کر بیٹھی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی پاس سو ہوئی ی رابیل اُس کی چیخ سے اٹھی اور اِس کی حالت دیکھ کر کھڑی ہوئی ی اور کچن سے پانی کا گلاس لے آئی ی

پانی پیو میری جان.....سب ٹھیک ہے تم نے بس کوئی ی خواب دیکھا ہے دیکھو میں تمھارے پاس بیٹھی ہوں

رابیل نے پانی اسے پکڑایا اوراپنے ڈوپٹے سے اُس کا چہرا صاف کیا وہ بہت گھبرائی ی ہوئی ی تھی

رررابی رراابی

اس نے لڑکھڑاتی زبان سے کچھ کہنا چاہا

جی میری جان.....کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے

رابیل اُس کے منہ پر آتے بالوں کو اُس کے کان کے پیچھے کرتی ہوئی ی بولی

مممااررر ددیا انھوں نے مممیری امی کو

وہ بولی اور بچوں کی طرح روتے ہوئے اس کے گلے لگ گی اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا

سنبھالو میری جان خود کو ایسے خود کو کمزور کرو گی تو ان کو اور شے ملے گی تمھیں ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے ان کا

رابیل اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولی

میں کیسے مضبوط بنو میری مضبوطی تو میری امی تھیں ان کے بعد مجھے اس دنیا سے بہت ڈر لگنے لگا ہے یہ دنیا بہت ظالم ہے رابی امی مجھے ہمیشہ کہتی تھیں کے یہ دنیا کسی کی نہیں ہوتی وہ بلکل ٹھیک کہتی تھیں اس دنیا میں غیر تو غیر ہیں ہمارے اپنے ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں

نور اس سے الگ ہوئی ی اور بولی

میں تمھاری مظبوطی بنو گی جانی اور ہم دونوں مل کر سب کا مقابلہ کریں گے پھر دیکھتے ہیں کس کی جرت ہوتی ہے ہماری طرف آنکھ اٹھانے کی ہم وہ ساری آنکھیں نوچ دی گے جو ہمارے اوپر اٹھے گی

رابیل اسے حوصلہ دیتی ہوئی ی بولی

رابی مجھ سے دور رہا کرو مجھ سے مت اتنا پیار کرو میں پہلے ہی سب کو کھو چکی ہوں

نور اُسے دیکھتی ہوئی ی بولی

......چل چپ کر بندر دی مامی

رابیل بولی تو وہ مسکرا دی

دیکھ لے تو نے ہمیں بھی نواری زبان پر لگا دیا ہے ہاہاہا رابیل اپنی ہی جملے پر ہنس دی

تمھیں ہی لگایا ہے اور کسی کو تو نہیں

نور مسکراہ کر بولی

مجھ سے زیادہ تو دریاب بھائی ی لگ چک ہیں تیری اس نواری زبان پر اُس میں نے کال کی تو کوئی ی پاس تھا اور اُس پر غصہ نکال رہے تھے تو اُسے بات کے اختتام پر کہتے بھاڑ میں جاو یا گٹر میں گر جاؤ ہاہاہاہا میں ہنس ہنس کے پاگل ہوگی ان کی اس بات پر

رابیل ہنستے ہوئے بولی تو اُس نے کچھ کہا نہیں بس مسکرانے لگی

تجھے پتہ رابی بھائی ی نے خود کو بہت بدل لیا ہے اب وہ غصہ بھی بہت کم کرتے ہیں اور سب سے مزے کی بات وہ اب ہنسنے لگے ہیں یہاں تک کہ کوئی ی بات نہ بھی ہو تو ایسا قہقہ لگاتے ہیں کے اگلا بندا خود بہ خود ہنسنے لگتا ہے جیسے پہلے تُو کرتی تھی اور تو اور بھائی ی تو نیک بھی بہت ہوگے ہیں پتہ وہ اب چھ وقت کی نماز پڑھتے ہیں

رابیل ہنستے ہوئے بتاتی گی اور وہ سنتی گی

تہجد بھی؟ نور نے حیران ہوکر پوچھا

ہاں نہ تہجد بھی وہ بھی روز

رابیل نے بتایا

ماشاءاللہ یہ تبدیلی آئی ی کس کی وجہ سے

نور نے پوچھا

ہے ایک لڑکی پتہ اُس لڑکی نے پتہ نہیں ایسا کیا جادو کیا ہے میرا پورے کا پورا بھائی ی بدل گیا ہے

رابیل نے بتایا

اللہ اُن کی محبت اُن سے ملا دے بہت خوش قسمت ہیں وہ جن کو ان کی محبت نے اللہ کی راہ دیکھائی ی اور وہ لڑکی تو بہت ہی خوش قسمت ہوگی جس کی وجہ سے وہ بدل گے

نور نے نظریں جھکالی اور بولی

اب شاید سو جانا چاہیے پھر فجر کے لیے اٹھا نہیں جائے گا میں نے فضول میں تمھاری نیند خراب کی سوری

نور بولی اور واپس لیٹ گی

سو جا اس سے پہلے کہ میں چپیڑیں مارنے لگ جاؤ تجھے

رابیل بولی اور لائیٹ بند کر کے اس کے برابر لیٹ گی

@@@@@@@@@@@@@

میرے خیال میں احمد اب ہمیں نور کے بارے میں کچھ سوچنا چاہیے

صبح ناشتے کے بعد نور اپنے گھر چلی گی تو فاریہ بیگم بولی

کیا مطلب ؟ وہ نا سمجھی سے بولے

دیکھیں وہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہماری رابی کی طرح ہے پہلے مجھے اس کی اتنی ٹینشن نہیں تھی لیکن کل جو سب بھی ہوا اس کے بعد میں ڈر گی ہوں جو بند گھر تک پہنچ سکتا ہے وہ کچھ بھی کرسکتا ہے کل تو ہمیں پتہ لگ گیا لیکن اگر اللہ نہ کرے اس نے کچھ غلط کر دیا پھر

فاریہ بیگم پریشانی سے بولی

فاریہ میں خود رات سے یہی سب سوچ رہا ہوں سمجھ نہیں آرہا میں کرو تو کروں کیا میں اسے تحفظ دینے کی پوری کوشش کررہا ہوں پر چاہ کر بھی پوری طرح اسے تحفظ نہیں دے سکتا

احمد صاحب پریشانی سے بولے

اسے ایک مضبوط سہارا چاہیے میرے خیال میں ہمیں اس کی شادی کر دینی چاہیے

فاریہ بیگم بولی

لیکن مما یہ کیسے ہو سکتا ہے رابیل بولی

اور اگر وہ شادی کے لیے نہ مانی کیوں کے اس کی منگنی عرفان سے ہوچکی ہے نہ

احمد صاحب بولے

بابا وہ بس نام کی منگنی تھی نہ وہ خوش تھی اور نہ ہی آخری وقت میں راشدہ آنٹی اگر وہ زندہ ہوتی تو فورا رشتہ ختم کر دیتی پر افسوس اللہ نے انھیں اتنی محلت ہی نہ دی

خیر بیٹا یہ تو نور ہی بہتر بتا سکتی ہے کہ وہ چاہتی کیا ہے کیوں کے اب اس کا اکیلا رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے میں آج ہی رشتے والی کو کہتی ہو رشتے کے لیے جیسے ہی کوئی ی اچھا رشتہ ملتا ہے تو نور کی اجازت سے اس کی شادی کر دوں گی

فاریہ بیگم بولی

مما وہ......رابیل کہتی کہتی روک گی

کیا ہوا کچھ کہنا چاہتی ہو؟ کہو نہ روک کیوں گی

فاریہ بیگم بولی

مما وہ رشتہ ہے ایک رابیل نے ہمت کر کے بتایا وہ نہیں جنتی تھی اس کے بعد کیا ہوگا

کیا؟ نور کسی کو پسند کرتی ہے؟ فاریہ بیگم نے پوچھا

ارے نہیں نہیں لیکن وہ پسند کرتے ہیں نور کو

رابیل ہچکچاتی ہوئی ی بولی

کون ہے وہ؟ تم جانتی ہو اُسے؟

احمد صاحب نے پوچھا

بابا آپ بھی جانتے ہیں انھیں اور ماما آپ بھی

رابیل بولی

کون ہے ؟؟ ان دونوں نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پوچھا

وہ ددریاب بھائی ی

رابیل نے ایک دم سے بول دیا وہ دونوں حیران رہ گے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

کیا کہہ رہی ہو رابیل تمھیں یہ دریاب نے خود بتایا ہے ؟؟ فاریہ بیگم حیرت سے بولی

جی وہ میں نے ان کو پکڑ لیا تھا تو انھیں بتانا پڑا

رابیل بولی

مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا اپنا دریاب کسی کو پسند کرسکتا ہے

فاریہ بیگم بولی

لیکن اگر یہ ہوجائے تو بہت اچھا ہو جائے گا اس بچی کو ایک مضبوط سہارا مل جائے گا

احمد صاحب بولے

ہاں جی اور کیا ہماری تو ساری پریشانی ہی ختم ہو جائے گی رابی یہ بات اور کس کس کو پتہ ہے ؟؟

بھابھی کو پتہ ہے ؟ فاریہ بیگم بولی

ارے نہیں نہیں میرے علاوہ کسی کو نہیں پتہ اور آپ پلیز ان کو یہ بات نہ بتانا کے میں نے آپ لوگوں کو یہ سب بتایا ہے

رابیل بولی

میں آج ہی بات کرتی ہوں بھابھی سے

فاریہ بیگم بولی

ہاں تم بھابھی سے بات کرلو میں پھر دریاب سے خود بات کروں گا

احمد صاحب بولی رابیل خاموشی سے وہاں سے اٹھی اور اپنے کی طرف بڑھی کیوں کے اس سے خوشی برداشت کرنا مشکل ہوگیا تھا

@@@@@@@@@@@@

نوری فون دیکھ کس کا آرہا ہے

رابیل کچن میں برتن دھو رہی تھی کہ اپنے فون کی آواز سن کر نور کو آواز لگائی ی

اچھا دیکھتی ہوں.....نور صوفے سے اٹھی اور اس کے کمرے میں جاکر ابھی موبائل کو پکڑنے لگی تھی کے دریاب بھائی ی کا نام جگمگایا وہ وہی روک گی پھر کچھ سوچ کر موبائل کو چارجنگ سے اتارا موبائل لے کر کچن کی طرف بڑھی

یہ لو......موبائل اس کی طرف بڑھایا اور بولی

تیرا دماغ سہی ہے ؟ ہاتھ دیکھ بھی ہی ہے نہیں فارگ پھر بھی کال ہے کس کی

رابیل نے پوچھا

تمھارے بھائی ی کی......نور نے بتایا

تو کال اُٹھاو نہ بچارا میرا فون بج بج کے پاگل ہو رہا ہے

رابیل نے مصروفیت بھرے لہجے میں کہا

میں کیسے اٹھاو؟ نور بولی

او بہن کال اٹھانی ہے بندا نہیں اُٹھ اور بتا دے کے میں مصروف ہوں

رابیل بولی

لیکن؟ اچھا.....کچھ دل میں آتے ہی اس نے کال اٹھائی ی دوسری طرف اُس نے سلام کیا

تھا وہ انجان تھا کے فون کی دوسری طرف رابیل نہیں بلکے نور ہے

وَعَلَیکُم السَّلاَم رابی برتن دھو رہی ہے فری ہوکر آپ کو کال کر لے گی اوکے اللہ حافظ

اُسے نے اتنی سپیڈ میں کہہ کر کال بند کی کے رابیل نے اسے مڑ کر دیکھا تھا

بول دیا......کال بند کر کے لمبا سانس لیا اور بولی

بہت مہربانی....رابیل طنزیہ بولی

موبائل کہاں رکھو؟ نور نے پوچھا

میرے سر پر.....رابیل تپ کر بولی

دیکھ لے گر نہ جائے میں رکھ دیتی ہوں

نور مسکراہ کر بولی

چلی جا یہاں سے تجھے تو میں یہ کام کر کے پوچھتی ہوں رابیل تپ کر بولی تو نور وہاں سے چلی گی

اُس نے موبائل کو کان سے ہٹایا موبائل کو دیکھتا رہا وہ وہی تھی جس سے وہ ایک سال سے چھپ رہا تھا اُس امید نہیں تھی کے ایسے اچانک یہ سب ہو جائے گا ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیلی اور وہ موبائل بیڈ پر پھینک کر خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا اور مسکراہ کر چھت کو گھورنے لگا

@@@@@@@@@@@@

میں اپنی زندگی کے اس مقام پہ ہوں,جہاں مجھے اپنے دل کی کیفیت لفظوں میں اتارنا نہیں آتا,جائے نماز پر دیر تک بیٹھی رہتی ہوں اس وقت دماغ جیسے بلائنڈ ہوجاتا ہو,اللہ کو کچھ بتانے یا مانگنے کے لئے الفاظ نہیں ہوتے رو رو کے آنکھیں اندھی ہوتی جارہی ہیں اب رونا بھی نہیں آتا بس بیٹھی رہتی ہوں اور سوچتی ہوں اللہ تو ویسے ہی میرے دل کے حال سے واقف ہے,اسے تو سب معلوم ہے جو میں سوچتی ہوں,جو میں چاہتی ہوں.میرا اللہ تو سب جانتا ہے جو دعائیں میں

لفظوں میں بھی کہہ نہیں پاتی میرا اللہ تو وہ سب بھی جانتا ہے..میں اپنی زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے اب وہ مقام ہے زندگی ویران سی ہوگئی ہے میرے پاس کھونے کے لئے نا کوئی حسرت,ناکوئی خواب ناکوئی اپنا کچھ بھی بچا ہی نہیں,دل کے اندر جتنی بھی حسرتیں تھیں ایک ایک کرکے سب ختم ہوگئیں,

لیکن دل کے کسی ایک کونے میں بہت اندر ویسی ہی موجود سی رہتی ہیں جو لمحہ تکلیف میں اضافہ کرتی ہیں.ایسے جیسے کسی نے کوئی بہت نوکدار خنجر دل کے آرپار کردیا ہوبلکہ نہیں وہ نوکدار خنجر بھی اتنی تکلیف نہیں دیتا جتنی یہ عجیب سی کیفیت دیتی ہے پتہ نہیں کونسا روگ لگائے بیٹھا ہے یہ دل..یہ کیفیت اتنی سرد ہے کہ نماز بھی برقرار رہتی اور اللہ سے کچھ کہنے بھی نہیں دیتی,

زندگی کوبدتر بنانے کے لئے بہت تلخ لیکن موت سے تھوڑی سی کم.صرف ایک قدم پیچھے بس اتنی پیچھے کے روح نہیں نکلتی,موت نہیں آتی..ہاں میں کہتی ہوں اور مانتی بھی ہوں اللہ سب دیکھ رہا ہے سن رہا ہے..پھر بھی میں کہنا چاہتی ہوں بتانا چاہتی ہوں کے اب بس_ تھک گئی ہوں صبر اتناساتھا صبر کا دامن چھوڑتی جا رہی ہوں,میں ڈرتی ہوں یہ تکلیف مجھے باغی نا کر دے گناہ گار ہونے سے ڈرنے لگی ہوں کیونکہ اب خود پر ضبط نہیں رہا..میں کہنا چاہتی ہوں رونا چاہتی ہوں اپنی ازیتوں کا,بے بسی کا,زخموں کا,لیکن اتنی بے بس ہوں کے رو بھی نہیں سکتی.آنسوں نہیں

آتے ہستی ہوں , بہت ہستی ہوں,اتنا ہستی ہوں کے بس,ازیت دیتی ہوں خود کو.. میں کہنا
..چاہتی ہوں اللہ سے تا کے تھوڑا سا ایک لمحے کو ہی سہی سکوں ملے
لیکن سکون نہیں آتا,کونسا گناہ ہے نہ جانے جس کی سزا کاٹ رہی ہوں لیکن ختم نہیں ہو
..رہی.بے بسی کی انتہا ہے کہ کسی سے کچھ کہہ نہیں سکتی کہہ دوں تو کوئی سمجھنے والا نہیں ہے
وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی آخری میں اس کی پلکیں بھیگ گی تھی

@@@@@@@

دریاب میں نے تمھارے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے
مبین بیگم اس کے کمرے میں آکر بولی او بیڈ پر بیٹھی
کب کرنی ہے شادی؟ دریاب نے پوچھا
پہلے مل تو لو لڑکی سے مبین بیگم حیران رہ گی تھیں اس کے جواب پر
آپ مل چکی ہیں؟ دریاب نے پوچھا
ہاں مل چکی ہوں ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے
مبین بیگم بولی
جب اور جہاں نکاح کرنا ہو بتا دینا آپ میں تیار ہوکر پہنچ جاؤ گا
دریاب موبائل پر کچھ لکھتا ہوا بولا

لیکن دریاب ایک بار دیکھ تو لو لڑکی بعد میں تمھیں پسند نہ آئی ی تو

مبین بیگم حیرت سے بولی

آپ کو پسند ہے تو ملنے کی کیا ضرورت ہے آپ بس تاریخ رکھ کے بتا دیجیے گا....میں اب چلتا ہوں

مجھے ڈیرے پر بھی جانا ہے

دریاب بولا اور کمرے سے نکل گیا اور مبین بیگم حیران و پریشان وہاں بیٹھی رہ گی

@@@@@@@@@@@@

کون؟ دروازے پر دستک ہوئی ی نے نور نے دروازے کے پاس کھڑی ہوکر پوچھا

بیٹا میں ہوں فاریہ...فاریہ کی آواز سن کر اس نے دروازہ کھول دیا

آئیے نہ آنٹی سب خیریت؟

نور انھیں دیکھ کر بولی اور انھیں اندر جا کر بیٹھایا

بیٹا ایک بات کرنی تھی آپ سے

فاریہ بیگم بیٹھی اور بولی

جی کریں آنٹی سب خیریت ہے؟

نور نے پوچھا

بیٹا یہ بات بھابھی زندہ ہوتی تو وہ کرتی مگر خیر جو اللہ کو منظورہ..فاریہ بیگم بولی

آپ بھی میری امی جیسی ہی تو ہیں آپ کچھ بھی کہہ سکتی ہیں مجھے نور نے کہا

بہت شکریہ میرا بچہ......بیٹا میں نہیں جانتی تمھیں میری بات کیسی لگے یا تم اُس کا کیا مطلب سمجھو مگر تم میری رابی کی طرح ہو میرے لیے بس اسی حق سے یہ بات کرنے جارہی ہوں میں فاریہ بیگم بولی

سب خیریت ہے آنٹی؟ نور نے پریشانی سے کہا

بیٹا میں اور تمھارے انکل چاہتے ہیں کہ تمھاری شادی کر دیں......نور کو ایک چپ لگ گی تھی وہ سی یادیں بہت سے لمحے یاد آئے تھے اُسے

بیٹا جب سے عرفان یہاں سے ہو کر گیا ہے ہمیں پریشان رہتے ہیں کہی وہ کچھ غلط نہ کر دے فاریہ بیگم پریشانی سے بولی

آنٹی اب وہ یہاں آئے گا تو اپنی ٹانگوں پر واپس نہیں جائے گا آپ لوگ پریشان نہ ہوں نور نے مسکراہ کر کہا

بیٹا عورت جتنی مرضی بہادر ہوجائے رہتی وہ عورت ہی ہے جیسے جنگل میں شیرنی راج نہیں کرسکتی اسے بھی ایک مضبوط سہارا یعنی کہ شیر چاہیے ہوتا ہے اسی طرح عورت جتنی مرضی بہادر

ہو جائے اسے مضبوط سہارا ایک محرم مرد ہی دے سکتا ہے...بیٹا ہم زبردستی نہیں کریں گے اگر تم عرفان سے شادی کرنا چاہتی ہو تو ہمیں پھر بھی کوئی ی اعتراض نہ ہو گا

فاریہ بیگم اس کے ہاتھ کو اتنے ہاتھ میں لے کر پیار سے بولی

میں اپنی ماں کے قاتل سے کیسے شادی کرنا چاہوں گی....نور بولی

ہہمم ہمارے دریاب سے شادی کرو گی؟

فاریہ بیگم کے اچانک اس سوال نے اُسے ہلا کر رکھ دیا تھا

آآنٹی ییہ کییسے ہو سکتا ہے

وہ گھبراتی ہوئی ی بولی

کیوں نہیں ہوسکتا؟ کوئی ی کمی ہے کیا اُس میں؟

فاریہ بیگم بولی

ننہہییں آنٹی میرا مطلب وہ نہیں تھا میں ان کے قابل نہیں ہوں وہ کہاں آسمان کے ستارے ہیں اور میں زمین کی خاک

نور افسوس سے بولی

کون کس کے قابل ہے یہ فیصلہ تو خدا کا ہے نہ ہم انسان کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے اگر اللہ نے تم دونوں کا ساتھ لکھا ہے تبھی تو بات یہاں تک پہنچی ہے

فاریہ بیگم نے اُسے پیار سے سمجھایا

اُن سے پوچھا ہے یہ آپ نے؟ کیا کہا انھوں نے

نور نے پوچھا

ہاں جی پوچھ لیا ہے اُسے کوئی ی عتراض نہیں ہے

فاریہ بیگم بولی

لیکن وہ رابی نے بتایا تھاکہ وہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں......آنٹی میں زبردستی مصلت نہیں ہونا چاہتی ان پر.....زبردستی کے رشتے زیادہ دیر چل نہیں سکتے

نور بولی

بیٹا وہ فیصلہ زبردستی نہیں کیا جارہا جو ہوگا تم دونوں کی خوشی سے ہوگا

آنٹی جیسا آپ بہتر سمجھیں......میں چائے بنا کر لاتی ہوں آپ کے لیے

نور بولی اور کھڑی ہوئی ی

ہمیشہ خوش رہو بیٹا فاریہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ماتھا چوم کر پیار سے بولی تو وہ کچن کی طرف بڑھی

وہ زبردستی یہ شادی کر رہیں ہیں انھیں تو محبت ہے کسی اور سے اور محبت بھی ایسی جس نے اُنھیں بدل ڈالا ہے.......میں کیسے ساری زندگی ایک ایسے انسان کے ساتھ گزاروں گی جو پہلے سے

ہی کسی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہے......دریاب راجپوت غلط کر رہے ہو تم تین زندگیاں برباد ہوجائے گی اس لڑکی کے ساتھ بہت برا کر رہے ہو نکاح اسی سے کرتے نہ جس سے محبت تھی مجھے کیوں بیچ میں لا کر کسی کی بد دعائی یں لگا رہے ہو میں کیوں کسی کا حق ماروں پتہ نہیں وہ کتنا پیار کرتی ہوگی ان سے

وہ چائے بناتے ہوئے اِسی سوچ میں کھوئی ی ہوئی ی تھی

@@@@@@@@@@@@

رات ساری وہ بہت پریشان رہی صبح اٹھتے ہی رابیل کو کال ملا لی

ہیلو بھابھی جی.......ہائے نوری تو جانتی نہیں ہے میں کتنا زیادہ خوش ہوں میری سب سے بڑی خواہش تھی تجھے اپنی بھابھی بنانے کی اور فائی نلی.......رابیل کال اٹھاتے ہی شروع ہو گی

چپچپپپپ......تجھے میں نے اس سب کے لیے کال نہیں کی یار پہلے سن تو لو عجیب ہو کال اٹھاتے ہی بس شروع ہوگی

نور تپ کر بولی رابیل نے قہقہ لگایا

ہوا کیا ؟ بھائی ی کا نمبر چاہیے کیا؟ ابھی سینڈ کرتی ہوں صبر.......رابیل جوش سے بولی اور اس کی ایک بھی نے بغیر کال بند کر کے اسے نمبر بھجنے لگی

اففففففف......نور اور زیادہ تپ گی نمبر بھجنے کے بعد اس نے کال کی

تُو کھسک تو نہیں گی؟ میں یہاں رات سے پریشان ہوں اور تجھے اپنی پڑی ہوئی ی ہے میں تو پاگل ہوں نہ جو بولی جارہی ہوں

نور تپ کر بولی

نمبر نہیں چاہیے تھا کیا؟ ملاقات تو نہیں کرنی؟ رابیل نا سمجھی سے بولی

أَستَغفِرُ اللہ دفعہ ہو جا

نور بولی

ہاہاہا مزاک لگی ہوں میری جان بتا کیا ہوا ہے کیوں پریشان تھی ساری رات

رابیل ہنستے ہوئے بولی

یار یہ سہی نہیں ہو رہا

نور رود ینے والی ہوگی اور بولی

کیا سہی نہیں ہو رہا؟

رابیل نا سمجھی سے بولی

یار کل نکاح ہے میرا اُن کے ساتھ جب کے تُو جانتی ہے وہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں میں کیسے ان سے نکاح کر سکتی ہوں اُس لڑکی کا کیا بنے گا

نور پریشانی سے بولی اور رابیل نے خود کو کوسا کہ اس نے اُس رات زیادہ ہی کچھ بول دیا تھا

اب بول نہ کچھ...نور اُس کی خاموش کی وجہ سے بولی

کچھ.....ہاہاہا اچھا سوری پھر نہ تپ جانا میری ماں دیکھ یار یہ سب قسمت کے کھیل ہیں اُس لڑکی کی کہی اور شادی ہوگی ہے اِس لیے یہ نکاح ہو رہا ہے شاید اللہ نے تم دونوں کا جوڑ لکھا تھا اور ان دونوں کا

رابیل نے سوچی ہوئی ی ساری کہانی اُسے سنا دیہ

اوہ بہت افسوس ہوا یار مطلب تمہارا بھائی ی مجبورن مجھ سے شادی کر رہا ہے؟ یار یہ غلط ہے

نور بولی رابیل نے اس کی بات سن کر اپنے ہاتھ اپنے سر پر مارا

بہن کسی بات پہ تو خوش ہوجا......رابیل تپ کر بولی

رابیل ایک بات کہنی ہے میں آنٹی سے نہیں کہہ سکتی تم کہہ دو

نور سریس ہوکر بولی

رابیل؟ تو نے میرا پورا نام لیا مطلب واقع کوئی ی سریس بات ہے جلدی بتا

رابیل بولی

وہ رابی میں نے بہت مشکل خود کو نکاح کے لیے راضی کیا ہے لیکن میں ابھی رخصتی نہیں کرنا چاہتی یہ بات میں خود کہنا چاہتی تھی آنٹی کو مگر کس منہ سے کہتی وہ میرے لیے اتنا سب کر رہیں ہیں میں کیسے انھیں منع کرتی

نور نے بتایا

ہہمممم چل میں کرتی ہوں امی سے بات تُو پریشان نہ ہو اور میں تھوڑی دیر میں تیری ظرف آرہی ہوں مہندی لگانے اوکے

رابیل بولی

اوکے اللہ حافظ نور نے کہہ کر کال بند کر دی

@@@@@@@@@@@@@

میں نکاح کر رہا ہوں سلطان

وہ ڈیرے پر موجود سلطان کو دیکھ کر بولا

کیا؟ کب؟ اور کس سے

سلطان نے حیران ہوکر پوچھا

نہیں جانتا کون ہے کل فیصل مسجد میں جمعہ کے بعد نکاح ہے میرا

دریاب نے بتایا

لڑکی کیا کرتی ہے.....ہے کون.....نام کیا ہے ؟ کچھ تو پتہ ہوگا نہ

سلطان نے پوچھا

میں کچھ بھی نہیں جانتا جب اُس سے نکاح نہ کر پایا تو جس مرضی سے ہو کیا فرق پڑتا ہے تجھے بس اس لیے بتایا ہے تاکہ تُو تیار رہے تجھے ساتھ لے کر جاؤ گا میں

دریاب نے کہا

وہ بھی اسلام آباد کی تھی نہ؟ سلطان نے پوچھا

تجھے پتہ ہے کل اسلام آباد میری زندگی کو دوبارہ بدلنے جارہا ہے ایک بار وہاں میری زندگی اُس نے بدلی اور کل میں خود بدلوں گا بس تُو دعا کر جس کو میں زندگی میں لا رہا ہوں میں اُس سے وفا کر سکو اُسے خوش رکھ سکوں

تُو خود خوش رہ لے گا؟ سلطان نے پوچھا

سلطان میں نے بہت ہمت سے یہ فیصلہ کیا ہے مجھے پھر کمزور نہ کر......میں خود کو تو خوش رکھ نہیں پایا کم سے کم اپنی ماں کو تو رکھ لوں میں نہیں جانتا کل وہ ہمت کہاں سے لاو گا جو اُس کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے کے لیے چاہیے میں یہ سب بس ابھی سوچ رہا ہوں اور میری جان نکلتی جارہی ہے دریاب کی آنکھیں نم ہوگی تھیں بولتے بولتے

اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے تو ہمت بھی کرنی پڑے گی اللہ تمھارے حق میں بہتر کرے.......ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے سامنے سے آتے شفیق صاحب کو دیکھ کر خاموش ہوگیا اور دریاب کو اشاروں میں بتایا تو دریاب نے اپنی آنکھیں کی نمی کو صاف کیا اور خود کو نارمل شو کروایا جب کے وہ ختم ہورہا تھا اندر ہی اندر

@@@@@@@@@@@@@@

نور میں تجھے تکلیف نہیں دینا چاہتی مگر تجھے یاد ہے جب پہلے میں تیرے مہندی لگا رہی تھی تو میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ اگر تیری شادی عرفان سے نہ ہوتی تو تجھے کیسا انسان پسند آتا تو تُو نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کوئی ی بزدل نہ ہو بلکے ایک بہادر مرد ہو جو بس تجھے کھونے سے ڈرتا ہو وہ عزت کرنا جانتا ہو وہ ہزاروں کی بھیڑ میں بھی چلے تو اپنا الگ انداز رکھتا ہو جس کی بیوی بند کر تم خود کو خوش قسمت لڑکی قرار دے سکو وہ سب سے الگ بے شک نہ ہو مگر کسی جیسا بھی نہ ہو رابیل مہندی لگاتی ہوئی ی بولتی چلی گی

دریاب بھائی ی بلکل ایسے ہی تو ہیں نبھانا جانتے ہیں عزت کرنا جانتے ہیں اور تو اور اب تو خوش مزاج بھی ہو گے ہیں مجھے پورا یقین ہے تم بہت خوش رہو گی اور خود کو ایک خوش قسمت لڑکی کہہ پاؤ گی

رابیل بولی لیکن نور کچھ نہیں کہا

اُس دن میرا دل بہت گھبرا رہا تھا ایک عجیب سا خوف تھا کے کچھ غلط ہو رہا ہے....کاش میں نے اپنے دل کی گھبراہٹ پر غور کیا ہوتا اور اپنی ماں کو بچا لیا ہوتا .....دیکھ نہ رابی اُن غیر لوگوں کی وجہ سے وہ مجھے چھوڑ کر چلی گی......میرا کیا قصور تھا وہ جانتی بھی تھیں کے میرا ان کے علاوہ اور کوئی ی نہیں ہے پھر بھی وہ چلی گی ایک بار بھی انھوں نے میرا نہ سوچا

نور کہتی ہوئی ی رونے لگی تھی

رابی وہ بہت خوش تھیں اُس دن کاش میں ہسپتال داخل نہ ہوتی.....اور اگر ہو گی تھی تو وہ لوگ وہاں پہنچ کر وہ بکواس نہ کرتے مجھے مرنے کے لیے تو چھوڑ ہی گے تھے پھر کیوں ہسپتال آکر انھوں نے اپنے لفظوں سے میری امی کو مار ڈالا وہ بھی ایک گھر کے پیچھے؟ جس کا میں نے اور امی نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے وہ ہمارا ہے یا نہیں..... غیر نہ چاقو سے قتل کرتے ہیں اور اپنے جو ہوتے ہیں نہ وہ اپنے لہجے اور لفظوں سے قتل کر دیتے ہیں

وہ روتے ہوئے بولی رابیل نے مہندی چھوڑ کر اس کے آنسو صاف کیے اور اسے ہمت دی

بس میری جان اچھا خیر تم مجھے یہ بتاو زرا کل کیا پہننا ہے تم نے

رابیل نے اس کا دھیان بدلنا چاہا

پتہ نہیں......وہ اپنے آنسو صاف کر کے بولی

چلو جی میڈیم جی کو یہی نہیں پتہ.......زرا یہ مہندی سوکھ جائے تجھے خود مارکیٹ لے کر جاتی ہوں میں رابیل بولی لیکن وہ خاموشی سے اپنے مہندی لگے ہاتھ دیکھتی رہی

@@@@@@@@@@@@@@

افف ایک تو اِن کے احتجاج جان نہیں چھوڑتے

وہ لوگ ڈی چوک میں تقریباً دو گھنٹے سے روکے ہوئے تھے سامنے تحریک انصاف والوں نے راستے بند کیے ہوئے تھے یہ لوگوں لمبی ٹریفک میں پھنسے ہوئے تھے رابیل تنگ آکر بولی حکومت کرنے کے لیے یہ لوگ سڑکوں پہ نکل آتے ہیں کبھی کوئی ی پارٹی راستے بند کر کے بیٹھی ہوئی ی ہے کبھی کوئی ی پاڑئی ی عجیب دماغ خراب کر رکھا ہے انھوں نے

نور جمائی ی لیتی ہوئی ی بولی

میں امی کو فون کر کے بتادوں وہ پریشان ہو رہی ہوں گی رابیل بولی اور بیگ سے موبائل نکالا

آرام سے کر میں تو لگی ہوں سونے

نور بولی اور پیچھے کو ہوکر اس سے ٹیک لگا لی

او بہن اپنے ساتھ ساتھ مجھے اور بائی یک کو بھی گرانا ہے کیا

رابیل اسے آگے کو دھکا دے کر بولی

اوے دریاب بھائی ی...... تھوڑی آگے گاڑی سے نکلتے دریاب کو دیکھ کر رابیل حیرت سے بولی نور ایک جھٹکے سے ہوش میں آئی ی

کککہاں؟ وہ گھبرا کر بولی

وہ سامنے دیکھ کالی شلوار قمیض میں......یہ کر کیا رہیں ہیں رابیل نے اشارہ کیا اُس کی پشت کی طرف وہ رش سے نکل کر پیدل آگے کی طرف جا رہا تھا

یہ یہاں کیوں آئے..... مممطلب کیسے آئے

نور اُس کی پشت دیکھ کر بولی

نکاح کے لیے یار ظاہر ہے ضرور گاڑی میں تائی ی جان اور تایا جان بھی ہوں گے چل مل کر آتے ہیں

ااے ے ے چپ کر کے بیٹھ جا گھر جب کر آرام سے مل آنا

نور رابیل کو پکڑ کر بولی جو بائیک سے اترنے لگی تھی

وہ تو ٹھیک ہے مگر یہ بھائی ی آگے جاکر کر کیا رہیں ہیں رابیل سوچتی ہوئی ی بولی انھیں اب اس کا بس سر ہی نظر آرہا تھا ٹریفک بہت زیادہ تھی

مجھے کیا پتہ.......نور بولی

چل چھپکے سے جاتے ہیں دیکھ کر تو آئے آگے ہو کیا رہا ہے رابیل بولی

اگر وہاں تک بائیک جاتی ہوتی تو ہم دو گھنٹوں سے یہاں خوار نہ ہو رہے ہوتے

نور طنزیہ بولی

تو کون کہہ رہا ہے بائیک پہ جانے کا

رابیل بولی

تو ہیلی کوپڑ بولایا ہے اپنے بھائی ی کی جسوسی کرنے کے لیے نور بولی

بہن پیدل چل وڈی آئی ی وزیراعظم پاکستان

رابیل بولی

لیکن بائیک کا کیا کریں

نور بولی

کوئی ی نہیں اٹھا کر لے جارہا تیری بائیک کو......انکل جی زرا اس بائیک کا دھیان رکھیے گا

رابیل بولی اور پاس کھڑے ٹکسی والے کو کہا

چل اب کس سوچ میں ہے

رابیل بولی اور اس کا بازو پکڑ کر آگے کی طرف بڑھی وہ

دھیان سے بس یہاں روک جا رابیل ایک گاڑی کے پیچھے روکی اور اس کا ہاتھ چھوڑا سامنے احتجاج

والوں سے وہ بحث کر رہا تھا کسی بات پر

یہ تمھارے بھائی ی کو ہر جگہ تیس مار خان بننے کا زیادہ شوق نہیں ہے ہر جگہ لڑنے کھڑا ہوجاتا ہے باقی بھی تو ہیں نہ پھر یہ کوئی ی نواب زادے تو نہیں ہیں نور نے اسے بحث کرتا دیکھا تو بولی

تُو چپ نہیں رہ سکتی دو منٹ رابیل بولی

اب دریاب احتجاج والے لوگوں کو بحث میں بھیج کر ٹریفک میں کھڑی گاڑیوں کو سائیڈ پر کروا کر ایک گاڑی کی جگہ بنا رہا تھا

یہ کیا کر رہیں ہیں رابیل نا سمجھی سے بولی

بیٹا وہ پیچھے گاڑیوں میں ایک گاڑی میں ایک زخمی نوجوان ہے جس کی حالت بہت خراب ہے یہ بچہ تب سے احتجاج والوں کی منت کر رہا ہے کہ بس اسے گزرنے دیں لیکن ان کے اندر کا شاید انسان مر گیا انھیں کسی کی پرواہ ہی نہیں ہے

پاس کھڑے بائیک والے نے انھیں سب بتایا

وہ دونوں یہ سن کر بس حیران سے ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد دریاب کو دیکھا اور پھر اس گاڑی کو جو اب رش سے نکل رہی تھی پھر اس نے اشارے سے گاڑی رکوائی ی

یہ گاڑی اب ہسپتال جاکر ہی روکنا......اور اگر کوئی ی سامنے آتا ہے تو اس کی لاش سے گاڑی گزار دو میں خوشی خوشی وہ قتل اپنے سر لے لو گا اب آگے بڑھو......دریاب بلد آواز بولا نور کھو

گی تھی اس انسان میں وہ کوئی ی عام انسان نہیں تھا وہ دریاب راجپوت تھا گاڑی آہستہ آہستہ آگے بڑھتی چلی گی احتجاج والے لوگوں کے پاس جاکر بھی جب وہ نہ روکی تو وہ لوگ بھاگتے ہوئے سائیڈ پر ہوگے باقی گاڑیاں بھی آگے کی طرف بڑھی

شیر ہے میرا ویر شیر......رابیل فخر سے بولی اور واپس بائیک کی طرف پھر نور کو وہاں ہی کھڑے دیکھا

وہ ہاں ہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی نظریں اپنا رخ بدلنے سے منع کر رہی تھی

چلو بھی اب......رابیل تقریبا کھینچتی ہوئی ی وہاں سے لے کر گی

@@@@@@@@@@@@

اس ٹائم تہجد پڑھتے ہوئے جائے نماز پر گرتے آنسو اس بات کے گواہ ہیں کہ میں چاہ کر بھی اپنے دل و دماغ سے تمھیں نکال نہیں پا رہا مجھے اُس کی خوبصورتی نے مجھے اپنی طرف کبھی نہیں کھنچا مجھے تو پہلے اس کا ہجاب اچھا لگا پھر اُس سے محبت ہوئی ی اور اب دنیا میں میری ماں کے بعد اُس سے زیادہ خوبصورت کوئی ی نہیں لگتا مجھے اس سے محبت نہیں عشق ہے اور میں جانتا ہوں سلطنتِ عشق وہ واحد جگہ ہے جہاں انسان خوش قسمتی سے ہی قدم رکھ سکتا ہے

تہجد پڑھنے کے بعد اُس نے دعا کے لیے اٹھائے تو آنسو جانماز پر جاگرے

اے اللہ آج میری ن ئی زندگی کا آغاز ہونے جارہا ہے مجھے آج کے دن کمزور نہ ہونے دے میں نہیں چاہتا کہ اپنے دل میں کسی اور کو رکھ کے ن ئی زندگی کا آغاز کسی اور کے ساتھ کرکے اُس سے بے وفائی ی کروں نکاح ایک بہت مضبوط اور پاک رشتہ ہے مجھے اِس رشتے کی لاج رکھنی ہے لیکن میں کیا کروں میرے دل پر میرا زور نہیں ہے میں نہیں بھولا پا رہا اُسے.....مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا دل کٹ رہا ہے اور ایک دم کٹ کر گر جائے گا

محبت قید نہیں ہوتی محبت تو آزاد پنچھی کی طرح ہوتی ہے محبت کو جہاں سے محبت ملتی ہے وہیں وہ اپنا ڈیرہ بنا لیتی ہے جس طرح پنچھی پانی دانہ اور سایہ دیکھ کر وہیں اترتا ہے اُسے طرح محبت بھی محبت مانگتی ہے محبت میں شک نہیں ہوتا محبت صرف یقین کی ڈوری کو پکڑ کر چلتی ہے اور جہاں پر ڈوری سے ہاتھ نکل گیا محبت وہیں پر فنا ہو جاتی ہے

@@@@@@@@@@@@

بیٹا تم ابھی تیار کیوں نہیں ہوئی ی؟

مبین بیگم رابیل کو برے حال میں کچن سے نکلتے دیکھ کر بولی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی نور کو پالر چھوڑ کر آئی ی تھی

بس تائی ی دو منٹ میں ہو جاؤ گی تیار.....دریاب بھائی ی تیار ہو گے؟

رابیل بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی ی بولی

اُسی کے کمرے سے نکلنے کا انتظار ہے

مبین بیگم بولی

چلیں ٹھیک ہے بھائی ی تیار ہوتے ہیں تو آپ لوگ نکل جائی یں میں کچھ دوستوں کے ساتھ

تھوڑی دیر میں فیصل مسجد پہنچتی ہوتی

رابیل بولی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی

کہاں رہ گیا یہ لڑکا...... مبین بیگم ٹائم دیکھتی ہوئی ی بڑبڑائی ی جمعہ کا ٹائم ہونے والا تھا نکاح

جمعہ کے بعد تھا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ مبین بیگم نے اسے کمرے سے نکلتے دیکھا تو صدقے واری جاتی ہوئی ی بولی

اُس نے سفید کلف والی شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور گلے میں براؤن شال.....بالوں کو ایک

ترتیب سے سیٹ کیا ہوا تھا

اللہ پاک ہر بری بلا سے بچائے میرے بچے کو.......اور ن ئی آنے والی زندگی خوشیوں سے بھر

دے آمین

انھوں نے اس کا ماتھا چوما اور پیار سے بولی

ابا کہاں ہیں؟ اُس نے بغیر مسکرائے اِدھر اُدھر دیکھ کر پوچھا

باہر انتظار کررہیں ہیں چلو چلتے ہیں

مبین بیگم بولی وہ خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑا گیٹ سے باہر جاکر اُس کی نظریں خود بہ خود اُس بند دروازے پر پڑی افسوس کی بات یہ تھی کہ وہاں تالا لگا ہوا تھا وہ بہت مایوس ہوا وہ بس ایک آخری بار اُسے دیکھنا چاہتا تھا کیوں کے اب اُس نے اسلام آباد نہ آنا تھا کبھی بھی وہ خاموشی سے گاڑی کے پاس کھڑا اُس تالے کو دیکھتا رہا

بیٹا کیا ہوا کہاں کھو گے بیٹھو بھی

مبین بیگم نے کھڑکی سے سر باہر نکالا اور کہاں تو وہ سر ہلا کر بیٹھ گیا اور گاڑی فیصل مسجد کی طرف روانہ ہوئی ی

@@@@@@@@@@@@@

دھیان سے........رابیل یونیورسٹي کی کچھ دوستوں کے ساتھ اُسے لے کر فیصل مسجد پہنچی اُس نے سفید رنگ کے کھولے گرارے کے ساتھ انگرکھا پہنا ہوا تھا جس پر بہت خوبصورت سفید اور سکن گوٹی اور موتیوں کا کام ہوا تھا سر پر گرارے جیسے ڈوپٹے کا ہجاب کر رکھا تھا اور بازوں پر کام سے بھرا لال ڈوپٹہ ڈال رکھا تھا جو جو پیچھے سے ہوکر آرہا تھا دونوں ہاتھوں میں گجرے پہن رکھے تھے وہ کوئی ی جنت کی حور لگ رہی تھی کچھ ہجاب نے اس کی خوبصورتی کو اور بڑھا دیا تھا وہ

جہاں سے بھی گزرتی ہر دیکھنے والے کے منہ سے اُس کے لیے بہت سی دعائیں نکلتی یہاں تک کے مسجد کے اندر جاتے جاتے ہی تین چار عورتیں باری باری اِس کے پاس آئی ی اور پیار سے اس کا ماتھا چوم کر ڈھیروں دعائیں دی

ہیلو؟ اب آواز آرہی ہے ؟ ہیلو؟ سلطان

وہ فون کان سے لگائے مسجد کی باہر والی طرف آیا

تُو اب تک پہنچا.......سامنے سے آتی ان لوگوں پر اِس کی نظر پڑی وہ سانس لینا بھول گیا وہ وہی تھی اس سفید جوڑے میں

اوئے تُو یہاں ہے.....بھائی ی میرے موبائل کو کان سے لگایا ہے تو منہ سے کچھ بولنا بھی ہوتا ہے وہ تو اچھا ہوا میری نظر تجھ پر پڑ گی ورنہ میں تو ڈھونڈتا ہو رہتا تجھے

سلطان نے اِسے دیکھا تو اِس کے پاس آکر بولا لیکن وہ تو وہاں موجود ہی نہیں تھا وہ ابھی بھی موبائل کان سے لگائے سامنے اُسی طرح دیکھ رہا تھا جبکے اب وہاں کوئی ی بھی نہیں تھا

او بھائی ی؟ ہینگ ہوگیا ہے کیا؟

وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاکر بولا وہ ایک دم اپنی ہوش میں آیا

ککککییاا ہہوووااا تُو ییہوں ککیسے پہنچا

دریاب ہچکچاتے ہوئے بولا اور ایک نظر سامنے دیکھا جہاں اب کوئی ی موجود نہیں تھا

تُو کہاں کھویا ہوا ہے میرے بھائی ی؟ تُو ٹھیک ہے نہ ؟

سلطان نے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں چلو اندر سب انتظار کرر ہے ہوں گے دریاب بولا اور نظریں چرا کر بولا وہ جانتا تھا وہ سب بس اس کا وہم تھا اُس کی نظروں کا دھوکا...... بھلا وہ وہاں کیا کرنے آئے گی یہاں اِس حلیے میں.....اُس کے گھر تو تالہ لگا تھا لگتا ہے اس کی خالہ یا ماموں لے گے ہوں گے اُسے.....خدا اُسے خوش رکھے جہاں بھی رکھے

وہ سلطان کے ساتھ اندر داخل ہوا مرد سارے نیچے تھے اور عورتیں ساری دلہن کے ساتھ اوپر تھی وہ خاموشی سے آیا اور مولوی صاحب کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

مولوی صاحب نکاح شروع کریں

شفیق صاحب اِس کے بیٹھتے ہی بولے شاید بس اسی کا انتظار ہو رہا تھا

دل کا دورا؟؟ ارے دل کا دورا تو آپ کو دیکھ کر آجائے لوگوں کو اتنی خطرناک تو آنکھیں ہیں'''' آپ کی

نور بولی

.......بڑی غور سے دیکھا ہے آنکھوں کو

وہ شرارتی انداز میں بولا

گلگلوئی ی ن ئی آپ کی یہ خوف ناک آنکھیں ہی تو رہ گی ہیں دیکھنے کے لیے........اور مجھے پتہ ہے آپ کا نقصان جو ہوا.....آپ کے اس پچاسی فٹ کے منہ کی فیس بیوٹی کا پریشان نہ ہو یہ ''''اپنی گلی والی خان مائی ی ہے نہ ایسے ایسے ٹوٹکے بتاتی ہے بندا حیران رہ جاتا ہے

دریاب بیٹا مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں

شفیق صاحب جو اس کے آگے مائی ک کیے بیٹھے تھے اسے کہی کھویا دیکھا تو اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی

جججی؟؟ وہ اپنی ہاتھوں کو مسلتے ہوئے بولا وہ نہیں جانتا تھا کے مولوی صاحب نے ایک دفعہ کلمات دھرا دیے ہیں اُس کا ماتھا پسینے سے بھرا ہوا تھا اُس نے ہاتھ آگے بڑھا کر ٹیشو پکڑا اور پسینہ صاف کیا

دریاب راجپوت والد شفیق رانا آپ کا نکاح نور سکندر ولد سکندر سعید سے کیا جارہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

اُس نے حیرت سے مولوی صاحب کا چہرا دیکھا جو اُس کے جواب کے منتظر تھے

کلکلیا کہا آآآپ نے؟ دریاب لڑکھڑاتی زبان سے بولا

کیا ہوگیا ہے دریاب ایک ہی دفعہ غور سے سن لو نہ معذرت مولوی صاحب

شفیق صاحب بولے

دریاب راجپوت والد شفیق رانا آپ کا نکاح نور سکندر ولد سکندر سعید سے کیا جارہا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی صاحب نے پھر سے کلمات دھرائے اُس نے حیرت سے اوپر کی جانب نظریں اٹھائی ی سامنے رابیل جھانک کر دیکھ رہی تھی وہ مسکراہ دی تو اِس کی حیرت یقین میں بدل گی اُس نے پھر بھی بے یقینی سے مولوی کے ہاتھ میں پکڑے نکاح نامے پر دیکھا وہاں اُسی کا نام تھا......ہاں اس نے جیسے باہر دیکھا تھا وہ وہی تھی اور اُس سے ہی اِس کا نکاح ہورہا تھا اِس کی آنکھیں نم ہوگی اِس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کی اور لڑکھڑاتی زبان سے بولا

قققبوول ہے

کیا آپ کو قبول ہے؟ مولوی صاحب نے پھر سے پوچھا اُس کی آنکھیں بند ہی تھیں سلطان نے اِس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا

اور ہوسکتا ہے جس کی تم خواہش کرو وہ تمہیں واقعی ہی مل جائے "

قققبووول ہے

اُس نے آنکھیں اور زور سے بند کرلی اور بولا

کیا آپ کو قبول ہے؟ مولوی صاحب نے آخری بار پوچھا

أنَا لا أُحِبُّكَ فقَط

أنَا أتنَفسُكِ عِشقاََ أنَا

ہم آپ سے صرف محبت نہیں کرتے

ہم توآپ کے عشق میں سانس لیتے ہیں

شکر الحمدُ ﷲ قبول ہے........اُس نے کہا اور اپنی آنکھیں کھول دی اور سجدے میں گر گیا

معجزے کرنا اللہ کا کام ہے، ہمارا کام بہت آسان ہے "

دعا، یقین، صبر...!!!

...اور اللہ کی مدد ایسے وسیلوں سے تم تک آئے گی

" کہ تمہیں لگے گا معجزہ ہوگیا..اور سوچتے تک رہ جاو گے کہ یہ ممکن کیسے ہو گیا

.......ہاں وہ اِس کی ہوگی تھی ہمیشہ کے لیے

@@@@@@@@@@

دیکھ سلطان میری محبت پوری ہوگی آج

سب گھر واپس جاچکے تھے دریاب نوافل ادا کررہا تھا تو سلطان اس کے ساتھ روک گیا تھا اُس نے دعا مانگ اپنے سائیڈ پر بیٹھے سلطان کو دیکھا جو اُسے مسکراہ کر دیکھ رہا اور اُس کے گلے لگ گیا

ماشاءاللہ خدا ہمیشہ خوش رکھے تم دونوں کو

سلطان مسکراتے ہوئے خوشی سے بولا

وہ میری محرم ہے اب الحمدُلِلہ اللہ نے مجھے میری اوقات سے زیادہ نواز دیا ہے میں ساری زندگی بھی شکر ادا کروں تو کم ہوگا

اُسے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ اپنی خوشی کیسے بیان کرے

سلطاننننن وہ مل گی ہے مجھے سچ میں مل گی

وہ چیختے ہوئے خوشی سے بولا

شکر الحمدُ للہ سلطان نے شاید اسے زندگی میں اتنا خوش پہلی بار دیکھا تھا اُس نے جیب سے کچھ پیسے نکالے اور اس کے اوپر سے وار دیے

@@@@@@@@@@

میں اُس سے ملنا چاہتا ہوں ایک بار........رابیل کو اس کے کمرے سے نکلتے دیکھا تو وہ بولا

اب میں کون ہوتی ہوں بھئی اب تو آپ کے پاس ان سے ملنے کا پورا حق ہے جائیں مل لیں لیکن زیادہ بات نہیں کرنی اُس کی طبیعت نہیں ٹھیک

رابیل بازو باندھ کر بولی

بس دو منٹ لگے گے دریاب ہاتھ سے اشارہ کرتا ہوا بولا تو رابیل دروازے کے آگے سے ہٹ گی اور اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ دبے پاؤں اندر داخل ہوا

وہ اُسی حلیے میں تھی بس ہجاب اتارا ہوا تھا اور شیشے کے سامنے کھڑی چوڑیاں اتار رہی تھی وہ اب اُس کی محرم تھی خدا نے اِس کی محبت کو اُس کا محرم بنا دیا تھا

رابی وہ حنا کی بات.......وہ بات کرتی ہوئی ی پلٹی تھی کے سامنے کھڑے دریاب کو دیکھ کر گھبرا کر بیڈ سے ڈوپٹہ اٹھا کر لیا وہ سمجھی تھی رابیل کمرے میں داخل ہوئی ی تھی

آآآپپپ؟ وہ بولی اور اُس نے نظریں جھکا لی

ابھی بھی خوف آتا ہے میری آنکھوں سے؟ وہ اُس کی طرف بڑھا اور مسکراہ کر پوچھا

ننںہیں ننںہییں ایپسی بات ننںہیں ہے

وہ ایک قدم پیچھے ہوئے اور بولی

ممجھے آپ کو سوری کہنا تھا

اِس سے پہلے کے دریاب کچھ بولا نور نے کہا

کس لیے؟ دریاب نا سمجھی سے بولا

وہ میری شادی آپ سے آپ کی مرزی کے بغیر کروا دی ہے نہ......میں جانتی ہوں آپ مجھے پسند نہیں کرتے رابی نے ایک دفعہ بتایا تھا کے آپ کو ایک لڑکی پسند ہے.......میں نہیں چاہتی تھی کہ میں آپ پر زبردستی مصلت کر دی جاؤ

نور انگلیوں سے کھیلتی ہوئی ی نظریں جھکاے ہوئ‍ے بولی دریاب نے ایک لمبی سانس لی اور مسکراہ دیا

ہائے قسمت کیاک‌ئی‌ا جاسکتا ہے خیر افسوس

دریاب اُسے مسکراکر دیکھتا ہوا بولا اس کی نظریں زمین پر تھی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی تھی

آپ کو بہت محبت تھی اُس سے؟

نور نے دکھی انداز میں پوچھا

ہہمم محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے مجھے تو عشق ہے اُس سے دریاب بولتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا

ابھی بھی ہے؟ اُس نے پوچھا

عشق ہے کوئی ی بخار نہیں جو دوائی ی سے اتر جائے گا

وہ طنزیہ بولا

لیکن اُس کی تو شادی ہوگی ہے نور نے کہا

میری بھی تو ہوگی ہے دریاب اُسی کے انداز میں بولا

آپ کی تو زبردستی ہوئی ی ہے نہ

نور نے رو دینے والی ہوکر کہا

شاید اُس کی بھی زبردستی ہوئی ی ہو

دریاب پھر اُسی کے انداز میں بولا

آپ کو دکھ نہیں ہوتا؟ نور نے پوچھا

ہوتا ہے نہ بہت زیادہ کہاں میری شادی اُس سے ہونی تھی اور اب کہاں تم سے ہوگی خیر زندگی کا دستور ہے ہم کیا کرسکتے ہیں دریاب پکا آج اسے رولانے والا تھا......یہ سن کے وہ خاموش کھڑی رہ گی

آپ مجھے چھوڑکر اُسے اپنا لیں

نور کے دل میں ناجانے کیا آیا جو وہ یہ بول پڑی

آج کہہ دیا ہے تم نے یہ اور میں نے سن بھی لیا ہے لیکن آئندہ نہ تم یہ کہو اور نہ میں یہ سنو سمجھی تم وہ سختی سے بولا اور کمرے سے چلا گیا

کیا عجیب کھڑوس بندا ہے ایک طرف اپنی محبوبہ کی محبت میں پاگل ہورہا ہے اور دوسری طرف مجھے ہی ڈانٹ کر چلا گیا بھلائی ی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے اب بھگتے ساری زندگی مجھے ہونہہ وہ اسے جاتا دیکھ کر بڑبڑائی ی اور کپڑے اٹھا کر تبدیلیاں کرنے چلی گی

@@@@@@@@@

وہ لوگ واپس گاؤں پہنچے تو ڈھول اور پٹاخوں سے اِن کا استقبال کیا اور سب سلطان نے کروایا دریاب لوگوں کی خوشی میں خوش ہوتا تھا آج پورا گاؤں اُس کی کوشش میں خوش تھا گاڑی جیسے ہی گاؤں میں داخل ہوئی ی تو پھولوں کی پتیوں سے اِس کا استقبال کیا گیا سامنے ہی دو ڈھول والی موجود تھے اور اردگرد کچھ آدمی اور بچے بھنگڑا ڈال رہے تھے دریاب نے مسکراہ کر گاڑی روکی اور اپنے برابر بیٹھے سلطان کو دیکھ جس نے اُسے گاڑی سے نکلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی گاڑی سے نکل گیا سلطان بھی ان کے ساتھ جاکر بھنگڑا ڈالنے لگا تھا دریاب ہنستے ہوئے اُنہیں دیکھنے لگا اور دل کی دل کی اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا

ایک منٹ ایک منٹ.... سلطان دونوں ہاتھ اوپر کر کے بولا اور ڈھول بند کروایا

بھئی تُو یہاں اتنے آرام سے کیوں کھڑا ہے چل شاباش آجا.....سلطان بولا اور اس کا بازو پکڑ کر کھنچا دریاب نے سختی سے اپنا بازو چھڑوایا وہ سب خاموش ہو گے

بجاؤ ڈھول........پھر ایک دم بولا تو سب نے خوشی سے شور کی اور وہ سلطان کے ساتھ مل کر پاگلوں کی طرح بھنگڑا ڈالنے لگا

عشق کا ملنا بھی نعمت کی طرح ہوتا ہے ۔

لازمی تو نہیں کہ ہر نعمت سب کو عطا کی جائے، دنیا میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں عشق ہوتا ہے ورنہ عموماً ہر جگہ محبت کا رواج ہی ہے محبت ملی تو ٹھیک نہیں ملی تو پھر کسی اور کے ساتھ محبت ہوجائے گی ، جبکہ میں تمہارے ساتھ ایسے جڑ گیا ہوں جیسے چاند آسمان سے جڑا ہے جیسے دن سورج کے ساتھ جڑا ہے، اُسے طرح میں تمہاری آواز تمہاری صورت تمہاری گفتار تمہاری سادگی تمہاری ہنسی اور تمہاری اداسی سے جڑا ہوا ہوں، تمہارے علاوہ میری زندگی بنجر زمین جیسی ہے۔

پتا ہے تمہیں!

میں پوری طرح تم تک محدود ہوگیا ہوں ۔

@@@@@@@@@@@

تقریباً دو سال بعد فرہان اور سدرہ واپس پاکستان آئے تھے تھے کسی کو بتائے بغیر سیدھا اسلام آباد پہنچے تھے اللہ نے انھیں دو نعمتوں سے نوازہ تھا ایک اپنی رحمت سے جس کا نام انھوں نے شجرہ رکھا تھا اور دوسری نعمت تھی سدرہ کی زبان جو اللہ نے اُسے لوٹا دی تھی ایک چھوٹے سے آپریشن کے بعد سب کو ان کی بیٹی کا تو پتہ تھا مگر لیکن یہ نہیں پتہ تھا کے سدرہ بولنے لگی تھی اور یہی سرپرائز دینے کے لیے یہ لوگ پاکستان پہنچے تھے

وہ آفس کا کام کرنے میں مصروف تھی کہ دروازہ نوک ہوا

کون؟؟؟ اُس کی نظریں لیپ ٹوپ پر ہی تھی اُس نے آواز لگا کر پوچھا

میں ہوں رابی.......رابیل کی آواز آئی ی

تو آجا نہ دروازہ کھولا ہوا ہے نور نے بلند آواز کہا

میں ساتھ کوئی ی اور بھی ہے.......اُس کی آواز سے لگ رہا تھا وہ گھر کے اندر داخل ہوگی تھی مگر نور ابھی بھی مصروف تھی

رشتے والوں کو لائی ی ہے؟ وہ طنزیہ بولی

ایک نکاح کر کے سکون نہیں ملا؟ ایک ن ئی آواز گونجی اُس نے نا سمجھی سے سر اٹھایا اور حیرت سے ان کو دیکھتی رہ گی

آآآآآآپپپپپ لللوگ......وہ خوشی سے ان کی طرف بڑھی اور ان سے ملنے لگی اس نے اس آواز پر غور نہیں کیا تھا

آپ لوگ کب آئے......ہائے ماشاءاللہ میری گڑیا اِس تو مجھے دو بے چاری ترس گی ہوگی اپنی خالہ کو ملنے کے لیے

وہ بولی اور فرہان سے شجرہ کو اپنی گود میں لیا وہ ابھی ایک سال کی بھی نہیں تھی

ہائے ماشاءاللہ ماشاءاللہ خالہ کی جان

وہ اُسے پیار کرتی ہوئی ی بولی ان تینوں نے ایک دوسرے کو حیرت س دیکھا جو بے چارے کھڑے تھے اور مزے سے شجرہ کو لے کر بیٹھ چکی تھی

ہم بھی شاید اِس کے ساتھ ہی آئے ہیں

سدرہ منہ بنا کر بولی

تو بیٹھو نہ میں نے کونسا روکا ہے......رابی ویسے تیری آواز کو کیا ہوا ہے؟

نور نے اب جب کر اُس آواز پر غور کیا تھا

کچھ بھی تو نہیں....رابیل بولی

بے ہوش لڑکی اگر ہماری طرف نظریں کرم کرو گی تب ہی تو پتہ لگے گا کہ یہ رابی کی نہیں میری پیاری سی بیگم کی آواز ہے

فرہان بیٹھتے ہوئے بولا اُس کی نظریں حیرت سے پہلے فرہان اور پھر سدرہ کی طرف اٹھی

مزاک نہیں کرو فرہان.......اسے یقین نہیں آرہا تھا

میں بول سکتی ہوں اب میری جان میرا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے

سدرہ اس کی طرف بڑھی اور بولی وہ آنکھیں جھپکنا بھول گی تھی

اِسے پکڑنا زرا

وہ کھڑی ہوئی ی اور بچی کو فرہان کو پکڑایا اور خود سدرہ کی طرف بڑھی

ببیبہ تتم ببول رہی ہو؟ وہ بے یقینی سے بولی اس کی آنکھوں میں خوشی کے مارے آنسو آگے تھے

ہاں جی میری جان.......سدرہ اس کے ہاتھ تھام کر بولی تو نور اُس کے گلے لگ گی

بھئی بھابھی جی یہ تو زیادتی ہے اپنی نند کو فل اگنور کیا جارہا ہے

رابیل منہ بنا کر بول تو نور نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

ہاں بھئی مبارکاں.....ویسے میں رشتہ میں تمھاری دیورانی لگوگی......سدرہ ہنستے ہوئے بولی

لیکن بھئی میں تو بھائی ی ہی بننا پسند کروں گا تم لوگ ہی رہو اُس کھڑوس کی طرف میں تو اپنی

بہنا کی طرف ہوں......کیوں بہنا؟ ایک بار اُس گھر میں آجاؤ میں کر اُس کا جینا حرام کریں

گے اپنی زندگی کے سارے بدلے لو گا اُس سے

فرہان اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا جو اسے سچ میں بڑا بھائی ی لگا تھا.......سب ہنسنے لگے تھے

کیا خیال ہے جناب کو وڈیو کال کی جائے ؟

فرہان بولا نور کی دل کی ڈھرکنیں تیز ہوگی تھی

ہاں ہاں ضرور......وہ دونوں بولی تھی تو فرہان نے کال ملا لی تھی وہ گھبراتی ہوئی ی اپنی انگلیاں مڑور رہی تھی بیل کی آواز کمرے میں گونجی تھی

مممیں ووہ چائے لے کر آتی ہوں

نور نے اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا اور کھڑی ہوکر بولی

سب کھا پی کر آئے ہیں ہم فلحال ضرورت نہیں ہے جب ضرورت ہوگی ہم بنوا لیں گے آخری کار اب یہ ہماری بہن کے ساتھ ساتھ ہماری بھابھی کا گھر بھی ہے سدرہ اسے چھڑتے ہوئے بولی

اَلسَلامُ عَلَیکُم اُس کی آواز کمرے میں گونجی تھی

وَعَلَیکُم السَّلاَم کیا حال ہے بھائی ی صاحب کا

فرہان نے پوچھا

میں ٹھیک...... تم سُناؤ اور سدرہ کیسی ہے؟

دریاب نے پوچھا تھا

سب فٹ فاٹ شکر اللہ کا.......بلکہ آپ کی مسسز بھی بلکل ٹھیک ٹھاک ہیں میرے سامنے ہی بیٹھی ہیں

فرہان شرارتی انداز میں بولا

ممیں پپانئی پی کر آئی ی

نور پھر اٹھی اور بولی اس سے پہلے کے موبائل کا رخ اُس کی طرف ہوتا

ارے ایسے کیسے......اوئے فرہان خود ہی لگا ہے بات کرنے اِس سے بھی بات کرو دے دیکھ ناراض ہوکر جارہی ہے رابیل ہنستے ہوئے بولی اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا

ارے ہاں......لو بھئی اپنی مسسز سے بات کرلو پہلے وہ بہت بےتاب ہورہی ہیں فرہان بولا اور موبائل کا رخ ادھر کیا دریاب جو آرام سے لیٹا ہوا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا نور نے ایک نظر موبائل پر ڈالی جس پر وہ تھا اور اس کی نظریں اِس پر تھی نور نے رابیل کے ہاتھ پر چٹکی کاٹی تو رابیل چینخی اور اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ کمرے سے چلی گی اور وہ سب ہنسنے لگے

بھئی بہت خطرناک بندی ہے میرا بھائی ی تُو اب اللہ حوالے......فرہان اپنی طرف موبائل کا رخ کرکے بولا اور ہنسنے لگا

@@@@@@@@@@@@@@

وہ آفس سے واپس آرہی تھی کہ ایک دم اِس کی بائیک کے آگے ایک گاڑی اِس کے پیچھے سے آرکر رکی اس نے بریک دبائی ی ورنہ بائیک اُس گاڑی میں لگتی اِس نے غصے سے ہلمٹ اتارا اور بائیک پر رکھ کر بائیک سے اتری اور اُس گاڑی کی طرف بڑھی اُس گاڑی سے بھی ایک لڑکا مسکراتا ہوا باہر آیا

تم؟ گھٹیا انسان تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی میرا راستہ روکنے کی.......نور نے اُسے دیکھا تو اور غصے میں آگی

کب تک یہ ٹوٹی پھوٹی بائیک پر گھوموں گی آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں فرہان مسکراتا ہوا بولا نور نے اُسے خون خار نظروں سے گھورا اور اِدھر اُدھر دیکھا پھر سڑک کے ایک طرف گی وہاں سے اینٹ اُٹھائی ی اور جاکر اُس کی گاڑی کے اگلے شیشے پر دے مار شیشہ منٹوں میں چکنا چور ہوگیا اور وہ مسکراہ کر ہاتھ جھاڑنے لگی فرہان کو اِس سب کی بلکل بھی امید نہیں تھی وہ غصے میں آگیا

کب تک ٹوٹی پھوٹی گاڑی چلاؤ گے آؤ تمھیں گھر چھوڑ دوں.......وہ مسکراہ کر طنزیہ بولی

تمھاری اتنی جرت....وہ غصے سے اس کی طرف بڑھی

جرت؟ ابھی تم نے میری جرت دیکھی ہی کہاں ہے لیکن ہاں اگر دوبارہ میرے راستے میں آؤ تو یاد رکھنا میں پتھر کا جواب اینٹ سے دیتی ہوں.....آج ٹریلر دیکھ ہے تم نے میری جرت کا اگلی دفعہ پوری فلم دیکھاؤ گی وہ بولی ہوئی ی اپنی بائیک کی طرف بڑھی

فلم تو تمھیں کل میں دیکھاؤ گا نور سکندر تم ابھی جانتی نہیں کے تم نے کس سے پنگا لیا ہے فرہان بولا

آآآہاں.....نور سکندر نہیں نور دریاب راجپوت

وہ مسکراہ کر بولی اور بائیک لے گی

نور دریاب راجپوت؟ وہ نا سمجھی سے بڑبڑایا

@@@@@@@@@@@@

کیا ہوا؟ پریشان لگ رہی ہو

رابیل نور کو دیکھتی ہوئی ی بولی جو جب سے کھانا کھا رہی تھی کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی ی تھی

نوری؟ وہ ابھی بھی ویسے ہی کھوئی ی ہوئی ی تھی تو رابیل اسے ہلاتی ہوئی ی بولی

ہ ہ اں کیا ہوا؟ نور اپنے خیالوں سے باہر آئی ی اور بولی

مجھے نہیں تجھے کچھ ہوا ہے بہن.....کہاں کھوئی ی ہوئی ی تھی میں تب سے پاگلوں کی طرح بول رہی تھی رابیل منہ بنا کر بولی

رابی کو بتانا چاہیے ؟ لیکن جیسا وہ گھٹیا انسان ہے وہ کل لازمی کچھ کریں گا.......مجھے اِس کو بتا دینا چاہیے وہ دل میں سوچتی ہوئی ی بڑبڑائی ی

پھر گی؟ رابیل اسے ایک بار پھر کھویا ہوا دیکھ کر بولی

وہ میں آج جب آفس سے آرہی تھی تو فرہان نے میرا راستہ روکا تھا نور نے اسے بتایا

کیا؟ اُس کی ہمت بھی کیسے ہوئی ی میں ابھی بھائی ی کو بتاتی ہوں وہ خود ہی اُس سے نپٹ لیں گے

رابیل سختی سے بولی

او بہن میری حوصلہ رکھ میں نے تجھے بس اس لیے بتایا ہے کہ وہ کل اگر کوئی ی ڈرامہ لگائے تو پریشان نہ ہونا نور نے پیار سے اس کا ہاتھ تھاما اور بولی

کیا مطلب کل؟ اُس نے تجھے کچھ کہا ہے؟ رابیل بولی

ہاں سمجھ لے وہ مجھے دھمکی دے کر گیا ہے

نور نے بتایا

ایسے لوگ بس بول سکتے ہیں کچھ کر نہیں سکتے

رابیل بولی

لیکن وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے میں جانتی ہوں اسے کل وہ کچھ نہ کچھ تو ضرور کرے گا نور بولی

کل تُو بس کہی باہر اکیلی نہیں جائے گی اور پلیز اور کسی سے بات مت کرنا

نور نے کہا

یار مجھے بہت ٹینشن ہورہی ہے پتہ نہیں وہ کیا کرے گا رابیل پریشانی سے بولی

پھر میرا بھی اصلی روپ دیکھے گا پہلے بھی بس تیری قسم کی وجہ سے چپ تھی لیکن اب نہیں

نور بولی

نوری تُو مجھے بہت عزیز ہے یار میں تجھے نہیں کھو سکتی رابیل کی آنکھیں نم ہوگی تھی

پاگل کچھ نہیں ہوگا مجھے......کوئی ی بھی کسی کا بال تک نہیں توڑ سکتا جب تک اللہ نہ چاہے

پھر کیوں پریشان ہورہی ہو نور اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولی تو رابیل اس کے گلے لگ گی

@@@@@@@@@@@

اب اتنا رولا دیا ہے تو چائے تو بنتی ہے کیا خیال ہے؟

نور ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرتی ہوئی ی بولی

ہاں بھئی کیوں نہیں میں ابھی بنا کر لاتی ہوں

رابیل بولی اور کچن کی طرف بڑھی اور نور نے سامنے پڑا اخبار اٹھایا کہ رابیل کے موبائل کی بیل بجی نور نے اخبار سائیڈ پر رکھا اور موبائل اٹھایا سامنے دریاب کا نام جگمگا رہا تھا

رابی تیرا فون آرہا ہے.......اُس نے رابیل کو آواز لگائی ی

کس کی ہے؟؟ رابیل نے وہاں سے ہی پوچھا

تیرے بھائی ی کی ہے نور نے بتایا

تو اُٹھا لے وہ تیرے بھی کچھ بلکے سب کچھ لگتے ہیں......وہ ہنستے ہوئے بولی

میں کیسے اٹھا لو اور بات کیا کروں گی نور بولی

یار حد ہے اب یہ بھی میں بتاؤ ں کے کیا بات کر عجیب ہے تُو قسم سے.......اب اٹھا لے میرا بے چارا موبائل بج بج کے پاگل ہورہا ہے رابیل بولی

اُس نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھائی ی اور موبائل کان سے لگایا لیکن خود خاموش رہی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم رابی کب سے فون کررہا ہوں پتہ نہیں کہاں مصروف ہوتی ہو تم.......ایک کام تھا وہ مجھے میری بیگم کا نام چاہیے تھا

دریاب بولتا چلا گیا نور نے آنکھیں بڑی بڑی ہوگی اپنے لیے بیگم کا لفظ سن کر

ہیلو؟ کوئی ی جواب نہ آیا تو دریاب بولا

ہیلو؟....... ہیلو؟؟ دریاب نا سمجھی سے بولا اور پھر موبائل کان سے لگایا ہوا مسکراہ دیا کیوں کے اُسے دوسری طرف سے گزرتے سبزی والے کی آواز تو صاف آرہی تھی لیکن جس کے کان پر فون تھا وہ ہی خاموش تھا تو یہ سمجھ گیا کے فون پر کون تھی

بیگم صاحبہ اب کچھ بولے گی یا بس سبزی والے کی آواز سُنائی یں گی ویسے آلو سستے دے رہا ہے

وہ ہاہاہا وہ ہنستے ہوئے بولا نور نے حیرت سے فون کان سے ہٹایا اپنا سر پیٹا اور اسے گھورا جیسے وہ نظر آرہا تھا پھر موبائل کان سے لگا لیا اور دھیمے لہجے میں سلام کیا

اَلسَلامُ عَلَیکُم

صوتك وسط القلوب أنا بعرفه صوتك مليون كمنجة بيعزفه "

آپ کی آواز دلوں کے وسط میں ہے ، میں آپ کی آواز کو ایک ملین بجتے ہوئے وائلنز کی آواز میں بھی پہچان سکتی ہوں "

ایک عجیب سا سکون ملا تھا اس کی آواز سن کر

وَعَلَیکُم السَّلَام کیسی ہیں آپ اُس نے مسکراہ کر پوچھا

الحمدُللہ اُس نے کہا اور خاموش ہوگی

میرا حال نہیں پوچھیں گی؟ دریاب نے پوچھا

نہیں.....نور نے کہا

کیوں؟ دریاب کو حیرت ہوئی ی تھی

اب ظاہر سی بات ہے سبزی والے کی آوازیں بھی اتنی غور سے سنی ہیں تو ٹھیک ہی ہوں گے آپ ورنہ بیماری میں تو بندے کو اپنی آواز بھی زہر لگتی ہے نور طنزیہ بولی اور اُس کا قہقہ بلد ہوا تھا وہ بھی مسکراہ دی تھی

ویسے وہ لڑکی مجھے مل گی ہے جس سے مجھے محبت ہے دریاب بولا

لیکن اُس کی تو شادی ہوگی تھی؟ نور حیرت سے بولی

تو کیا ہوا میری بھی تو ہوگی ہے نہ شادی

دریاب اُسے تنگ کرتا ہوا طنزیہ بولا

تو کیا آپ اُس سے شادی کر لیں گے اب؟ وہ بے چاری رو دینے والی ہوکر بولی

ظاہر ہے اور کیا اُسے پھر کھو دوں اتنی اچھی لڑکی کون پاگل ہاتھ سے جانے دے گا......لیکن ہاں تم ٹینشن نہیں لو تم ہمیشہ میری بیوی رہو گی اب میں اتنا بے حس بھی نہیں ہوں کہ اپنا پیار ملتے ہی تمھیں بھول جاؤں

دریاب شرارتی انداز میں بولا اور موبائل دور کر کے ہنسنے لگا اُدھر نور اچھی خاصی تپ چکی تھی

مجھے نہیں چاہیے آپ کی ہمدردی سنُا آپ نے اور ویسے بھی میرا کزن واپس آگیا ہے اور کل میں اس کے ساتھ بہت دور چلی جاؤں گی خدا حافظ

وہ غصے سے بولتی چلی گی اور موبائل بند کر کے ٹیبل پر پھنک دیا اُدھر وہ حیران ہوکر ابھی تک موبائل کو ہی دیکھ رہا تھا

نہیں.....وہ ایسی نہیں ہے میں جانتا ہوں اُسے......وہ میرے نکاح میں ہے وہ کسی اور کہ ساتھ؟ نہیں نہیں نہیں وہ بس مجھے تنگ کرنے کے لیے کہہ رہی ہوگی وہ کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگاتا ہوا بڑبڑایا

@@@@@@@@@@@@

کیا ہوا بھئی اتنے غصے میں کیوں ہو؟؟ رابیل چائے ہاتھ میں پکڑے وہاں آئی ی اور بولی

تمھارے دریاب بھائی ی کو شادی کی نہیں علاج کی ضرورت ہے ہر چیز کو مذاق سمجھ رکھا ہے انھوں نے

نور بولی

ارے ارے ہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ

رابیل پریشانی سے بولی

جناب کی محبوبہ مل گی ہیں اور بہت جلد اس چڑیل سے شادی کر رہے ہیں وہ نور بولی اور رابیل نے ساری بات سمجھ کر اپنے سر پر ہاتھ مارا

ایسا کچھ نہیں ہے میری جان اُن کی زندگی میں کوئی ی اور لڑکی نہیں ہے تمھارے علاوہ رابیل بولی

ظاہر ہے بھئی تمھارا بھائی ی ہے تم تو ان کی سائیڈ ہی لو گی نہ جھوٹی تو میں ہی ہوں اور پاگل بھی جیسے کچھ سمجھ نہیں آتا.....نکاح والے دن وہ سجدے میں میرے ملنے کی خوشی میں نہیں گرے تھے بلکے اپنی محبت واپس پانے کے لیے اور مجھ سے جان چھڑوانے کے لیے گرے تھے اور ماشاءاللہ سے دیکھو اللہ نے کتنی جلدی سنی ہے ان کی دعا.......اب تو اللہ کرے وہ منحوس آئے اور مجھے لے ہی جائیں کم سے کم سوتن تو برداشت نہیں کرنی پڑے گی وہ غصے سے بولی چلی گی اور اٹھ کر وہاں سے چلی گی رابیل نے اسے روکا نہیں کیوں کے وہ جانتی تھی یہ دریاب راجپوت کی لگائی ی ہوئی ی آگ ہے ان کے علاوہ کوئی ی بجھا نہیں سکتا

بھائی ی آپ کو تو اللہ پوچھے آگ خود لگاتے ہیں اور پانی ڈالنے کے لیے مجھے تنخواہ پر رکھا ہے اپنے بنی بنائی ی گیم خود برباد کررہے ہیں جب ملی نہیں تھی تب خود سکون سے نہیں رہتے تھے اور اب مل گی ہے تو اُسے سکون سے نہیں رہنے دیتے اب میں کیا نام دوں اس پیار کو بھئی سلطنتِ عشق ہے اس میں انسان تنگ بھی انھیں کو کرتا ہے جن سے عشق ہو

@@@@@@@@@@@@@@

جتنا کام کہا ہے آپ اتنا ہی کریں تو بہتر ہے

اُس نے آفس میں بیٹھی ہوئی ی آفس بوائے کو کہا تو وہ وہاں سے چلا گیا اِسی وقت وہاں ثانیہ آئی ی تھی آفس میں وہ ہی لڑکی تھی جو اُسے اچھی لگتی تھی

یار کبھی تو اِن کے ساتھ پیار سے بات کرلیا کرو کیا بگاڑا ہے انھوں نے تمھارا

ثانیہ کرسی کھنچتی ہوئی ی بولی اور بیٹھی

لڑکیاں غیر مردوں کے لیے بد زبان ہی رہیں تو اچھا ہے ورنہ یہ جو اپنے پیار بھرے لہجے سے مردوں کے دلوں میں جگہ بناتی ہیں میری نظر میں وہ اچھی لڑکی ہی نہیں ہے اور جب تک لڑکی خود کھولنا نہ بننا چاہے کوئی ی مرد کھلونہ بنا بھی نہیں سکتا اُسے

نور بازو میز پر رکھ کر بولی

یار تم بہت گہری ہو ثانیہ اُسے غور سے دیکھتی ہوئی ی بولی

دھیان سے ڈوب نہ جانا وہ اُسے آنکھ مارتی ہوئی ی بولی اِس کے روم کا دروازہ نوک ہوا تھا آجائی یں.......اس نے آواز لگائی ی تو ثانیہ کرسی سے اٹھ کر سائی یڈ پر کھڑی ہوگی

اَلسَلامُ عَلَیکُم میم آپ سے کوئی ی محترم ملنے آئے ہیں

چوکدار اندر آکر بولا

کون ہے؟ آپ نے پوچھا نہیں

نور نے نا سمجھی سے پوچھا

میم وہ کہہ رہے تھے کہ آپ کے شوہر ہیں

چوکدار نے بتایا

شوہر؟

(دریاب یہاں کیوں آئے ہیں ؟ وہ تو اسلام آباد میں بھی نہیں تھے خیر ان کا کچھ پتہ بھی نہیں)

(چلتا ہر جگہ جن کی طرح حاضر ہو جاتے ہیں

وہ بڑبڑائی ی اور دل میں سوچا

خیر آپ جائی یں میں آتی ہوں

نور نے کہا

تمھاری شادی کب ہوئی ی؟ ثانیہ حیرت سے بولی

آکر بتاتی ہوں بڑی لمبی کہانی ہے

وہ اس کی گال نوچتی ہوئی ی بولی اور باہر نکلی

کل تو بہت خوش تھے اپنی محبوبہ کے مل جانے پر آج پھر یہاں کیا کرنے آئے ہیں ضرور معافی مانگنے آئے ہوں گے ابھی پوچھتی ہوں اِنھیں

وہ بڑبڑائی ی اور ویٹنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ی

ہیلو ڈیر کزن........عرفان اسے دیکھ کر صوفے سے اٹھا اور مسکراہ کر اس کی طرف بڑھا اور بولا

تم یہاں؟ دفعہ ہوجاؤ یہاں سے.....یہ میرا آفس ہے میں نہیں چاہتی کوئی ی بحص ہو

نور غصے سے انگلی اس کی طرف اٹھا کر بولی

اتنی ڈرتی کیوں ہو اِن لوگوں سے میں ہوں نہ تمھارے ساتھ وہ اس کے قریب ہوا اور بولا

ڈر نہیں رہی تمھاری عزت رکھ رہی ہوں ورنہ یہاں میری ایک آواز پر سب لوگ تمھیں دھکے دے کر باہر پھنک دیں گے نور بولی

واہ بھئی واہ زرا آواز دو.....وہ کیا ہے کہ تمھاری اور میری منگنی والی تصویریں ابھی بھی میرے موبائل میں محفوظ ہیں

عرفان نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور بولا

وہ منگنی کی تصاویر ہیں شادی کی نہیں میں ابھی بولا کر سب کو بتاوگی کہ تم کتنے گھٹیا ہوں اور میرا تم سے کوئی ی رشتہ نہیں ہے

ہاہاہاہا.......نور سکندر بڑی معصوم ہو تم اُن تصویروں میں کہی بھی یہ نہیں لکھا کے وہ منگنی کی ہیں یہ نکاح کی وہ ہنستا ہوا بولا وہ خاموش ہوگی اور اسے خون خار نظروں سے گھورنے لگی اُس کی نوکری کو خطرہ تھا ورنہ وہ اس کا بہت برا حال کرتی اس نوکری کے علاوہ تو کوئی ی اور سہارا بھی نہیں تھا اس کا

کیا ہوا؟ بولاو سب کو بلکے میں بولا دیتا ہوں

عرفان آگے بڑھا

کیا چاہتے ہو تم نور نے اسے روکا اور پوچھا

ہائے اب آئی ی نہ اصل بات پہ جناب بس ایک ملاقات کا بھوکا ہے یہ غریب

بکو جو بکنا ہے؟ وہ ہاتھ باندھ کر بولی

یہاں نہیں چلو کافی پینے چلتے ہیں عرفان بولا

نور نے اپنا غصہ بڑی مشکل کنٹرول کیا اور وہاں سے باہر نکل کر اپنے آفس کی طرف بڑھی اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے نکل گی اور اس کی گاڑی میں بیٹھ گی اور وہ گاڑی لے گیا

@@@@@@@@@

بات کرواو زرا اُس سے

دریاب نے کال پر بات کرتے ہوئے رابیل سے کہا

وہ ابھی آئی ہی نہیں آفس سے

رابیل نے بتایا

لیکن وہ تو تین بجے پہنچ جاتی ہے اب تو چار بجنے والے ہیں دریاب نے پوچھا

پتہ نہیں بھائی ہی تب سے کال کررہی ہوں کال نہیں اٹھا رہی شاید راستے میں ہے

رابیل پریشانی سے خود کو ہی تصلی دیتی ہوئی ہی بولی

اُس کے آفس کال کرو

دریاب کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی

چار بجے تک اگر نہیں آتی تو کال کرتی ہوں

رابیل بولی

رابیل ابھی کال کرو جلدی اور مجھے فورا کال کر کے بتاو اوکے

دریاب بولا اور کال بند کردی

اُس کے آفس کا نمبر تو ہے ہی نہیں میرے پاس.......ہاں ثانیہ کو کرتی ہوں رابیل موبائل ہاتھ میں پکڑے سوچتی ہوئی ہی بڑبڑائی ہی اور کال ملائی ہی

اَلسَلامُ عَلَیکُم دوسری طرف سے سلام کیا گیا تھا

وَعَلَیکُم السَّلاَم وہ ثانیہ نوری تمھارے ساتھ ہے کیا؟

رابیل نے پوچھا

نہیں تو اُس کے شوہر آئے تھے اسے لینے تو وہ ان کے ساتھ چلی گی

ثانیہ نے بتایا

شوہر؟ لیکن ایسا کیسے ہوسکتا ہے......وہ کب نکلی ہے آفس سے؟ رابیل کو پریشانی نے آگھیرا

وہ تو دو بجے کی نکل چکی ہے میں نے روکا تھا مگر پھر بھی وہ چلی گی ثانیہ نے بتایا

اللہ خیر......وہ پریشانی سے بڑبڑائی ی اور کچھ کہے بغیر کال بند کر دی اور دریاب کو کال ملائی ی

کہی وہ عرفان؟؟؟ دریاب کال نہیں اٹھا رہا تھا اور اس کا دماغ کام کرنا بند کر رہا تھا

ہیییللوو بھائی ی وہ پریشانی سے بولی

کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے؟ نور ٹھیک ہے؟ تمھاری بات ہوئی ی اس سے؟ دریاب اس کی آواز سن کر گھبرا گیا

بھائی ی آفس والے بتا رہے ہیں کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ دو بجے نکلی ہے آفس سے....آپ میرے ساتھ مزاک کررہے ہیں نہ وہ آپ کے ساتھ ہے نہ پلیز میری بات کروایں اس سے

رابیل پریشانی سے بولی

وہ میرے ساتھ نہیں ہے....میں کیوں ایسا مزاک کروں گا

دریاب پریشانی سے کھڑا ہوا اور بولا

کہی اُسے عرفان........رابیل بولی اور بات ادھوری چھوڑ دی

"مجھے نہیں چاہیے آپ کی ہمدردی سُنا آپ نے اور ویسے بھی میرا کزن واپس آگیا ہے اور کل میں اس کے ساتھ بہت دور چلی جاؤں گی خدا حافظ"

اسے اپنے اردگرد نور کی آواز گونجتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی تھی

نہیں وہ سب مزاک تھا بس....میں جانتا ہوں وہ ایسی نہیں ہے اس نے بڑبڑاتے ہوئے خود کو تصلی دی

بھائی ی اُسے پکا عرفان لے کر گیا ہے آپ کچھ کریں پلیز

رابیل رو دینے والی ہوکر بولی

تمھیں کیسے یقین ہے؟ کچھ ہوا تھا؟ دریاب نے پوچھا

بھائی ی وہ پرسوں جب نوری آفس سے آرہی تھی...رابیل نے پوری بات بتائی ی تو دریاب کا دماغ فل گرم ہوگیا

اور تم لوگوں نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا.....اس کو تو چھوڑو وہ مجھے کچھ بتا ہی نہ دے پر رابی تم نے بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا اور اگر نہیں بتانا تھا تو اُس آج گھر سے باہر نکلنے ہی کیوں دیا اُسے تو موقع چاہیے ہوتا ہے تیس مار خان بننے کا

دریاب غصے سے بولا

بھائی ی نوری کو واپس لا دیں وہ اچھا انسان نہیں ہے پلیز کچھ کریں

رابیل روتے ہوئے بولی

میں نکل رہا ہوں تم اس کو کال کرنے کی کوشش کرتی رہو جیسے ہی کال اٹھا تو اُس کی لوکیشن چیک کرو سمجھی.........دریاب بولا اور تقریبا بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا اور ہوائی ی جہاز سے بھی زیادہ تیز وہ گاڑی لے گیا

@@@@@@@@@@@@

گاڑی کیوں روکی ہے ؟

مارگلہ ہیلز والی سائیڈ پر جاکر اُس نے ایک دم گاڑی روک دی اور مسکراہ کر نور کو دیکھا وہ بہت سنسان جگہ تھی

گاڑی سے اترو تو ایک سرپرائز ہے میری پیاری سی کزن کے لیے عرفان مسکراتا ہوا بولا اور خود بھی گاڑی سے اترا

وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی پھر لمبا سانس لے کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور اتر کر کھڑی ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی وہاں کوئی ی نہیں تھا پھر ایک دم اِسے اپنے پیچھے سے آتے کیری ڈبے کی آواز آئی ی وہ اِن کے پاس آکر روک گیا عرفان نے ایک دم جیب سے رومال نکالا اور اس کو گردن

سے پکڑ کر اپنی طرف کھنچا اور رومال اس کی ناک پر رکھنے ہی لگا تھا کہ وہ ایک دم بے ہوش ہوکر گر گی

ارے واہ یہ کلوروفلوم تو بہت ہی جلدی کام کر گیا چلو اچھا ہے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی چلو اس کو گاڑی میں ڈالو اور لے آؤ میری گاڑی کے پیچھے پیچھے

وہ بولا اور اپنی گاڑی میں بیٹھا اسے کیری ڈبے میں ڈالا اور اس کی گاڑی کے پیچھے اس کے آدمی کیری ڈبہ لے گی

گاڑی چلتی محسوس ہوئی ی تو اس نے اپنی ایک آنکھ ہلکی سی کھولی وہ بے ہوش نہیں تھی بس بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کررہی تھی وہ جان بوجھ کر بے ہوش ہوکر گری تھی تاکہ وہ لوگ اِسے سچ مچ میں بے ہوش نہ کریں جہاں یہ گری تھی وہاں ہی اسے بے ہوش سمجھ کر وہ ٹشو پھنک دیا تھا اِس نے بڑی مشکل وہ اٹھایا تھا

اُس نے ہلکی ہی آنکھ کھولی اور گاڑی میں نظر دوڑائی ی اِس کے علاوہ وہاں بس دو آدمی تھے جس میں سے ایک بندا اس سے اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا اور ایک اس سے اگلی پر بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا آہستہ سے اس نے اپنا ہاتھ اپنی پوکٹ کی طرف بڑھایا اور وہ ٹشو نکالا اور سیٹ سے نیچے کی طرف ہوگی اور ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ اس کی گردن کی طرف لے کر گی اور اُس کے چوکنے سے

پہلے ہی اس کی ناک پر ٹیشو رکھ دیا اور وہ بے ہوش ہوکر سیٹ پر گر گیا تو اس نے لمبی سانس لی اور واپس سیٹ پر بے ہوشی کا ڈرامہ کرتی ہوئی ی لیٹ گی

اوئے اٹھ تجھے سونے کے لیے نہیں لائے ہم ساتھ صاحب کو پتہ لگا نہ تو تجھے وہ ہمیشہ کے لیے سلا دیں گے ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھا آدمی پچھلے کو دیکھ کر بولا

نہ اٹھ جا مرجا وہ غصے سے بولا اور اپنا دھیان سامنے کی جانب کر لیا

گاڑی میں خاموشی ہوئی ی تو اُس نے پھر ہلکی سی آنکھ کھولی اور اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اس سیٹ کے نیچے کر کے اس پر رابیل کو کال ملائی ی دوسری بیل پر ہی اس نے کال اٹھا لی

ہیلو؟ نوری ؟ نوری؟ تُو ٹھیک ہے ؟ تُو ہے کہاں

کال اٹھاتے ہی جیسے رابیل کی جان میں جان آئی ی تھی لیکن نور کچھ بولی نہیں

ہیلو؟ نوری؟ آواز آرہی ہے رابیل پریشانی سے بولی

چچھوڑ دو مجھے کلکلیوں شاہ اللہ ڈیتا لے کر جا رہے ہووو

نور نے کال چلتی رہنے دی اور موبائل واپس پوکٹ میں ڈال کر زور زور سے بولنے لگی جیسے انسان نیند میں بولتا ہے اُس آدمی نے گاڑی روکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں بند تھے لیکن وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی

بے ہوشی میں ہی لگی ہے وہ آدمی بڑبڑایا اور پھر گاڑی سٹارٹ کی

تو اس نے کال بند کر دی

نوری ٹھیک نہیں ہے.....اللہ اس کی حفاظت کرنا

رابیل بند کال دیکھ کر بولی اور فورا دریاب کو کال ملائی ی

ہیلو ہاں رابی کچھ پتہ لگا؟ دریاب نے گاڑی اڑتے ہوئے پوچھا

بھائی ی اُسی عرفان نے ہی کڈنیپ کیا ہے اور وہ اسے شاہ اللہ ڈیتا والی سائیڈ پر لے کر جارہا ہے وہ بہت تکلیف میں تھی بھائی ی پلیز آپ جلدی پہنچے وہ اس کے ساتھ کچھ غلط......ابھی رابیل بولی رہی تھی کہ دریاب بولا

وہ اسے ہاتھ تو لگا کر دیکھائے اُس جان سے مار دوں گا جب تک دریاب زندہ ہے نور کو کوئی ی کانٹا بھی نہیں چبھ سکتا

وہ اسلام آباد کے حدود میں پہنچ چکا تھا

مجھے اپنی لوکیشن بھیجو.......رابیل کا میسج اسے رسیو ہوا تھا وہ ابھی رپلائے کرنے ہی والی تھی کے گاڑی ایک دم روک گی اسے سمجھ نہیں آیا کہ اب کیا کرنا چاہیے پھر اس سے پہلے کے وہ لوگ اسے باہر نکالتے اس نے رابیل کو کال ملا کر موبائل اپنی جیب میں ڈال دیا رابیل نے کال ٹریس کی اور اس کی لوکیشن دریاب کو بھج دی

روکو.....وہ آدمی دروازہ کھولنے لگا تھا کہ عرفان نے اسے روک دیا

جاکر مولوی کو لے کر آؤ میں نکالتا ہوں اِسے

عرفان بولا اور اسے بھج دیا

مولوی ؟ نہیں ...... مجھے کچھ کرنا ہوگا..... کیا کروں ؟؟؟ کیا کروں ؟؟؟ نور نے ان کی باتیں سن کر پریشانی سے دل میں سوچا گاڑی کا دروازہ کھولنے کی آواز آئی ی تھی

اوئے اٹھ تجھے میں سونے کے پیسے دیتا ہوں

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے اپنے آدمی کو سوتا دیکھا تو غصے سے بولا

تمھیں تو میں بعد میں ٹھیک کرتا ہوں پہلے اِسے تو ٹھیک کر لو وہ بڑبڑایا اور اپنا ہاتھ نور کی طرف بڑھایا نور نے ایک جھٹکے سے اپنا پاؤں اپنی پوری طاقت سے اس کے پیٹ میں مارا وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا بہت برا وہ زمین پر گرا اور چنخا نور فورا اُٹھی اور گاڑی سے اتر کر اس کے پاس کھڑی ہوئی ی

عزت کی زبان نہ راس نہیں ہے تم لوگوں کو وہ غصے سے بولی اور ایک بار پھر اس کے پیٹ میں ٹانگ ماری اور وہاں سے بھاگی

آآآآہ میں چھوڑو گا نہیں تمھیں......ببلو پکڑ اسے

وہ درد سے چنخا اور اپنی آدمی کو آتا دیکھا وہ اس کو آواز لگائی ی وہ ببلو نامی آدمی نور کے پیچھے بھاگا نور بھاگتی چلی گی

اگر یہ آج ہاتھ نہ آئی ی تو کبھی ہاتھ نہ آئے گی

عرفان وہاں بیٹھا ہوا ہی غصے میں بڑبڑایا وہاں نور بھاگتی چلی جارہی تھی اندھیرے کی وجہ سے سامنے پڑا پتھر اسے نظر نہ آیا جس سے ٹکرا کر وہ بہت بری گری سامنے کھڑی گاڑی پر اس کا سر بہت برا لگا اور سر سے خون آنے لگا

آآہ........وہ درد سے چیخی اور پیچھے دیکھا جہاں سے وہ آدمی اس کے پیچھے ہی آرہا تھا

نوری اٹھ ہمت کر.......وہ بڑبڑاتی ہوئی ی خود کو اٹھانے کی کوشش کرتی ہوئی ی بولی لیکن اس کا سر بہت چکرا رہا تھا بڑی مشکل وہ گاڑی کا سہارا لے کر کھڑی ہوئی ی اور سر پکڑ کر لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ وہ آگے کی طرف بھاگی لیکن ناکام رہی اُس آدمی نے اِس کا بازو جکڑ لیا

چھوڑو میرا بازو........وہ چکراتے سر کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی رہی مگر وہ اُسے کھینچتا ہوا اُس گھر تک لے گیا جہاں گاڑیاں آکر روکی تھی

لے کے چلو اِسکو اندر عرفان سختی سے بولا اور وہ اُسے گھر کے اندر لے جاکر صوفے پر پھنکا اور اِس کے ہاتھ اور ٹانگے باندھ دیے

بڑے چلتے ہیں نہ تمھارے ہاتھ اور ٹانگے......اب چلا کر دیکھاو......ہاہاہا کیا ہوا چلاو نہ

عرفان ہنستا ہوا بولا

نکاح شروع کریں مولوی صاحب

عرفان بولا.......نور بے ہوشی میں جاتی جارہی تھی ہاتھ پاؤں تو بہت مار رہی تھی مگر فائی دہ نہیں ہورہا تھا

ابھی مولوی نکاح شروع کرنے ہی والا تھا کے جھٹکے سے گھر کا دروازہ کھولا سب اُس کی طرف متوجہ ہوگے

دریاب نہایت غصے میں گھر کے اندر داخل ہوا وہاں پڑے ٹیبل کو ٹانگ مار کر گرا دیا

تیری ہمت کیسے ہوئی ی اِس کو ہاتھ لگانے کی

دریاب غصے سے اس کی طرف بڑھا اور قمیض کے گلے سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور بہت مارا اُسے

مولوی اور وہ آدمی چوری چھپے ڈر کے مارے گھر سے نکل گے

دددرررریاااااب.......اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہاں کیا ہورہا تھا وہ اپنی ہوش میں نہیں تھی لیکن وہ یہ جانتی تھی کوئی ی اِسے بچانے آیا تھا اور وہ دریاب راجپوت کے علاوہ کوئی ی نہیں ہوسکتا تھا وہ یہ بھی جانتی تھی اُس نے لڑکھڑاتی زبان سے اسے پکارا اور بے ہوش ہوکر وہاں صوفے پر گر گی دریاب نے اس کی پکار پر اس کی طرف دیکھا تو عرفان کو مارنا چھوڑا اور نور کی طرف بڑھا اُس کا ہجاب خون سے بھرا ہوا تھا اُس کی حالت دیکھ کر اِس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے

نور....نور.....دیکھو میں آگیا ہوں آنکھیں کھولو

وہ اس کی گال تھپتھپائی ے اور اُسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن وہ بے جان پڑی رہی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اسے اٹھایا اور اپنی گاڑی کی طرف بھاگا سارے راستے وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا رہا لیکن اُسے ہوش نہ آیا ہسپتال کے آگے گاڑی روکی اور اُسے گود میں اٹھا کر وہ ہسپتال کے اندر کی جانب بھاگا

ڈاکٹر......ڈاکٹر......وہ ہسپتال میں داخل ہوا اور اونچی اونچی بولتا ہوا اِدھر اُدھر ڈاکٹر کو تلاش کرنے لگا ایک طرف سے ڈاکٹر تیز چلتی ہوئی ی اِس کی طرف آئی ی

اوہ اِن کی تو بہت بلیڈنگ ہوچکی ہے.....جلدی اِنھیں اندر لے کر آئی یں

ڈاکٹر نے کہا تو دریاب اُس گود میں اٹھائے ایک روم کی طرف بڑھا اور اسے بیڈ پر لیٹا دیا اِتنی دیر میں نرسز اور ڈاکٹر وہاں آچکے تھے

آپ پلیز باہر جائی یں ایک نرس نے دریاب سے کہا

لیکن میں کیسے اُسے چھوڑ کر جاسکتا ہوں اِس حالت میں پلیز آپ لوگ کچھ کریں نہ اُسے ہوش میں لائی یں......دریاب پریشانی سے بولا

دیکھیں آپ باہر جائے اور دعا کریں اِن کے لیے پریشان مت ہوں ان شاء اللہ سب اچھا ہوگا

ڈاکٹر نے اِس کی حالت دیکھی تو خود اِس کے پاس آئی ی اور پیار سے بولی

جو آپ کہے گی میں کر لو گا مگر پلیز اُسے ہوش میں لے آئی یں......دریاب بولا نور کی حالت دیکھ کر اِس کو گھبراہٹ سے پسینے آنے لگے تھے

آپ پلیز باہر جائی یں......ڈاکٹر نے کہا تو اُس نے ایک نظر بے جان بیڈ پر پڑی نور کو دیکھا اور وہ الٹے قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیافراط

@@@@@@@@@@@

ڈاکٹر.....وہ کیسی ہے ؟

ڈاکٹر روم سے باہر آئی ی تو دریاب فوراً اُن کی طرف بڑھا اور بولا

وہ خطرے سے باہر ہیں آپ کا کیا رشتہ ہے پیشنٹ سے ؟ ڈاکٹر صاحبہ بولی اور مسکراہ کر پوچھا

شکر الحمدُللہ وائی‌ف ہیں میری ......دریاب بولا

ماشاءاللہ ہمیشہ خوش رہیں آپ دونوں

ڈاکٹر مسکراہ کر بولی اور وہاں سے چلی گی دریاب رات سے جس حالت میں تھا وہ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ اندر رخمی نور نہیں بلکہ باہر بیٹھا دریاب زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا رابیل کو اس نے رات فون کر کے سب بتا دیا تھا اُس نے اور فاریہ بیگم نے تو بہت اصرار کیا ہسپتال آنے کے لیے لیکن دریاب نے منع کر دیا تھا

دریاب روم میں داخل ہوا وہ جاگ رہی تھی دروازہ کھولنے کی آواز پر اُس نے ہلکا سا سر ہلا کر دروازے کی جانب دیکھا پھر دریاب کو دیکھ کر اُس نے نظریں پھیر لی اور آگے بڑھا اور بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھ گیا نور کھسک کے تھوڑا سائیڈ پر ہوگی تھی دریاب نے اُس کی یہ حرکت محسوس کی تھی وہ خاموش سر جھکائے بیٹھا رہا سمجھ نہیں آرہا تھا بات کہاں سے شروع کرے

کیوں آئے تھے آپ؟ نور نے خاموشی توڑی لیکن وہ خاموش رہا

محبوبہ پھر چھوڑ گی کیا؟ نور نے طنزیہ پوچھا یہ سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گی

نور تمھیں پتہ؟ تم سے اظہار عشق کے لیے یہ دنیا اور یہاں کے مقامات سرسری ہیں رب ذوالجلال کی قسم میرا بس چلتا تم سے اظہار عشق کے لیے زمانے سے جدا جگھوں کو منتخب کروں جہاں دو دریا ملتے ہوں جو دنیا کا آخری کنارہ ہو جس سے آگے کوئی مقام نا ہوتا صرف تاریکی ہوتی یعنی تمہارے بعد فقط اندھیرا ہے.........دریاب نے سر جھکائے بولنا شروع کیا نور نے حیرت سے گردن اُس کی طرف موڑی تھی

جس زمیں کے ٹکرے سے سورج طلوح ہوتا ہے

یعنی ابتدا !شروعات تمہارے بدیع الجمال سے ہوتی

کیونکہ !تم اول و آخریں ہو مجھے جہاں پر دن رات میں ڈھلتا ہوتا روشنی اور اندھیرے کے ملن کا لمحہ تم سے اظہار کا بہترین لمحہ ہوتا لیکن آج یہاں ہسپتال میں تم سے اظہارے عشق کرتا ہوں

وہ سب خواب جیسا لگ رہا تھا اُس وہ شخص اُس سے اظہارے عشق کررہا تھا جو اِس کا محرم تھا اور جس سے وہ اپنے احساسات چھپاتی تھی

نور میں اپنے خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اس سے آگے اس سے پیچھے اور جہاں میں کھڑا ہوں میرے ہر سو بس تم ہو اور تم ہی رہو گی تم نہیں جانتی کہ تم میرے لیے سکون ہوں تم اُس چین و راحت کا حسین خلاصہ ہو جس سے آگے اور حسین کوئی ی نہیں ہے

تم نے مجھے خدا سے ملایا اور میرے خدا نے مجھے تم سے

دریاب نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا تھا وہ نظریں چرا رہی تھی

ویسے وہ میں نے بھی انھیں اچھا سبق سکھانا تھا اگر یہ کم بخت چوٹ نہ لگتی تو

اُس نے اپنے آپ کو ہوش میں لایا اور پہلے تو خاموش رہی پھر بات تبدیل کر کے نظریں چرا کر بولی

وہ اُس کی اِس بات پر تھوڑا نہیں بہت حیران ہوا وہ اِس جواب کا منتظر نہیں تھا لیکن اُس کی گھبراہٹ دیکھ کر مسکرایا

جناب جنگ میں شیرنی جتنی بھی بہادر بن جائے آخری میں اُسے بھی ایک شیر کی ضرورت ضرور پڑتی ہے دریاب شرارتی انداز میں اُسے مسکرا کر دیکھتا ہوا بولی اُس نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا تھا لیکن فوراً جھکا لی

جی تو محترمہ منظور ہے اِس آوارہ اور گنڈے کے ساتھ جنت تک کا سفر؟ اُس نے مسکراہ کر پوچھا اور اپنے ہاتھ آگے بڑھایا

وہ مسکراہ دی تھی

سوچ لیں میں بہت زدی ہوں.......وہ نظریں جھکائے بولی

اپنے آپ کو آپ کی زد بنا دوں گا

وہ مسکراہ کر بولا وہ شرما گی تھی

سوچ لیں گاڑی کے شیشے روز ٹوٹے گے........وہ مسکراتی ہوئے بولی دریاب بھی ہنسنے لگا تھا

گھر میں ہی ورک شاپ بنا دوں گا.......وہ مسکراتے ہوئے بولا

مجھے برتن دھونا زہر لگتا ہے نور بولی

ہاہاہا ویسے تو آپ کو دھونے نہیں پڑے گے لیکن اگر کبھی دھونے پڑ گے تو یہ بندا نہ چیز ہے نہ دریاب ہنستے ہوئے بولا

بچوں کے ساتھ روز کرکٹ کھیلو گی......سوچ لیں ابھی بھی نور مسکراتی ہوئی ی بولی

آپ کے لیے کرکٹ گراؤنڈ بنوا دوں گا۔۔۔۔۔پر بچے ہمارے ہوں گے یا لوگوں کے ؟

دریاب ہنستا ہوا بولا تھا اُس نے شرما کر نظریں جھکا لیں تھی

بہت بدتمیز ہوں میں۔۔۔۔۔۔نور بولی

قبول ہے وہ مسکراہ کر بولا

بد زبان ہوں۔۔۔۔۔۔نور نے کہا

قبول ہے وہ مسکراہ کر بولا

زندگی بھر آپ کی چیزوں کا نقصان کرتی رہو گی

نور بولی

قبول ہے وہ پھر مسکراہ کر بولا

میرے ہر الٹے کام میں میرا ساتھ دینا ہوگا

نور بولی

قبول ہے جناب آپ کے ہر الٹے کام میں دو ہاتھ آگے کھڑا ہوں گا میں بس کریں اب میرا

بے چارہ ہاتھ اب تھک گیا ہے

دریاب ہنستا ہوا بولا

سوچ لیں میں آوارہ بھی ہوں بقول آپ کے

نور نے کہا

کوئی ی بات نہیں آپ کے بقول میں بھی آوارہ ہوں اچھا ہے نہ دونوں مل کے آوارہ گردی کریں گے ساری زندگی.......ہاتھ رکھ دیں بیگم صاحب اب تو میرا معصوم ہاتھ بھی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے دریاب بولا تو نور نے مسکراہ کر اُسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں رکھ دیا تو دریاب نے مسکراہ کر اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا ہمیشہ کے لیے

......محبت کتنی خوبصورت چیز ہوتی ہے ناں

تم ایک اجنبی کو اپنا مالک بنا کر تمام تر طاقت اس کے ہاتھ میں دے دیتے ہو

دکھ دینے کی

خوشی دینے کی

......اداس کرنے کی طاقت

@@@@@@@@@@@@@

اتنی صبح کس کمبخت کو میری یاد ستا رہی ہے

صبح چار بجے کا ٹائم تھا اِس کا فون بجے چلا جارہا تھا تنگ آکر اِس نے موبائل اُٹھایا اور بولی موبائل پہ کوئی ی رونگ نمبر چمک رہا تھا اس نے نیند سے بھری آنکھوں سے دیکھا اور کال اٹھا کر موبائل کان سے لگایا

ہیییلللووو......وہ نیند میں آنکھیں بند کرکے بولی ناجانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گی تھی دوسری طرف سے کال بند ہوگی تھی اِس نے آہستہ سے موبائل کان سے ہٹایا اور حیرانگی سے موبائل کو دیکھا پھر سر اٹھا کر اوپر دیکھا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

وہ آنکھیں بند کرکے بڑبڑائی ی پھر موبائل اٹھایا اور کال ملائی ی

اَلسَلامُ عَلَیْکُم خیریت.....طبیت ٹھیک ہے؟؟

رابیل نے کال اٹھائی ی اور پوچھا

دریاب کو اٹھا دو اور اُن سے کہو میں ان کا باہر انتظار کررہی ہوں نور نے کہا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ اس ٹائم کہاں جانا ہے؟؟

رابیل نے پریشانی سے پوچھا

ابھی کچھ نہیں بتا سکتی تم دریاب کو بھیج دو جتنی جلدی ہوسکتا ہے

نور بولی اور کال بند کر دی

اللہ خیر.......رابیل پریشانی سے بڑبڑائی ی اور بیڈ سے اٹھ کر دریاب کے پاس گی جہاں وہ سو رہا تھا اسے اٹھایا تو وہ تقریبا بھاگتا ہوا پریشانی سے باہر گیا وہ سامنے کھڑی اِسی کی منتظر تھی اِن دونوں نے بہت پوچھاکہ کیا ہوا ہے مگر اس نے کچھ نہیں بتایا بس خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گی تو دریاب گاڑی اِسکے بتائے ہوئے راستے پہ لے گیا ایک گھر کے باہر جاکر نور نے گاڑی روکنے کا کہا تو دریاب نے گاڑی روک دی اندر سے درد ناک چیخو کی آوازیں آرہی تھی ہر طرف اندھیر اور خاموشی تھی فجر کا وقت ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا

نور گاڑی سے اتری اور اُس گھر کا کھولا دروازہ دیکھا دریاب بھی گاڑی سے اتر کر اِس کے برابر کھڑا تھا

دریاب آپ کو پتہ ہے یہاں سے مجھے اور میری ماں کو دھکے دے کر نکالا تھا اِن لوگوں نے کچھ سال پہلے نور بولی اُس کا دل بھرا ہوا یہ اُس کا لہجہ بتا رہا تھا دریاب نے اپنی نظریں اسکے چہرے کی طرف کی تھیں

کس کا گھر ہے یہ؟ اور یہ درد ناک آوازیں؟

دریاب نے پوچھا تھا

میری خالہ رانی بیگم کا گھر ہے یہ اور یہ درد ناک چیخیں بھی اُنھیں کی ہیں ہاہاہاہا

وہ بولتی ہوئی ی پاگلوں کی طرح ہسنے لگی دریاب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اُس کی طبیت بلکل ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

رات رانی بیگم کے نام نہاد بیٹے کا حادثے میں انتقال ہوگیا......وہ ایک دم سے بلکل خاموش ہوئی ی اور بولی اور اندر کی طرف بڑھی وہ چیخنے بہت درد ناک تھیں سینہ چیر دینے والی وہ دونوں اندر جاکر روک گے سامنے ہی میت پڑی تھی اور میت کے سر کے پاس رانی بیگم بیٹھی تھیں وہ بیٹے کی جدائی ی کے غم سے اپنی ہوش میں نہیں تھیں

وہ دونوں خاموشی سے وہاں جاکر کھڑے ہوگے اور میت کو خاموشی سے دیکھنے لگے رانی بیگم کی روتے ہوئے نظریں ان پر پڑی تو وہ ان کی طرف بڑھی اور پہلے تو ہاتھ جوڑ کر نور کے آگے کھڑی ہوگی اور پھر اُس کے پاؤں پڑگی اور زور زور سے رونے لگی لیکن کا دل پتھر کا بن چکا تھا وہ اُسی طرح کھڑی سامنے دیکھ رہی تھی

میں جانتی تھی تم ضرور آؤ گی دیکھو نہ عرفان آنکھیں نہیں کھول رہا معاف کردو مجھے نور میں نے بہت برا کیا اپنی بہن اور تمہارے ساتھ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو.......خدا نے مجھے سزا دے دی ہے میرا عرفان مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا......پلیز مجھے معاف کردو شاید میری تکلیف کم ہو جائے نور

وہ اس کے پاؤں میں گڑگڑاتی ہوئی ی بولی اُس نے آنکھیں بند کی اور لمبی سانس لے کر دریاب
کو دیکھا اور آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھاما اور وہاں سے چلی گی رانی بیگم روتی ہوئی ی اُس کے پیچھے
آئی ی لیکن وہ گاڑی میں بیٹھ کر دریاب کے ساتھ وہاں سے چلی گی

شکر الحمدُ للہ اللہ نے مجھے ایسے شخص سے نوازہ ہے جو مجھے کسی کام کے لیے نا نہیں کہتا جو میری
کسی بھی غلطی پر مجھے نہیں ڈانتا جو مجھے گھنٹوں سن سکتا ہے اکتائے بغیر جو مجھے مسکراتا دیکھ کر
خوش ہوجاتا ہے اور سارے غم بھول جاتا ہے جسے دنیا میں اپنی والدہ کے بعد میں عزیز ہوں وہ
بہت انمول ہے لکھنے بیٹھو تو زندگی ختم ہوجائے مگر ان کی محبت بیان نہ ہو مختصر یہ کہ وہ سراپا
محبت ہیں سراپا خلوص ہیں اور انھوں نے مجھے اللہ سے گڑگڑا کر مانگا ہے آج میں سرِعام کہتی
ہوں مجھے بھی آپ سے محبت ہے بے شک اللہ کے ہر فیصلے میں ہمارے لیے مصلحت پوشیدہ
ہے

وہ مسکراتے ہوئے اسے ڈرائی یو کرتا دیکھتی رہی اور آہستہ سے اس کے کندھے پر سر رکھ لیا

کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ "حب" کسے کہتے ہیں؟

"حب" عربی زبان کا لفظ ہے جسکا مطلب دل کی گہرائیوں سے ہونے والی محبت اور جب کوئی ی اپنا سیاہ سے سیاہ رخ اس ڈر کے بغیر آپ کے سامنے کھول کر رکھ دے کہ آپ نہ آپ نہ تو اس کو دھتکاریں گے اور نہ طعنہ بازی کریں گے

جب کوئی ی بچوں کی طرح آپ کے سامنے اونچا رو لے یا پھر پاگلوں والی کوئی ی بات کر کے ہنس لے کہ آپ اسے دل سے جانتے ہیں آپ سمجھیں کہ وہ مطمئن ہے کہ اس کی بات صرف آپ تک ہی محدود رہے گی تو اس تعلق کو "حب" کہتے ہیں

خوبصورت اور دولت مند لیکن اصل میں جنگلی جانور سے بہتر وہ مرد ہے جو بے شک خوبصورت اور دولت مند نہ ہو مگر عورت کی عزت کرنا جانتا ہوں تو اصل شہزادہ وہ ہے

پسند کی شادی کوئی گناہ نہیں ہے، کریں بالکل کریں اور پسند کی شادی کے حق کا احترام بھی کیا جانا چاہیے لیکن پسند کی شادی کے چکر میں والدین کو رسوائی نہ دیں-"

ختم شد